الحدیث

الرجوع إلی اللہ عزوجل

العبدیۃ فی الحضرۃ الصمدیۃ

(بارگاہِ الٰہی سے تعلقِ بندگی)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

العَبدِيَّةُ

فِي

الحَضرَةِ الصَّمَدِيَّةِ

﴿بارگاہِ الٰہی سے تعلقِ بندگی﴾

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز
365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111
سف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695
www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : العَبْدِيَّة فِي الْحَضْرَةِ الصَّمَدِيَّة

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

تحقیق و تخریج : حافظ ظہیر احمد الاسنادی

زیرِ اہتمام : فریدِ ملّتؒ ریسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

: منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : اکتوبر 2005ء

تعداد : 1,100

قیمت : روپے

نوٹ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو / ویڈیو کیسٹس، CDs اور DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے تحریکِ **منہاجُ القرآن** کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.biz

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَايَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا أَبَدًا

عَلَى حَبِيْبِکَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّي حِيْنَ يَقْسِمُهَا

تَأْتِي عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

﴿ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ ﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی ۔ا) ۴-۱/۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/۷۰-۹۷-۳۳، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این ۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریری ں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

الرقم	المحتويات	الصفحة
١	فَصْلٌ فِي الْعَبْدِيَّةِ فِي الْقُرْآنِ ﴿قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ سے تعلق بندگی کا بیان﴾	٩
٢	فَصْلٌ فِي حُبِّ اللهِ تَعَالَي وَ التَّعَلُّقِ بِهِ ﴿اللہ سے محبت اور تعلق بندگی کا بیان﴾	٣٣
٣	فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالنِّيَّاتِ ﴿اَعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہونے کا بیان﴾	٥٠
٤	فَصْلٌ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا ﴿دنیا سے بے رغبتی کا بیان﴾	٥٥
٥	فَصْلٌ فِي الصِّدْقِ وَ الإِخْلَاصِ ﴿سچائی اور اِخلاص کا بیان﴾	٦١
٦	فَصْلٌ فِي أَجْرِ الْحُبِّ فِي اللهِ تَعَالَى ﴿اللہ عزوجل کے لئے محبت کرنے کے ثواب کا بیان﴾	٦٧
٧	فَصْلٌ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللهِ تَعَالَى ﴿اللہ عزوجل کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنے کا بیان﴾	٧٢

الرقم	المحتويات	الصفحة
٨	فَصْلٌ فِي فَضْلِ ذِكْرِ اللهِ تَعَالٰى ﴿اللہ کے ذکر کی فضیلت کا بیان﴾	٧٨
٩	فَصْلٌ فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَعَالَى ﴿اللہ عزوجل کے خوف سے رونے کا بیان﴾	٩٢
١٠	فَصْلٌ فِي فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ ﴿رات کو قیام کرنے کی فضیلت کا بیان﴾	٩٦
١١	فَصْلٌ فِي الْقَنَاعَةِ وَ تَرْكِ الطَّمْعِ ﴿قناعت اِختیار کرنے اور لالچ سے بچنے کا بیان﴾	١٠٤
١٢	فَصْلٌ فِي التَّوبَةِ وَالإِسْتِغْفَارِ ﴿توبہ اور استغفار کا بیان﴾	١٠٩
١٣	فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ التَّطَوُّعِ ﴿نفلی نمازوں کی فضیلت کا بیان﴾	١١٧
١٤	فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصِّيَامِ التَّطَوُّعِ ﴿نفلی روزوں کی فضیلت کا بیان﴾	١٣٦
١٥	فَصْلٌ فِي الْأَذْكَارِ وَ التَّسْبِيحَاتِ ﴿اَذکار وتسبیحات کا بیان﴾	١٤٢
۞	مصادر التخريج	١٥٣

فَصُلٌ فِي الْعَبُدِيَّةِ فِي الْقُرُآنِ

﴿قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ سے تعلق بندگی کا بیان﴾

۱۔ وَإِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

''اور اگر تم اس (کلام) کے بارے میں شک میں مبتلا ہو جو ہم نے اپنے (برگزیدہ) بندے پر نازل کیا ہے تو اس جیسی کوئی ایک سورت ہی بنا لاؤ، اور (اس کام کے لئے بیشک) اللہ کے سوا اپنے (سب) حمائتیوں کو بلا لو اگر تم (اپنے شک اور انکار میں) سچے ہو ○''

۲۔ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۗ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○

''انہوں نے اپنی جانوں کا کیا برا سودا کیا کہ اللہ کی نازل کردہ کتاب کا انکار کر رہے ہیں، محض اس حسد میں کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے (وحی) نازل فرماتا ہے، پس وہ غضب در غضب کے سزاوار ہوئے، اور کافروں کے لئے ذلّت انگیز عذاب ہے ○''

۳۔ صِبْغَةَ اللهِ ۚ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللهِ صِبْغَةً وَّ نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ○

---

(۱) البقرة، ۲: ۲۳

(۲) البقرة، ۲: ۹۰

(۳) البقرة، ۲: ۱۳۸

"(کہہ دو ہم) اللہ کے رنگ (میں رنگے گئے ہیں) اور کس کا رنگ اللہ کے رنگ سے بہتر ہے اور ہم تو اسی کے عبادت گزار ہیں o"

٤۔ وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ O

"اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے، پس انہیں چاہیے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تاکہ وہ راہِ (مراد) پا جائیں o"

٥۔ لَنْ یَّسْتَنْکِفَ الْمَسِیْحُ اَنْ یَّکُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلاَ الْمَلٰٓئِکَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ط وَمَنْ یَّسْتَنْکِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیَسْتَکْبِرْ فَسَیَحْشُرُهُمْ اِلَیْهِ جَمِیْعًا O

"مسیح (علیہ السلام) اس (بات) سے ہرگز عار نہیں رکھتا کہ وہ اللہ کا بندہ ہو اور نہ ہی مقرب فرشتوں کو (اس سے کوئی عار ہے) اور جو کوئی اس کی بندگی سے عار محسوس کرے اور تکبر کرے تو وہ ایسے تمام لوگوں کو عنقریب اپنے پاس جمع فرمائے گا o"

٦۔ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ ج وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ O

"اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے (ہی) بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش

(٤) البقرة، ٢: ١٨٦

(٥) النساء، ٤: ١٧٢

(٦) المائدة، ٥: ١١٨

دے تو بیشک تو ہی بڑا غالب حکمت والا ہےo‘‘

۷۔ ذٰلِکَ هُدَی اللهِ يَهْدِیْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ط وَلَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا کَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

’’یہ اللہ کی ہدایت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کے ذریعے رہنمائی فرماتا ہے، اور اگر (بالفرض) یہ لوگ شرک کرتے تو ان سے وہ (سارے اعمالِ خیر) ضبط (یعنی نیست و نابود) ہوجاتے جو وہ انجام دیتے تھےo‘‘

۸۔ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللهِ وَاصْبِرُوْا ج اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ط وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ○

’’موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا: تم اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو، بیشک زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے، اور انجامِ خیر پرہیزگاروں کے لئے ہی ہےo‘‘

۹۔ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰکِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ط وَاللهُ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

’’اور جان لو کہ جو کچھ مالِ غنیمت تم نے پایا ہو تو اس کا پانچواں حصہ اللہ کے

(۷) الانعام، ٦: ٨٨

(۸) الاعراف، ٧: ١٢٨

(۹) الانفال، ٨: ٤١

لئے اور رسول (ﷺ) کے لئے اور (رسول ﷺ کے) قرابت داروں کے لئے (ہے) اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کے لئے ہے۔ اگر تم اللہ پر اور اس (وحی) پر ایمان لائے ہو جو ہم نے اپنے (برگزیدہ) بندے پر (حق و باطل کے درمیان) فیصلے کے دن نازل فرمائی وہ دن (جب میدان بدر میں مومنوں اور کافروں کے) دونوں لشکر باہم مقابل ہوئے تھے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہےo‘‘

۱۰۔ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُo

’’کیا وہ نہیں جانتے کہ بیشک اللہ ہی تو اپنے بندوں سے (ان کی) توبہ قبول فرماتا ہے اور صدقات (یعنی زکوٰۃ و خیرات اپنے دستِ قدرت سے) وصول فرماتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی بڑا توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان ہےo‘‘

۱۱۔ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللهِ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَo

’’(یہ مومنین جنہوں نے اللہ سے اُخروی سودا کر لیا ہے) توبہ کرنے والے، عبادت گذار، (اللہ کی) حمد و ثنا کرنے والے، دنیوی لذتوں سے کنارہ کش روزہ دار، (خشوع و خضوع سے) رکوع کرنے والے، (قرب الٰہی کی خاطر) سجود کرنے والے، نیکی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی (مقرر کردہ) حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں، اور ان اہلِ ایمان کو خوشخبری سنا دیجئےo‘‘

(۱۰) التوبة، ۹: ۱۰۴

(۱۱) التوبة، ۹: ۱۱۲

١٢۔ وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلاَ كَاشِفَ لَـهٗٓ اِلَّا هُوَ ج وَ اِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلاَ رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ط يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ط وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ○

''اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تمہارے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو کوئی اس کے فضل کو رد کرنے والا نہیں۔ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا ہے، اور وہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہےo''

١٣۔ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ج وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ط كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ط اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ○

''(سف علیہ السلام نے انکار کر دیا) اور بیشک اس (زلیخا) نے (تو) ان کا ارادہ کر (ہی) لیا تھا، (شاید) وہ بھی اس کا قصد کر لیتے اگر انہوں نے اپنے رب کی روشن دلیل کو نہ دیکھا ہوتا۔ اس طرح (اس لئے کیا گیا) کہ ہم ان سے تکلیف اور بے حیائی (دونوں) کو دور رکھیں، بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے (برگزیدہ) بندوں میں سے تھےo''

١٤۔ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ط وَمَا كَانَ لَنَـآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ○

''ان کے رسولوں نے ان سے کہا: اگرچہ ہم (نفسِ بشریت میں) تمہاری

---

(١٢) يونس، ١٠: ١٠٧

(١٣) يوسف، ١٢: ٢٤

(١٤) إبراهيم، ١٤: ١١

طرح انسان ہی ہیں لیکن (اس فرق پر بھی غور کرو کہ) اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان فرماتا ہے (پھر برابری کیسی؟) اور (رہ گئی روشن دلیل کی بات) یہ ہمارا کام نہیں کہ ہم اللہ کے حکم کے بغیر تمہارے پاس کوئی دلیل لے آئیں، اور اللہ ہی پر مومنوں کو بھروسہ کرنا چاہیے o‘‘

١٥۔ قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خِلٰلٌ o

’’آپ میرے مومن بندوں سے فرما دیں کہ وہ نماز قائم رکھیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے رہیں اس دن کے آنے سے پہلے جس دن میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی اور نہ ہی کوئی (دنیاوی) دوستی (کام آئے گی) o‘‘

١٦۔ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَھُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ o اِلَّا عِبَادَکَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ o

’’ابلیس نے کہا: اے پروردگار! اس سبب سے جو تو نے مجھے گمراہ کیا میں (بھی) یقیناً ان کے لئے زمین میں (گناہوں اور نافرمانیوں کو) خوب آراستہ و خوشنما بنا دوں گا اور ان سب کو ضرور گمراہ کر کے رہوں گا o سوائے تیرے ان برگزیدہ بندوں کے جو (میرے اور نفس کے فریبوں سے) خلاصی پا چکے ہیں o‘‘

١٧۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَ o

---

(١٥) ابراهيم، ١٤: ٣١

(١٦) الحجر، ١٥: ٣٩۔ ٤٠

(١٧) الحجر، ١٥: ٤٢

’’بیشک میرے (اخلاص یافتہ) بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا سوائے ان بھٹکے ہوؤں کے جنہوں نے تیری راہ اختیار کیo‘‘

١٨۔ نَبِّیْٔ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُo

’’(اے حبیب!) آپ میرے بندوں کو بتا دیجئے کہ میں ہی بیشک بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہوںo‘‘

١٩۔ یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِo

’’وہی فرشتوں کو وحی کے ساتھ (جو جملہ تعلیماتِ دین کی روح اور جان ہے) اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل فرماتا ہے کہ (لوگوں کو) ڈر سناؤ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں سو میری پرہیزگاری اختیار کروo‘‘

٢٠۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْـلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُo

’’وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (محبوب اور مقرّب) بندے کو مسجدِ حرام سے (اس) مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی جس کے گرد و نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے تاکہ ہم اس (بندۂ کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں، بیشک وہی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہےo‘‘

(١٨) الحجر، ١٥: ٤٩
(١٩) النحل، ١٦: ٢
(٢٠) الإسراء، ١٧: ١

٢١۔ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ط اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ○

''(اے) ان لوگوں کی اولاد جنہیں ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ (کشتی میں) اٹھا لیا تھا، بیشک نوح (علیہ السلام) بڑے شکر گزار بندے تھے ○''

٢٢۔ وَقُلْ لِّعِبَادِىْ يَقُوْلُوا الَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ ط اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ط اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ○

''اور آپ میرے بندوں سے فرما دیں کہ وہ ایسی باتیں کیا کریں جو بہتر ہوں، بیشک ن لوگوں کے درمیان فساد بپا کرتا ہے، یقیناً ن انسان کا کھلا دشمن ہے ○''

٢٣۔ اِنَّ عِبَادِىْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ط وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ○

''بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا تسلط نہیں ہو سکے گا، اور تیرا رب ان (اللہ والوں) کی کارسازی کے لئے کافی ہے ○''

٢٤۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ○

''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے اپنے (محبوب و مقرّب) بندے پر کتابِ (عظیم) نازل فرمائی اور اس میں کوئی کجی نہ رکھی ○''

٢٥۔ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ○

---

(٢١) الإسراء، ١٧: ٣

(٢٢) الاسراء، ١٧: ٥٣

(٢٣) الاسراء، ١٧: ٦٥

(٢٤) الكهف، ١٨: ١

(٢٥) الكهف، ١٨: ٦٥

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

’’تو دونوں نے (وہاں) ہمارے بندوں میں سے ایک (خاص) بندے (خضر علیہ السلام) کو پا لیا جسے ہم نے اپنی بارگاہ سے (خصوصی) رحمت عطا کی تھی اور ہم نے اسے اپنا علم لدّنی (یعنی اسرار و معارف کا الہامی علم) سکھایا تھاo‘‘

۲۶۔ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ○

’’یہ آپ کے رب کی رحمت کا ذکر ہے (جو اس نے) اپنے (برگزیدہ) بندے زکریا (علیہ السلام) پر (فرمائی تھی)o‘‘

۲۷۔ قَالَ اِنِّی عَبْدُ اللهِ ط اٰتَانِیَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ○

’’(بچہ خود) بول پڑا بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہےo‘‘

۲۸۔ جَنّٰتِ عَدْنِ نِالَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَیْبِ ط اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِیًّا ○

’’ایسے سدا بہار باغات میں (رہیں گے) جن کا (خدائے) رحمٰن نے اپنے بندوں سے غیب میں وعدہ کیا ہے، بیشک اس کا وعدہ پہنچنے ہی والا ہےo‘‘

۲۹۔ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا ○

’’یہ وہ جنت ہے جس کا ہم اپنے بندوں میں سے اسے وارث بنائیں گے جو متقی ہوگاo‘‘

---

(۲۶) مریم، ۱۹: ۲

(۲۷) مریم، ۱۹: ۳۰

(۲۸) مریم، ۱۹: ۶۱

(۲۹) مریم، ۱۹: ۶۳

۳۰۔ اِنْ کُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا○

”آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی (آباد) ہیں (خواہ فرشتے ہیں یا جن و انس) وہ اللہ کے حضور محض بندہ کے طور پر حاضر ہونے والے ہیں○“

۳۱۔ وَلَقَدْ اَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا لَّا تَخٰفُ دَرَکًا وَّ لَا تَخْشٰی○

”اور بیشک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے کر نکل جاؤ، سو ان کے لئے دریا میں (اپنا عصا مار کر) خشک راستہ بنا لو، نہ (فرعون کے) آ پکڑنے کا خوف کرو اور نہ (غرق ہونے کا) اندیشہ رکھو○“

۳۲۔ وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ط بَلْ عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ○

”اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ (خدائے) رحمٰن نے (فرشتوں کو اپنی) اولاد بنا رکھا ہے وہ پاک ہے، بلکہ (جن فرشتوں کو یہ اُس کی اولاد سمجھتے ہیں) وہ (اللہ کے) معزز بندے ہیں○“

۳۳۔ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْهِمْ فِعْلَ الْخَیْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءَ الزَّکٰوةِ وَ کَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ○

”اور ہم نے انہیں (انسانیت کا) پیشوا بنایا وہ (لوگوں کو) ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کی طرف اعمالِ خیر اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے (کے احکام) کی وحی بھیجی اور وہ سب ہمارے عبادت گزار تھے○“

(۳۰) مریم، ۱۹: ۹۳
(۳۱) طه، ۲۰: ۷۷
(۳۲) الأنبياء، ۲۱: ۲۶
(۳۳) الأنبياء، ۲۱: ۷۳

٣٤۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَيْنٰـهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ○

’’تو ہم نے ان کی دعا قبول فرما لی اور انہیں جو تکلیف (پہنچ رہی) تھی سو ہم نے اسے دور کر دیا اور ہم نے انہیں ان کے اہل و عیال (بھی) عطا فرمائے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور (عطا فرما دیئے) یہ ہماری طرف سے خاص رحمت اور عبادت گزاروں کے لئے نصیحت ہے (کہ اللہ صبر و شکر کا اجر کیسے دیتا ہے)○‘‘

٣٥۔ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِى الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ الصّٰلِحُوْنَ○

’’اور بلا شبہ ہم نے زبور میں نصیحت کے (بیان کے) بعد یہ لکھ دیا تھا کہ (عالمِ آخرت کی) زمین کے وارث صرف میرے نیکوکار بندے ہوں گے○‘‘

٣٦۔ اِنَّ فِىْ هٰذَا لَبَلٰـغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ○

’’بیشک اس (قرآن) میں عبادت گزاروں کے لئے (حصولِ مقصد کی) کفایت و ضمانت ہے○‘‘

٣٧۔ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِىْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَـآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ○

’’بیشک میرے بندوں میں سے ایک طبقہ ایسا بھی تھا جو (میرے حضور) عرض

(٣٤) الأنبياء، ٢١: ٨٤
(٣٥) الأنبياء، ٢١: ١٠٥
(٣٦) الأنبياء، ٢١: ١٠٦
(٣٧) المؤمنون، ٢٣: ١٠٩

کیا کرتے تھے: اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو (ہی) سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے o‘‘

۳۸۔ تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ا O

’’(وہ اللہ) بڑی برکت والا ہے جس نے (حق و باطل میں فرق اور) فیصلہ کرنے والا (قرآن) اپنے (محبوب و مقرب) بندہ پر نازل فرمایا تاکہ وہ تمام جہانوں کے لئے ڈر سنانے والا ہو جائے o‘‘

۳۹۔ وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا O

’’اور (خدائے) رحمان کے (مقبول) بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل (اکھڑ) لوگ (ناپسندیدہ) بات کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے (ہوئے الگ ہو جاتے) ہیں o‘‘

۴۰۔ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ عِلْمًاج وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ O

’’اور بیشک ہم نے داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو (غیر معمولی) علم عطا کیا، اور دونوں نے کہا کہ ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی ہے o‘‘

(۳۸) الفرقان، ۲۵: ۱

(۳۹) الفرقان، ۲۵: ۶۳

(۴۰) النمل، ۲۷: ۱۵

۴۱۔ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ○

’’تو وہ (یعنی سلیمان علیہ السلام) اس (چیونٹی) کی بات سے ہنسی کے ساتھ مسکرائے اور عرض کیا: اے پروردگار! مجھے اپنی توفیق سے اس بات پر قائم رکھ کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجا لاتا رہوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام فرمائی ہے اور میں ایسے نیک عمل کرتا رہوں جن سے تو راضی ہوتا ہے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے خاص قرب والے نیکوکار بندوں میں داخل فرما لےo‘‘

۴۲۔ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ط آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

’’فرما دیجئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اس کے منتخب (برگزیدہ) بندوں پر سلامتی ہو، کیا اللہ ہی بہتر ہے یا وہ (معبودانِ باطلہ) جنہیں یہ لوگ (اس کا) شریک ٹھہراتے ہیںo‘‘

۴۳۔ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ○

’’اے میرے بندو! جو ایمان لے آئے ہو بیشک میری زمین کشادہ ہے سو تم میری ہی عبادت کروo‘‘

---

(٤١) النمل، ٢٧: ١٩

(٤٢) النمل، ٢٧: ٥٩

(٤٣) العنكبوت، ٢٩: ٥٦

۴۴۔ اَفَلَمۡ یَرَوۡا اِلٰی مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اِنۡ نَّشَاۡ نَخۡسِفۡ بِهِمُ الۡاَرۡضَ اَوۡ نُسۡقِطۡ عَلَیۡهِمۡ کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّکُلِّ عَبۡدٍ مُّنِیۡبٍ ○

’’سو کیا انہوں نے اُن (نشانیوں) کو نہیں دیکھا جو آسمان اور زمین سے اُن کے آگے اور اُن کے پیچھے (انہیں گھیرے ہوئے) ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا اُن پر آسمان سے کچھ ٹکڑے گرا دیں، بیشک اس میں ہر اس بندے کے لئے نشانی ہے جو اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ہے ○‘‘

۴۵۔ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالۡاَنۡعَامِ مُخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ کَذٰلِکَ ؕ اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیۡزٌ غَفُوۡرٌ ○

’’اور انسانوں اور جانوروں اور چوپا ں میں بھی اسی طرح مختلف ر ہیں، بس اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو (ان حقائق کا بصیرت کے ساتھ) علم رکھنے والے ہیں، یقیناً اللہ غالب ہے بڑا بخشنے والا ہے ○‘‘

۴۶۔ ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡکِتٰبَ الَّذِیۡنَ اصۡطَفَیۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا ۚ فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ ۚ وَمِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ۚ وَمِنۡهُمۡ سَابِقٌۢ بِالۡخَیۡرٰتِ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِکَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡکَبِیۡرُ ○

’’پھر ہم نے اس کتاب (قرآن) کا وارث ایسے لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چُن لیا (یعنی امّتِ محمدیہ ﷺ کو)، سو ان میں سے اپنی جان پر ظلم

---

(۴۴) سبا، ۳۴: ۹

(۴۵) فاطر، ۳۵: ۲۸

(۴۶) فاطر، ۳۵: ۳۲

کرنے والے بھی ہیں، اور ان میں سے درمیان میں رہنے والے بھی ہیں، اور ان میں سے اللہ کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھ جانے والے بھی ہیں، یہی (آگے نکل کر کامل ہو جانا ہی) بڑا فضل ہےo‘‘

٤٧۔ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَO اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِO وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَO اِلَّا عِبَادَ اللهِ الْمُخْلَصِيْنَO

’’(وہ نہ مجنوں ہے نہ شاعر) بلکہ وہ (دینِ) حق لے کر آئے ہیں اور انہوں نے (اللہ کے) پیغمبروں کی تصدیق کی ہےo بے شک تم دردناک عذاب کا مزہ چکھنے والے ہوo اور تمہیں (کوئی) بدلہ نہیں دیا جائے گا مگر صرف اسی کا جو تم کیا کرتے تھےo (ہاں) مگر اللہ کے وہ (برگزیدہ و منتخب) بندے جنہیں (نفس اور نفسانیت سے) رہائی مل چکی ہےo‘‘

٤٨۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ O فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَO اِلَّا عِبَادَ اللهِ الْمُخْلَصِيْنَO

’’اور یقیناً ہم نے ان میں بھی ڈر سنانے والے بھیجےo سو آپ دیکھئے کہ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ڈرائے گئے تھےo سوائے اللہ کے چنیدہ و برگزیدہ بندوں کےo‘‘

٤٩۔ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ O اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَO اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَO

---

(٤٧) الصافات، ٣٧: ٣٧۔ ٤٠

(٤٨) الصافات، ٣٧: ٧٢۔ ٧٤

(٤٩) الصافات، ٣٧: ٧٩۔ ٨١

”سلام ہو نوح پر سب جہانوں میں ○ بیشک ہم نیکو کاروں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں ○ بے شک وہ ہمارے (کامل) ایمان والے بندوں میں سے تھے ○“

۵۰۔ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ○ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ○ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ○

”سلام ہو ابراہیم پر ○ ہم اسی طرح محسنوں کو صلہ دیا کرتے ہیں ○ بے شک وہ ہمارے (کامل) ایمان والے بندوں میں سے تھے ○“

۵۱۔ سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ○ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ○ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ○

”سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر ○ بے شک ہم نیکو کاروں کو اسی طرح صِلہ دیا کرتے ہیں ○ بے شک وہ دونوں ہمارے (کامل) ایمان والے بندوں میں سے تھے ○“

۵۲۔ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ رَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ○ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ○ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ○

”(یعنی) اللہ جو تمہارا (بھی) رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا (بھی) رب ہے ○ تو ان لوگوں نے (یعنی قومِ بعلبک نے) الیاس (علیہ السلام) کو جھٹلایا پس وہ (بھی عذابِ جہنم میں) حاضر کر دیے جائیں گے ○ سوائے اللہ کے چُنے ہوئے بندوں کے ○“

---

(۵۰) الصافات، ۳۷: ۱۰۹۔۱۱۱
(۵۱) الصافات، ۳۷: ۱۲۰۔۱۲۲
(۵۲) الصافات، ۳۷: ۱۲۶۔۱۲۸

٥٣۔ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَo اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَo اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَo

’’سلام ہو الیاس پرo بے شک ہم نیکوکاروں کو اسی طرح صِلہ دیا کرتے ہیںo بے شک وہ ہمارے (کامل) ایمان والے بندوں میں سے تھےo‘‘

٥٤۔ وَجَعَلُوْا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ط وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَo سُبْحٰنَ اللهِ عَمَّا یَصِفُوْنَo اِلَّا عِبَادَ اللهِ الْمُخْلَصِیْنَo

’’اور انہوں نے (تو) اللہ اور جنّات کے درمیان (بھی) نسبی رشتہ مقرر کر رکھا ہے۔ حالانکہ جنّات کو معلوم ہے کہ وہ (بھی اللہ کے حضور) یقیناً پیش کیے جائیں گےo اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیںo مگر اللہ کے چنیدہ و برگزیدہ بندے (اِن باتوں سے مستثنٰی ہیں)o‘‘

٥٥۔ وَاِنْ کَانُوْا لَیَقُوْلُوْنَo لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِکْرًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَo لَکُنَّا عِبَادَ اللهِ الْمُخْلَصِیْنَo

’’اور یہ لوگ یقیناً کہا کرتے تھےo کہ اگر ہمارے پاس (بھی) پہلے لوگوں کی کوئی (کتابِ) نصیحت ہوتیo تو ہم (بھی) ضرور اللہ کے برگزیدہ بندے ہوتےo‘‘

٥٦۔ وَ لَقَدْ سَبَقَتْ کَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَo

’’اور بے شک ہمارا فرمان ہمارے بھیجے ہوئے بندوں (یعنی رسولوں) کے حق میں پہلے صادر ہو چکا ہےo‘‘

---

(٥٣) الصافات، ٣٧: ١٣٠۔ ١٣٢

(٥٤) الصافات، ٣٧: ١٥٨۔ ١٦٠

(٥٥) الصافات، ٣٧: ١٦٧۔ ١٦٩

(٥٦) الصافات، ٣٧: ١٧١

٥٧۔ اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ ج اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ○

’’(اے حبیبِ مکرّم!) جو کچھ وہ کہتے ہیں آپ اس پر صبر جاری رکھیئے اور ہمارے بندے داؤد (علیہ السلام) کا ذکر کریں جو بڑی قوت والے تھے، بے شک وہ (ہماری طرف) بہت رجوع کرنے والے تھےo‘‘

٥٨۔ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَ ط نِعْمَ الْعَبْدُ ط اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ○

’’اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو (فرزند) سلیمان (علیہ السلام) بخشا، وہ کیا خوب بندہ تھا، بے شک وہ بڑی کثرت سے توبہ کرنے والا ہےo‘‘

٥٩۔ وَاذْکُرْ عَبْدَنَآ أَیُّوبَ م إِذْ نَادٰی رَبَّهٗٓ أَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطَانُ بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ○

’’اور ہمارے بندے ایّوب (علیہ السلام) کا ذکر کیجئے جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے ن نے بڑی اذیّت اور تکلیف پہنچائی ہےo‘‘

٦٠۔ وَ خُذْ بِیَدِکَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَ لَا تَحْنَثْ ط اِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ط نِعْمَ الْعَبْدُ ط إِنَّـهٗٓ أَوَّابٌ○

’’(اے ا ب!) تم اپنے ہاتھ میں (سَو) تنکوں کی جھاڑو پکڑ لو اور (اپنی قسم پوری کرنے کے لئے) اس سے (ا یـ بار اپنی زوجہ کو) مارو اور قسم نہ توڑو، بے شک ہم نے اسے ثابت قدم پایا، (ا ب علیہ السلام) کیا خوب بندہ تھا، بے شک وہ (ہماری طرف) بہت رجوع کرنے والا تھاo‘‘

---

(٥٧) ص، ٣٨: ١٧

(٥٨) ص، ٣٨: ٣٠

(٥٩) ص، ٣٨: ٤١

(٦٠) ص، ٣٨: ٤٤

٦١۔ وَ اذْكُرْ عِبَادَنَآ إِبْرَاهِيْمَ وَ إِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْأَبْصَارِ○

''اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) کا ذکر کیجئے جو بڑی قوّت والے اور نظر والے تھےo''

٦٢۔ قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ○

''اس نے کہا: سو تیری عزّت کی قسم، میں ان سب لوگوں کو ضرور گمراہ کرتا رہوں گاo سوائے تیرے اُن بندوں کے جو چنیدہ و برگزیدہ ہیںo''

٦٣۔ وَ الَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْآ اِلَى اللهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فَبَشِّرْ عِبَادِ○

''اور جو لوگ بتوں کی پرستش کرنے سے بچے رہے اور اللہ کی طرف جھکے رہے، ان کے لئے خوشخبری ہے، پس آپ میرے بندوں کو بشارت دے دیجئےo''

٦٤۔ اَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ط وَ يُخَوِّفُوْنَکَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ط وَمَنْ يُّضْلِلِ اللهُ فَمَالَهٗ مِنْ هَادٍ○

''کیا اللہ اپنے بندۂ (مقرّب نبیِّ مکرّم ﷺ) کو کافی نہیں ہے؟ اور یہ (کفّار) آپ کو اللہ کے سوا اُن بتوں سے (جن کی یہ پوجا کرتے ہیں) ڈراتے ہیں، اور جسے

(٦١) ص، ٣٨: ٤٥
(٦٢) ص، ٣٨: ٨٢۔ ٨٣
(٦٣) الزمر، ٣٩: ١٧
(٦٤) الزمر، ٣٩: ٣٦

اللہ (اس کے قبولِ حق سے اِنکار کے باعث) گمراہ ٹھہرا دے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں o‘‘

٦٥۔ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ ط اِنَّ اللهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ O

’’آپ فرما دیجئے: اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کر لی ہے، تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بے شک اللہ سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے، وہ یقیناً بڑا بخشنے والا، بہت رحم فرمانے والا ہے o‘‘

٦٦۔ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِیْنَ مِنْ م بَعْدِهِمْ ط وَمَا اللهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ O

’’قومِ نوح اور عاد اور ثمود اور جو لوگ ان کے بعد ہوئے (ان) کے دستورِ سزا کی طرح، اور اللہ بندوں پر ہرگز زیادتی نہیں چاہتا o‘‘

٦٧۔ ذٰلِکَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ط قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ط وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا ط اِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ O

’’یہ وہ (انعام) ہے جس کی خوشخبری اللہ ایسے بندوں کو سناتا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے، فرما دیجئے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (اپنی اور اللہ کی) قرابت و قربت سے محبت (چاہتا ہوں) اور جو شخص نیکی

---

(٦٥) الزمر، ٣٩: ٥٣

(٦٦) غافر، ٤٠: ٣١

(٦٧) الشوری، ٤٢: ٢٣

کمائے گا ہم اس کے لئے اس میں اُخروی ثواب اور بڑھا دیں گے۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا قدر دان ہےo‘‘

٦٨۔ وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّئَاتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ○

’’اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور لغزشوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو (اسے) جانتا ہےo‘‘

٦٩۔ وَ كَذٰلِکَ أَوْحَیْنَآ إِلَیْکَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَاط مَا كُنْتَ تَدْرِیْ مَا الْكِتَابُ وَلَا الْاِیْمَانُ وَلٰـكِنْ جَعَلْنَاهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَاط وَ إِنَّکَ لَتَهْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ○

’’سو اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روحِ (قلوب و ارواح) کی وحی فرمائی (جو قرآن ہے)، اور آپ (وحی سے قبل اپنی ذاتی درایت وفکر سے) نہ یہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ ایمان (کے شرعی احکام کی تفصیلات کو ہی جانتے تھے جو بعد میں نازل اور مقرر ہوئیں) مگر ہم نے اسے نور بنا دیا۔ ہم اِس (نور) کے ذریعہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت سے نوازتے ہیں، اور بیشک آپ ہی صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت عطا فرماتے ہیںo

٧٠۔ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَیْهِ وَ جَعَلْنٰـهُ مَثَـلًا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ○

’’وہ (عیسٰی علیہ السلام) محض ایک (برگزیدہ) بندہ تھے جن پر ہم نے انعام فرمایا اور ہم نے انہیں بنی اسرائیل کے لئے (اپنی قدرت کا) نمونہ بنایا تھاo‘‘

(٦٨) الشوری، ٤٢: ٢٥
(٦٩) الشوریٰ، ٤٢: ٥٢
(٧٠) الزخرف، ٤٣: ٥٩

۷۱۔ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ○

’’(اُن سے فرمایا جائے گا): اے میرے (مقرّب) بندو! آج کے دن تم پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی تم غمزدہ ہو گے o‘‘

۷۲۔ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ○

’’(یہ سب) بصیرت اور نصیحت (کا سامان) ہے ہر اس بندے کے لئے جو (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والا ہے o‘‘

۷۳۔ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ○ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ○ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ○

’’پھر وہ (ربّ العزّت اپنے حبیب محمد ﷺ سے) قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیا o پھر (جلوۂ حق اور حبیبِ مکرّم ﷺ میں صِرف) دو کمانوں کی مقدار فاصلہ رہ گیا یا (انتہائے قرب میں) اس سے بھی کم (ہو گیا) o پس (اُس خاص مقامِ قُرب و وصال پر) اُس (اللہ) نے اپنے عبدِ (محبوب) کی طرف وحی فرمائی جو (بھی) وحی فرمائی۔‘‘

۷۴۔ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَ قَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ○

’’اِن سے پہلے قومِ نوح نے (بھی) جھٹلایا تھا۔ سو انہوں نے ہمارے بندۂ (مُرسَل نوح علیہ السلام) کی تکذیب کی اور کہا (یہ) دِیوانہ ہے اور انہیں دھمکیاں دی گئیں۔‘‘

(۷۱) الزخرف، ۴۳: ۶۸
(۷۲) ق، ۵۰: ۸
(۷۳) النجم، ۵۳: ۸۔۱۰
(۷۴) القمر، ۵۴: ۹

٧٥۔ هُوَالَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖٓ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○

’’وہی ہے جو اپنے (برگزیدہ) بندے پر واضح نشانیاں نازل فرماتا ہے تاکہ تمہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لے جائے، اور بیشک اللہ تم پر نہایت شفقت فرمانے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔‘‘

٧٦۔ عَسٰی رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ○

’’اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں تو عجب نہیں کہ اُن کا رب انہیں تم سے بہتر ازواج بدلہ میں عطا فرما دے (جو) فرمانبردار، ایماندار، اطاعت گزار، توبہ شعار، عبادت گزار، روزہ دار، (بعض) شوہر دیدہ اور (بعض) کنواریاں ہوں گی○‘‘

٧٧۔ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ط كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَّ قِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ ○

’’اللہ نے اُن لوگوں کیلئے جنہوں نے کفر کیا ہے نوح (علیہ السلام) کی عورت اور لوط (علیہ السلام) کی عورت (واہلہ اور واعلہ) کی مثال بیان فرمائی ہے، وہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو صالح بندوں کے نکاح میں تھیں، سو دونوں نے اُن سے خیانت کی پس وہ اللہ (کے عذاب) کے سامنے اُن کے کچھ کام نہ آئے اور اُن سے کہہ دیا گیا کہ تم دونوں (عورتیں) داخل ہونے والوں کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو جاؤ○‘‘

(٧٥) الحديد، ٥٧: ٩
(٧٦) التحريم، ٦٦: ٥
(٧٧) التحريم، ٦٦: ١٠

۷۸۔ وَ اَنَّـہٗ لَمَّا قَامَ عَبۡدُ اللّٰہِ یَدۡعُوۡہُ کَادُوۡا یَکُوۡنُوۡنَ عَلَیۡہِ لِبَدًا ○

’’اور یہ کہ جب اللہ کے بندے (محمد ﷺ) اس کی عبادت کرنے کھڑے ہوئے تو وہ ان پر ہجوم در ہجوم جمع ہو گئے (تاکہ ان کی قرأت سن سکیں) o‘‘

۷۹۔ عَیۡـنًا یَّشۡرَبُ بِہَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوۡنَہَا تَفۡجِیۡرًا ○

’’(کافور جنت کا) ایک چشمہ ہے جس سے (خاص) بندگانِ خدا (یعنی اَولیاء اللہ) پیا کریں گے (اور) جہاں چاہیں گے (دوسروں کو پلانے کے لئے) اسے چھوٹی چھوٹی نہروں کی شکل میں بہا کر (بھی) لے جائیں گے o‘‘

۸۰۔ یٰۤاَیَّتُہَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّۃُ ○ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرۡضِیَّۃً ○ فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ○ وَ ادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ○

’’اے اطمینان پا جانے والے نفس! o تو اپنے رب کی طرف اس حال میں لوٹ آ کہ تو اس کی رضا کا طالب بھی ہو اور اس کی رضا کا مطلوب بھی (گویا اس کی رضا تیری مطلوب ہو اور تیری رضا اس کی مطلوب) o پس تو میرے (کامل) بندوں میں شامل ہو جا o اور میری جنتِ (قربت و دیدار) میں داخل ہو جا o‘‘

۸۱۔ اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجۡعٰی ○ اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یَنۡہٰی ○ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰی ○

’’بیشک (ہر انسان کو) آپ کے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے o کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے o (اللہ کے) بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے (یا اللہ کے محبوب و برگزیدہ بندے محمد مصطفیٰ ﷺ کو جب وہ نماز پڑھتے ہیں۔) o‘‘

---

(۷۸) الجن، ۷۲: ۱۹
(۷۹) الانسان، ۷۶: ٦
(۸۰) الفجر، ۸۹: ۲۷۔ ۳۰
(۸۱) العلق، ۹٦: ۸۔ ۱۰

فَصْلٌ فِي حُبِّ اللهِ تَعَالَي وَ التَّعَلُّقِ بِهِ

اللہ تعالیٰ سے محبت اور تعلق بندگی کا بیان

١۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَـلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الإِيْمَانِ: أَنْ يَكُوْنَ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَ أَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَ أَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ

الحديث رقم ١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: حلاوة الإِيمانِ، ١/١٤، الرقم: ١٦، و فى كتاب: الإيمان، باب: مَنْ كَرِهَ أَن يعودَ فِى الكفرِ كَمَا يَكْرَهُ أَن يُلقَى فِى النَّارِ مِنَ الْإِيْمَانِ، ١/١٦، الرقم: ٢١، و فى كتاب: الإكراهِ، باب: مَنِ اخْتَارَ الضَّربَ وَ القَتلَ وَ الهَوَانَ عَلَى الكُفْرِ، ٦/٢٥٤٦، و فى كتاب: الأدب، باب: الحُبِّ فِى اللّٰهِ، ٥/٢٢٤٦، الرقم: ٥٦٩٤، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإيمان، ١/٦٦، الرقم: ٤٣، والترمذي فى السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: (١٠)، و النسائى فى السنن، كتاب: الإيمان و شرائعه، باب: طعم الإيمان، ٨/٩٤، الرقم: ٤٩٨٧، و فى باب: حلاوة الإيمان، ٨/٩٦، الرقم: ٤٩٨٨، و فى كتاب: الإيمان و شرائعه، باب: حلاوة الإسلام، ٨/٩٧، الرقم: ٤٩٨٩، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الفتن، باب: الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ، ٢/١٣٣٨، الرقم: ٤٠٣٣، و ابن حبان فى الصحيح، ١/٤٧٤، الرقم: ٢٣٨، و ابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/١٦٤، الرقم: ٣٠٣٦٠، و الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢/٣٤، الرقم: ١١٤٩، و فى المعجم الكبير، ٢/٣٢، الرقم: ٧٢٨، و فى المعجم الكبير، ٨/٢٦٢، الرقم: ٨٠١٩، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٠٣، الرقم: ١٢٠٢١،

يُقْذَفَ فِي النَّارِ. وَ فِي رِوَايَةٍ: حَلَاوَةَ الإِسْلَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس کو پالے گا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں، جس شخص سے بھی اسے محبت ہو وہ محض اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہو، کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ (حالتِ) کفر میں لوٹنے کو وہ اس طرح ناپسند کرتا ہو جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔''

٢۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

.......و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/٥٥، و ابن راشد الأزدى فى الجامع، ١١/٢٠٠، و ابن راهوية فى المسند، ١/٣٧٥، الرقم: ٣٩٣، و الطيالسى فى المسند، ١/٢٦٤، الرقم: ١٩٥٩، و أبو يعلى فى المسند، ٥/١٩٤، الرقم: ٢٨١٣، و البيهقى فى شعب الإيمان، ١/٣٦٩، الرقم: ٤٠٥، والمنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٤/٨، الرقم: ٤٥٦٣۔

الحديث رقم ٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، ٥/٢٣٨٦۔ ٢٣٨٧، الرقم: ٦١٤٢۔ ٦١٤٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: من أحب لقاء الله، ٤/٢٠٦٥، الرقم: ٢٦٨٣، والترمذى فى السنن، كتاب: الجنائز عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ما جاء فيمن أحب لقاء الله أحب الله لقاءه، وقال: حديث عبادة بن الصامت حسن صحيح، ٣/٣٧٩، الرقم: ١٠٦٦، والنسائى فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: فيمن أحب لقاء الله، ٤/١٠، الرقم: ١٨٣٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٣١٦، الرقم: ٢٢٧٤٨۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسندیدہ سمجھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو ناپسندیدہ سمجھتا ہے۔‘‘

٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه: أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی؟ اس نے کہا: میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔‘‘

٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

الحديث رقم ٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب رضی الله عنه، ٣/ ١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: المرء مع من أحب، ٤/ ٢٠٣٢، الرقم: ٢٦٣٩، والترمذى فى السنن كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء أن المرء مع من أحب، ٤/ ٥٩٥، الرقم: ٢٣٨٥.

الحديث رقم ٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يريدون أن يبدلوا كلام الله، ٦/ ٢٧٢٥، الرقم: ٧٠٦٥، والنسائى فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: فيمن أحب لقاء الله، ٤/ ١٠، الرقم: ١٨٣٥، ومالك فى الموطأ، ١/ ٢٤٠، الرقم: ٥٦٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٤١٨، الرقم: ٩٤٠٠، وابن حبان فى الصحيح، ٢/ ٨٤، الرقم: ٣٦٣، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/ ١٧١، الرقم: ٣.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب بندہ میری ملاقات کو پسند کرتا ہے تو میں اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ میری ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہوں۔‘‘

٥۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَ كَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَ أَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللهَ يُحِبُّهُ. وَ فِي رِوَايَةٍ: فَقَالَ ﷺ إِنَّ حُبَّکَ إِيَّاهَا أَدْخَلَکَ الْجَنَّةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو فوجی دستے کا امیر بنا کر بھیجا اور جب وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو اسے سورۂ اخلاص پر ختم کرتے۔ جب وہ واپس ہوئے تو لوگوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے؟ پس انہوں نے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں خدائے رحمٰن کی صفت ہے، اس لئے میں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ

الحديث رقم ٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب ما جاء في دعاء البني ﷺ امته إلى توحيد الله تبارك و تعالى، ٦/٢٦٨٦، الرقم: ٦٩٤٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين، باب: فضل قرأة قل هو الله أحد، ١/٥٥٧، الرقم: ٨١٣، والنسائي في السنن، كتاب: الإفتتاح، باب: الفضل في قرأة قل هو الله أحد، ٢/١٧٠، الرقم: ٩٩٣، و في السنن الكبرى، ١/٣٤١، الرقم: ١٠٦٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٥٠٥، الرقم: ٢٥٣٩.

اس سے محبت کرتا ہے۔‘‘

ایک اور روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’بیشک تمہاری اس سورۃ سے محبت نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا ہے۔‘‘

٦۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه: أَنَّ رَجُلاً كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللهِ وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَ كَانَ يُضْحِکُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللَّهُمَّ الْعَنْهُ، مَا أَكْثَرَمَا يُؤْتَى بِهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَلْعَنُوهُ، فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا إِنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: فَقَالَ رَجُلٌ لَعَنَهُ اللهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَلْعَنْهُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک شخص تھا جس کا نام عبداللہ اور لقب حمار (گدھا) تھا اور جو رسول

الحديث رقم ٦: أخرجه البخاري فى الصحيح: كتاب: الحدود، باب: ما يكره من لعن شارب الخمر وإنه ليس بخارج من الملة، ٦/٢٤٨٩، الرقم: ٦٣٩٨، و عبد الرزاق فى المصنف، ٧/٣٨١، الرقم: ١٣٥٥٢، والبزار فى المسند، ١/٣٩٨، الرقم: ٢٦٩، وأبويعلى فى المسند، ١/١٦١، الرقم: ١٧٦، والبيهقي فى السنن الكبرى، ٨/٣١٢، والحسينى فى البيان، والتعريف، ٢/٢٨٨، الرقم: ١٧٥٤، و ابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/١٢٨.

اللہ ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے شراب پینے پر کوڑے لگوائے۔ ایک روز اسے آپ ﷺ کی خدمت میں (دوبارہ شراب پینے پر) لایا گیا۔ چنانچہ آپ ﷺ کے حکم پر اسے کوڑے مارے گئے تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ اس پر لعنت فرما اسے کتنی دفعہ (اس جرم میں) حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لایا گیا ہے۔ سو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت نہ کرو میں تو بس یہ جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہی ایک اور روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے کہ اسے کتنی دفعہ (اس جرم میں) حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لایا گیا ہے۔ سو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو لعنت ملامت مت کرو بیشک یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔‘‘

۷۔ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! قُلْ: لِي فِي الإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ (وَ فِي حَدِيْثِ أَبِي أُسَامَةَ: غَيْرَكَ). قَالَ: قُلْ: آمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کے متعلق مجھے کوئی ایسی بات بتا دیں کہ پھر میں آپ کے بعد (ابو اسامہ

الحديث رقم ۷: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: جامع أوصاف الإسلام، ۱/۶۵، الرقم: ۳۸، و النسائی فی السنن الکبری، سورة الأحقاف، ۶/۴۵۸، الرقم: ۱۱۴۸۹، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۴۱۳، و الدارمی فی السنن، ۲/۳۸۶، الرقم: ۲۷۱۰، و الشيبانی فی الآحاد و المثانی، ۳/۲۲۲، الرقم: ۱۵۸۴، و ابن مندة فی کتاب الإيمان، ۱/۲۸۶، الرقم: ۱۴۰، و ابن أبی عاصم فی کتاب السنة، ۱/۱۵، الرقم: ۲۱۔

سے مروی روایت میں ہے کہ آپ کے سوا) اسے کسی اور سے دریافت نہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو! میں اللہ پر ایمان لایا، پھر اس پر ڈٹ جاؤ۔‘‘

۸۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ عليه السلام يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ وَ الْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّکَ. اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَ أَهْلِي وَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ. قَالَ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ عليه السلام يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے: یا اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! اپنی محبت میرے لئے، میرے نفس، میری اولاد اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی حضرت داود علیہ السلام کا تذکرہ

الحديث رقم ۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ۷۳، ۵/ ۵۲۲، الرقم: ۳۴۹۰، و الحاكم في المستدرك، وقال: صحيح الإسناد، ۲/ ۴۷۰، الرقم: ۳۶۲۱، و الديلمى في الفردوس بماثور الخطاب، ۳/ ۲۷۱، الرقم: ۴۸۱۰، و أبو نعيم فى حلية الأولياء، ۱/ ۲۲۷، و المزي في تهذيب الكمال، ۱۴/ ۴۹۱، و النووي في تهذيب الأسماء، ۱/ ۱۸۱، و ابن رجب في جامع العلوم و الحكم، ۱/ ۳۶۳۔

کرتے اور آپ سے کوئی بات نقل کرتے تو فرماتے: وہ (اپنے دور میں) سب سے زیادہ عبادت گزار انسان تھے۔‘‘

٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهِ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَکَ، اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ، اللَّهُمَّ وَ مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ یا اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ہر اس شخص کی محبت عطا فرما جس کی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع دے یا اللہ! مجھے جو پسندیدہ چیز عطا فرمائے اسے اپنی محبت میں میری قوت و طاقت بنا اور جس پسندیدہ چیز کو مجھ سے روک رکھے تو مجھے اپنی محبوب چیزوں میں مصروف رکھ کر اس سے فارغ البال بنا دے۔‘‘

١٠۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ، وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَأَعْطَى لِلّٰهِ، وَ مَنَعَ لِلّٰهِ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الإِيْمَانَ.

الحديث رقم ٩: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ٧٤، ٥/٥٢٣، الرقم: ٣٤٩١، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٧٦، الرقم: ٢٩٥٩٢، وابن مبارك في كتاب الزهد، ١/١٤٤، الرقم: ٤٣٠، والذهبي في ميزان الإعتدال و حسّنه، ٣/٢٥٠۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه ٤/٢٢٠، حديث رقم:٤٦٨١، و الحاكم فی المستدرک، ٢/١٧٨ الرقم: ٢٦٩٤ و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٩/٤١، الرقم: ٩٠٨٣۔

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کی، اللہ تعالیٰ کے لئے عداوت رکھی، اللہ تعالیٰ کے لئے دیا اور اللہ تعالیٰ کے لئے دینے سے ہاتھ روک لیا پس اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا ہے۔‘‘

۱۱۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ قَالَ: إِنَّکَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ: فَإِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسے عمل نہیں کرسکتا؟ آپ نے فرمایا: اے ابوذر! تو ان کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے انہوں نے کہا: میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ فرمایا: اے ابوذر! تو یقیناً ان کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے۔‘‘

الحديث رقم ۱۱: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: أخبار الرجل الرجل بمحبته إليه، ٤/ ٣٣٣، الرقم: ٥١٢٦، والبزار فی المسند، ٩/ ٣٧٣، الرقم: ٣٩٥، وابن حبان فی الصحيح، ٢/ ٣١٥، الرقم: ٥٥٦، والدارمی فی المسند، ٢/ ٤١٤، الرقم: ٢٧٨٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ١٥٦، الرقم: ٢١٤١٦، ٢١٥٠١، والبخاری فی الأدب المفرد، ١/ ١٢٨، الرقم: ٣٥١، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١/ ٦٢١، الرقم: ٢٥٠٦، والحارث فی المسند (زوائد الهيثمی) ٢/ ٩٩١، الرقم: ١١٠٧، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/ ١٥، الرقم: ٤٥٩٨۔

١٢۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ ﷻ قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَحَابُّوْنَ مِنْ أَجْلِي وَ قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِيْ لِلَّذِيْنَ يَتَزَاوَرُونَ مِنْ أَجْلِي وَ قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَبَاذَلُونَ مِنْ أَجْلِي وَ قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَصَادَقُوْنَ مِنْ أَجْلِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ

وَ الْحَاكِمُ نَحْوَهُ فِي مَوْضِعَيْنِ وَ صَحَّحَهُمَا.

’’حضرت عمرو بن عبسہ ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کو ملنے کے لئے جاتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کے کام آتے ہیں اور میری محبت ان لوگوں کے لئے بھی برحق ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے صدق دل سے باتیں کرتے ہیں۔‘‘

الحديث رقم ١٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٨٦، ٥/٣٢٨، الرقم: ٢٢٨٣٥، و الحاكم في المستدرك، ٤/١٨٧، الرقم: ٧٣١٥۔ ٧٣١٦، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٤٠، الرقم: ٩٠٨٠، و في المعجم الصغير، ٢/٢٣٩، الرقم: ١٠٩٥، و في مسند الشاميين، ١/٣٧٧، الرقم: ٦٥٤، و البيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٨٥، الرقم: ٨٩٩٦، و ابن مبارك في الزهد، ١/٢٤٩، الرقم: ٧١٦، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٤/١١، الرقم: ٤٥٧٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٦، ١٠/٢٧٩۔

١٣۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا يُحِقُّ الْعَبْدُ حَقِيقَةَ الإِيْمَانِ حَتَّى يَغْضَبَ ِللهِ وَ يَرْضَى ِللهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ اسْتَحَقَّ حَقِيْقَةَ الإِيْمَانِ، وَ إِنَّ أَحِبَّائِي وَ أَوْلِيَائِي الَّذِيْنَ يُذْكَرُونَ بِذِكْرِي وَ أُذْكَرُ بِذِكْرِهِمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) ناراض اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہی (کسی سے) راضی نہ ہو (یعنی اس کی رضا کا مرکز و محور فقط ذات الٰہی ہو جائے) اور جب اس نے یہ کام کر لیا تو اس نے ایمان کی حقیقت کو پا لیا، اور بے شک میرے احباب اور اولیاء وہ لوگ ہیں کہ میرا ذکر کرنے سے وہ یاد آ جاتے ہیں اور ان کا ذکر کرنے سے میں یاد آ جاتا ہوں۔ (میرے ذکر سے ان کی یاد آ جاتی ہے اور ان کے ذکر سے میری یاد آ جاتی ہے یعنی میرا ذکر ان کا ذکر ہے اور ان کا ذکر میرا ذکر ہے)۔“

١٤۔ عَنْ عَمَرَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: وَ ذَكَرَ

الحديث رقم ١٣: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٤٣٠، الرقم: ١٥٦٣٤، و الطبرانى فى المعجم الأوسط، ١/ ٢٠٣، الرقم: ٦٥١، و ابن أبي الدنيا فى كتاب الأولياء، ١/ ١٥، الرقم: ١٩، و الديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب، ٥/ ١٥٢، الرقم: ٧٧٨٩، و المنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/ ١٤، الرقم: ٤٥٨٩، و ابن رجب فى جامع العلوم و الحكم، ١/ ٣٦٥، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/ ٥٨۔

الحديث رقم ١٤: أخرجه الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ١/ ٢٣٤، الرقم: ٨٩٦، والشيباني في الأحاد و المثاني، ١/ ٢٣٩، الرقم: ٣١١، و أبو نعيم فى حلية الأولياء، ١/ ١٧٧، و الغزالي في

سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ سَالِمًا شَدِيْدُ الْحُبِّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ أَبُوْنُعَيْمٍ وَ هَذَا لَفْظُ الشَّيْبَانِيِّ.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام سالم کا ذکر کیا اور فرمایا: بے شک سالم اللہ تعالیٰ سے ٹوٹ کر محبت کرنے والا ہے۔''

۱۵۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَى مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ مُقْبِلًا وَ عَلَيْهِ إِهَابُ كَبْشٍ قَدْ تَنطَّقَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَيْنَ أَبَوَيْنِ يَغْذُوَانِهِ بِأَطْيَبِ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ فَدَعَاهُ حُبُّ اللهِ وَ رَسُولِهِ إِلَى مَاتَرَوْنَ.

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے دیکھا کہ ایک مینڈھے کی کھال کمر کے گرد لپیٹے چلے آرہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا: اس شخص کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا دل نور سے بھر دیا ہے۔ میں نے اسے اس کے ماں باپ کے ساتھ دیکھا تھا کہ

...... احياء علوم الدين، ٤/ ٢٨٣، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/ ٣٨٣، الرقم: ١٤، و العجلوني في كشف الخفاء، ٢/ ٤٢٨، و الطبري في التاريخ، ٢/ ٥٨٠۔

الحديث رقم ١٥: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٥/ ١٦٠، الرقم: ٦١٨٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/ ١٠٨، والمنذري في الترغيب و الترهيب، ٣/ ٨١، الرقم: ٣١٦٣، والغزالی في احياء علوم الدين، ٤/ ٢٥٣، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/ ٣٩١۔

اسے عمدہ کھانا پینا دیا کرتے تھے اور اب اللہ اور رسول ﷺ کی محبت نے اس کا یہ حال کیا ہے جو دیکھتے ہو۔‘‘

١٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَسْتَقِيْمُ إِيْمَانُ عَبْدٍ حَتَّى يَسْتَقِيْمَ قَلْبُهُ، وَ لَا يَسْتَقِيْمُ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْتَقِيْمَ لِسَانُهُ، وَ لَا يَدْخُلُ (الْجَنَّةَ رَجُلٌ) لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو اور دل اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو جائے، اور کوئی بھی شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی اذیت سے محفوظ نہ ہو جائے۔‘‘

١٧۔ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِکٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه، أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: کَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا حَارِثُ! قَالَ: أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا.

الحديث رقم ١٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/١٩٨، الرقم: ١٣٠٧١، و البيهقی فی شعب الإيمان، ١/٤١، الرقم: ٨، و القضاعی فی مسند الشهاب، ٢/٦٢، الرقم: ٨٨٧، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٣/٢٤٠، الرقم: ٣٨٦٠، و ابن رجب فی جامع العلوم و الحکم، ١/٧٥، و الهيثمی فی مجمع الزوائد ووثّقه، ١/٥٣۔

الحديث رقم ١٧: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ٣/٢٦٦، الرقم: ٣٣٦٧، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٧/٣٦٢، الرقم: ١٠٥٩٠۔ ١٠٥٩١، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/١٧٠، الرقم:، ٣٠٤٢٣، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١/٥٧ وقال رواه البزار، وعبد بن حميد فی المسند، ١/١٦٥، الرقم: ٤٤٥، و ابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ١/٣٦۔

فَقَالَ: أُنْظُرْ مَا تَقُولُ، فَإِنَّ لِكُلِّ شَيءٍ حَقِيقَةٌ، فَمَا حَقِيقَةُ إِيمَانِکَ؟ فَقَالَ: عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنيَا وَأَسْهَرْتُ لِذَالِکَ لَيْلِي وَ اظْمَأَنَّ نَهَارِي، وَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي بَارِزًا (وَ فِي رِوَايَةٍ: قَالَ عَزَفَتُ نَفْسِي عَنِ الدُّنيَا و أَسْهَرْتُ لَيْلِي وَ اظْمَأْتُ نَهَارِي وَكَأَنِّي أَنْظُرُ عَرْشَ رَبِّي بَارِزاً) وَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيهَا، وَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ النَّارِ يَتَضَاغُونَ فِيهَا. قَالَ: يَا حَارِثُ! عَرَفْتَ فَالْزَمْ، ثَلاثًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَ فِي رِوَايَةٍ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه: فَقَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم: أَصَبْتَ فَالْزَمْ، مُؤمِنٌ نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْهَيْثَمِيُّ.(۱)

’’حضرت حارث بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: اے حارث! تو نے کیسے صبح کی؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے سچے مومن کی طرح (یعنی حقیقت ایمان کے ساتھ) صبح کی، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دیکھو تم کیا کہہ رہے ہو یقیناً ہر ایک شے کی کوئی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے، سو تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ عرض کیا: میرا نفس دنیا سے بے رغبت ہوگیا ہے اور اسی وجہ سے اپنی راتوں میں بیدار اور دن میں پیاسا رہتا ہوں اور حالت یہ ہے گویا میں اپنے رب کے عرش کو سامنے ظاہر دیکھ رہا ہوں اور اہل جنت کو

(١) أخرجه إبن أبى شيبة فى المصنف، ٦/١٧٠، الرقم: ٣٠٤٢٥، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٧/٣٦٣، الرقم: ١٠٥٩٢، وفى كتاب الزهد الكبير، ٢/٣٥٥، الرقم: ٩٧٣، و عبد الله بن المبارك فى كتاب الزهد، ١/١٠٦، الرقم: ٣١٤، و قال ابن المبارك أخرجه البزار، الرقم: ٣٢، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/٥٧، و قال الهيثمى رواه البزار۔

ایک دوسرے سے ملتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور دوزخیوں کو تکلیف سے چلاتے دیکھ رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حارث! تو نے (حقیقتِ ایمان کو) پہچان لیا، اب (اس سے) چمٹ جا۔ یہ کلمہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔''

''اور یہی روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے اضافے کے ساتھ مروی ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے حقیقتِ ایمان کو پالیا، پس اس حالت کو قائم رکھنا، تو مومن ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نور سے بھر دیا ہے۔''

١٨۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِي عَنِ الإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلإِسْلَامُ أَنْ

الحديث رقم ١٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: سُؤَالِ جِبْرِيْلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الإِيْمان وَ الإِسْلَامِ وَ الإِحْسَانِ وَ عِلْمِ السَّاعَةِ، ١/ ٢٧، الرقم: ٥٠، و فی كتاب: التفسير /لقمان، باب: إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ /٣٤، ٤/ ١٧٩٣، الرقم: ٤٤٩٩، و مسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: بيان الإيمان والإسلام والإحسان، ١/ ٣٦، الرقم: ٨-٩، و الترمذی فی السنن، كتاب: الإيمان عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی وصف جبريل للنبي ﷺ الإيمان والإسلام، ٥/ ٦، الرقم: ٢٦٠١، وأبو داود فی السنن، كتاب: السنة، باب: فی القدر، ٤/ ٢٢٢، الرقم: ٤٦٩٥، والنسائی فی السنن، كتاب: الإيمان وشرائعه، باب: نعت الإسلام، ٨/ ٩٧، الرقم: ٤٩٩٠، وابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: في الإيمان، ١/ ٢٤، الرقم: ٦٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٥١، الرقم: ٣٦٧، وابن خزيمة فی الصحيح، ٤/ ١٢٧، الرقم: ٢٥٠٤، وابن حبان فی الصحيح، ١/ ٣٨٩، الرقم: ١٦٨۔

تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَتُقِيمَ الصَّلاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَ تَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلاً. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ! قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِيْمَانِ. قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَ الْيَوْمِ الآخِرِ، وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِحْسَانِ. قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ ......الحديث.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اچانک ایک شخص ہماری محفل میں آیا، اس کے کپڑے نہایت سفید، بال گہرے سیاہ تھے، اس پر سفر کے کچھ اثرات نمایاں نہ تھے اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا۔ بالآخر وہ شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کے گھٹنے سے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا اور اس نے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لیے اور عرض کیا: اے محمد! مجھے بتائیں: اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد (ﷺ) اس کے رسول ہیں اور تو نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے اور استطاعت رکھنے پر بیت اللہ کا حج کرے۔ اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق بھی کرتا ہے۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر، فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھے۔ بولا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے عرض کیا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ عزوجل کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہ دیکھ سکے تو یہ جان لے کہ یقیناً وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔‘‘

١٩۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه: أَوْصَانِي خَلِيْلِي صلى الله عليه وآله وسلم أَنْ أَخْشَى اللهَ كَأَنِّي أَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ أَكُنْ أَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَانِي. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت ابوذر (غفاری) رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں خشیتِ الٰہی میں ایسا ہو جاؤں گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں، پس اگر میں اسے نہیں دیکھ سکتا تو وہ تو یقیناً مجھے دیکھ ہی رہا ہے۔''

٢٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلإِحْسَانُ أَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. رَوَاهُ الرَّبِيْعُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ کے لئے اس طرح عمل کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، پھر اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا تو یقیناً وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے۔''

٢١۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: كُنْ كَأَنَّكَ تَرَى اللهَ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اے بندۂ خدا!) اس طرح ہو جا گویا تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے، اگر اُسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تو یقیناً تجھے دیکھ رہا ہے۔''

الحديث رقم ١٩: أخرجه أبو نعيم فی كتاب الأربعين: ٣٩، الرقم: ١٢، و ابن رجب فی جامع العلوم و الحكم، ١/١٢٦۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه ابن الربيع فی المسند، ١/٤٢، الرقم: ٥٦، و ابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١/٣٦۔

الحديث رقم ٢١: أخرجه أبو نعيم فی كتاب الأربعين، ٤٠، الرقم: ١٣، و فی حلية الأولياء، ٨/٢٠٢، و الديلمی فی الفردوس بما ثور الخطاب، ٣/٢٧٤، الرقم: ٤٨٤٣، و ابن رجب فی جامع العلوم و الحكم، ١/٣٦۔

فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالنِّيَّاتِ

﴿اَعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہونے کا بیان﴾

٢٢۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَ لِكُلِّ امْرِىءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهِ، وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

الحديث رقم ٢٢: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ما جاءَ أَنَّ الأعمال بِالنِيّةِ والحِسْبَةِ وَ لِكُلِّ امْرِىءٍ مَانَوَى، ١/ ٣٠، الرقم: ٥٤، وفي كتاب: العتق، باب: الخطا والنسيان في العتاقة والطلاق و نحوه ولا عتاقه إلا لوجه الله، ٢/ ٨٩٤، الرقم: ٢٣٩٢، وفى كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ٣/ ١٤١٦، الرقم: ٣٦٨٥، وفى كتاب: الأيمان والنذور، باب: النية فى الأيمان، ٦/ ٢٤٦١، الرقم: ٦٣١١، وفى كتاب: الحيل، باب: فى ترك الحيل وأن لكل امرىء مانوى في الأيمان وغيرها، ٦/ ٢٥٥١، الرقم: ٦٥٥٣، وفى كتاب: بدء الوحي، باب: كيف كان بدء الوحي، ١/ ٣، الرقم: ١، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: قوله إنما الأعمال بالنية وأنه يدخل فيه الغزو وغيره من الأعمال، ٣/ ١٥١٥، الرقم: ١٩٠٧، والترمذى فى السنن، كتاب: فضائل الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا، ٤/ ١٧٩، الرقم: ١٦٤٧، وأبو داود فى السنن، كتاب: الطلاق، باب: فيما عني به الطلاق والنيات، ٢/ ٢٦٢، الرقم: ٢٢٠١، والنسائى فى السنن، كتاب: الأيمان والنذور، باب: النية في اليمين، ٧/ ١٣، الرقم: ٣٧٩٤، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: النية، ٢/ ١٤١٣، الرقم: ٤٢٢٧۔

''حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، پس جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے لئے شمار ہوگی، اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوئی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔''

٢٣۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَ لٰكِنْ جِهَادٌ وَ نِيَّةٌ، وَ إِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فتح (مکہ) کے بعد (مکہ سے) ہجرت نہیں، ہاں جہاد اور نیت باقی ہے۔ جب تمہیں جہاد کی طرف بلایا جائے تو فوراً نکل پڑو۔''

الحديث رقم ٢٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الجهاد و السير، باب: فضل الجهاد و السِّيَر، ٣/١٠٢٥، الرقم: ٢٦٣١، و فى باب: وجُوبِ النَّفِيْرِ، ما يجِبُ مِنَ الجهَادِ وَ النِّيَّةِ، ٤/١٠٤٠، الرقم: ٢٦٧٠، و فى باب: لا هِجْرَةَ بَعْدَ الفتح، ٣/١١٢٠، الرقم: ٢٩١٢، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: المبايعة بعد فتح مكة على الإسلام و الجهاد و الخير، و بيان معنى لا هجرة بعد الفتح، ٣/١٤٨٨، الرقم: ١٨٦٣۔ ١٨٦٤، و الترمذى فى السنن، كتاب: السِّير عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى الهجرة، ٤/١٤٨، الرقم: ١٥٩٠، وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، و ابن جارود فى المنتقى، ١/٢٥٧، الرقم: ١٠٣٠، و ابن حبان فى الصحيح، ١٠/٤٥٢، الرقم: ٤٥٩٢، و الدارمى فى السنن، ٢/٣١٢، الرقم: ٢٥١٢، و ابن أبى شيبة فى المصنف، ٧/٤٠٨، الرقم: ٣٦٩٣٢، و أحمد بن حنبل فى المسند، ١/٢٢٦، الرقم: ١٩٩١، ٣٣٣٥، و أبو يعلى فى المسند، ٨/٣٦٢، الرقم: ٤٩٥٢، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ١٠/٣٣٩، الرقم: ١٠٨٤٤۔

٢٤ـ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِيِّ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ حَرِيْصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو بکرہ نفیع بن حارث ثقفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ملیں (آپس میں لڑیں) تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قاتل کے متعلق تو درست (ہے) لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا: کیوں کہ وہ بھی اپنے حریف کو قتل کرنے کا تمنائی تھا۔''

٢٥ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَخْرٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ، وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ

الحديث رقم ٢٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: وَإِنْ طائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا [الحجرات: (٩)]، فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ، ١ / ٢٠، الرقم: ٣١، و فى كتاب: الديات، باب: قولِ الله تعالى: وَمَنْ أَحْيَاهَا [المائدة: ٣٢]، ٦ / ٢٥٢٠، الرقم: ٦٤٨١، و فى كتاب: الفتن، باب: إذا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، ٤ / ٢٢١٤، الرقم: ٦٦٧٢، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: إذا تواجه المسلمان بِسَيْفَيْهِمَا، ٤ / ٢٢١٤، الرقم: ٢٨٨٨، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الفتن، باب: إذا التقى المسلمان بِسَيْفَيْهِمَا، ٢ / ١٣١١، الرقم: ٣٩٦٣ـ ٣٩٦٤، و البزار فى المسند، ٩ / ١٠٤، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٣ / ٣١٩، الرقم: ٤٢٥١، و ابن رجب فى جامع العلوم و الحكم، ١ / ٣٥٤، والكنانى فى مصباح الزجاجة، ٤ / ١٧٤، الرقم: ١٤٠٢ـ

الحديث رقم ٢٥: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: تحريم ظلم المسلم و خذله و إحتقاره ودمه و عرضه و ماله، ←

إِلَى قُلُوْبِكُمْ. وَ فِي رِوَايَةٍ بِلَفْظٍ: إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نہ تمہارے جسموں کو دیکھتا ہے اور نہ ہی تمہاری صورتوں کو، بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) ’’بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے اَموال کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اَعمال کو دیکھتا ہے۔‘‘

٢٦۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ، وَ عَمَلُ الْمُنَافِقِ خَيْرٌ مِنْ نِيَّتِهِ، وَ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى نِيَّتِهِ، فَإِذَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ عَمَلًا نَارَ فِي قَلْبِهِ نُوْرٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَ رِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

...... ٤/١٩٨٦، الرقم: ٢٥٦٤، وابن ماجة فی السنن، كتاب: الزهد، باب: القناعة، ٢/١٣٨٨، الرقم: ٤١٤٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٢٨٤، الرقم: ٧٨١٤، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٧/٥٠٨، الرقم: ١١١٥١، والديلمی فی الفردوس بماثور الخطاب، ١/١٦٦، الرقم: ٦١٤، وابن المبارك فی كتاب الزهد، ١/٥٤٠، الرقم: ١٥٤٤۔

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ٦/١٨٥، الرقم: ٥٩٤٢، والديلمی فی الفردوس بماثور الخطاب، ٤/٢٨٥، الرقم: ٦٨٤٢، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١/٦١ وقال رجاله موثّقون، و الربيع عن عبدالله بن عباس رضي الله عنهما فی المسند، ١/٢٣، الرقم: ١، والقضاعی فی مسند الشهاب، ١/١١٩، الرقم: ١٤٨، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٥/٣٤٣، الرقم: ٦٨٦٠۔

’’حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے اور ہر ایک اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔ پس جب مومن کوئی عمل کرتا ہے تو اس کے دل میں نور پھوٹ پڑتا ہے۔‘‘

فَصلٌ فِي الزُّهدِ فِي الدُّنيَا

﴿دنیا سے بے رغبتی کا بیان﴾

۲۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: الدُّنيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَاحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔''

۲۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلأْ صَدْرَكَ غِنًى وَ أَسُدَّ فَقْرَكَ وَ

الحديث رقم ۲۷: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الزهد و الرقائق، ٤/۲۲۷۲، الرقم: ۲۹۵٦، والترمذی فی السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ما جاء أن الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر، ٤/٥٦۲، الرقم:۲۳۲٤، وابن ماجة فی السنن، كتاب: الزهد، باب: مثل الدنيا، ۲/۱۳۷۸، الرقم: ٤۱۱۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۳۲۳، الرقم: ۸۲۷۲، وابن حبان فی الصحيح، ۲/٤٦۲، الرقم: ٦۸۷، والحاكم عن سلمان رضی الله عنه، فی المستدرك، ۳/٦۹۹، الرقم: ٦٥٤٥، وقال الحاكم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، والبزار عن سلمان رضی الله عنه فی المسند، ٦/٤٦۱، الرقم: ۲٤۹۸۔

الحديث رقم ۲۸: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: (۳۰)، ٤/٦٤۲، الرقم: ۲٤٦٦، و ابن ماجة فی السنن، كتاب: الزهد، باب: الهم بالدنيا، ←

إِلَّا تَفْعَلْ مَـلَأَتُ يَدَيْكَ شُغْلاً وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَ قَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ تو ہو میں تمہارا سینہ بے نیازی سے بھر دوں گا اور تیرا فقر و فاقہ ختم کر دوں گا؛ اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے ہاتھ کام کاج سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی ختم نہیں کروں گا۔''

٢٩۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ، تَغْدُو خِمَاصًا وَ تَرُوحُ بِطَانًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

.... ٢/ ١٣٧٦، الرقم: ٤١٠٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٣٥٨، الرقم: ٨٦٨١، وابن حبان عن أبى هريرة رضی الله عنه فى الصحيح، ٢/ ١١٩، الرقم: ٣٩٣، والحاكم فى المستدرك، ٢/ ٤٨١، الرقم: ٣٦٥٧، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٠/ ٢١٦، الرقم: ٥٠٠، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٧/ ٢٨٨، الرقم: ١٠٣٣٩، والديلمى عن أبى هريرة رضی الله عنه فى الفردوس بماثور الخطاب، ٥/ ٢٣٢، الرقم: ٨٠٤٥۔

الحديث رقم ٢٩: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: فى التَّوَكُّلِ عَلَى اللّٰهِ، ٤/ ٥٧٣، الرقم: ٢٣٤٤، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: التوكل و اليقين، ٢/ ١٣٩٤، و الحاكم فى المستدرك، ٤/ ٣٥٤، الرقم: ٧٨٩٤، و البزار فى المسند، ١/ ٤٧٦، الرقم: ٣٤٠، و أحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٣٠، ←

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح بھروسہ کرتے جیسا بھروسہ کرنے کا حق ہے، تو تمہیں اس طرح رزق دیا جاتا جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔''

٣٠۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ: أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللهُ وَ أَحَبَّنِيَ النَّاسُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّکَ اللهُ، وَازْهَدْ فِيْمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّکَ النَّاسُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

...... الرقم: ٢٠٥، ٣٧٠، و أبو يعلى فى المسند، ١/٢١٢، الرقم: ٢٤٧، و البيهقى فى شعب الإيمان، ٢/٦٦، الرقم: ١١٨٢، و الطيالسى فى المسند، ١/١١، الرقم: ٥١، ١٣٩، و عبد بن حميد فى المسند، ١/٣٢، الرقم: ١٠، و القضاعى فى مسند الشهاب، ٢/٣١٠، الرقم: ١٤٤٤، و المقدسى فى الأحاديث المختارة، ١/٣٣٣، الرقم: ٢٢٧، و ابن رجب فى جامع العلوم و الحكم، ١/٤٣٤، و الهيثمى فى موارد الظمآن، ١/٦٣٢، الرقم: ٢٥٤٨۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: الزهد فى الدنيا، ٢/١٣٧٣، الرقم: ٤١٠٢، والحاكم فى المستدرك، ٤/٣٤٨، الرقم: ٧٨٧٣، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٦/١٩٣، الرقم: ٥٩٧٢ و البيهقى فى شعب الإيمان، ٧/ ٣٤٤، الرقم: ١٠٥٢٢، و الصيداوى فى معجم الشيوخ، ١/٣١٢، الرقم: ٢٨٢، و القضاعى فى مسند الشهاب، ١/٣٧٣، الرقم: ٦٤٣، و الديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب، ١/٤٣١، الرقم: ١٧٥٨، و ابن عبدالبر فى التمهيد، ٩/٢٠١۔

''حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جا، لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔''

٣١۔ عَنْ أَبِي خَلَّادٍ رضی الله عنه (وَ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُعْطِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَ قِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنهُ، فَإِنَّهُ يُلْقِى الْحِكْمَةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة.

''حضرت ابو خلاد رضی اللہ عنہ (جو صحابہ کرام میں سے ہیں) روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ کسی شخص کو دنیا میں زہد اور کم گوئی عطا کر دی گئی ہے تو اس کا قرب حاصل کرو کیونکہ اس کو حکمت عطا کر دی جاتی ہے۔''

٣٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا

الحديث رقم ٣١: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: الزهد فى الدنيا، ٢/١٣٧٣، الرقم: ٤١٠١، و البيهقى عن أبى هريرة رضی الله عنه فى شعب الإيمان، ٤/٢٥٤، الرقم: ٤٩٨٥، ١٠٥٣٤، و أبو يعلى فى المسند، ١٢/١٧٥، الرقم: ٦٨٠٣، و الشيبانى فى الآحاد و المثانى، ٤/٤٩٩، الرقم: ٢٤٤٨، و الكنانى فى مصباح الزجاجة، ٤/٢٠٩، الرقم: ١٤٥٨

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٦/١٧٧، الرقم: ٦١٢٠، و القضاعى فى مسند الشهاب، ١/١٨٨، الرقم: ٢٧٨، و البيهقى فى شعب الإيمان، ٧/٣٤٧، الرقم: ١٠٥٣٦، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/٢٨٦، و الديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب، ٢/٢٩٩، الرقم: ٣٣٦٤، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٤/٧٥، الرقم: ٤٨٥٧، و ابن رجب فى جامع العلوم و الحكم، ١/٢٩٧۔

يُرِيحُ الْقَلْبَ وَ الْجَسَدَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيَّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

وَ أَخْرَجَهُ الْقُضَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه وَزَادَ: وَالرَّغْبَةُ فِي الدُّنْيَا تُكْثِرُ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ وَ الْبِطَالَةُ تُقْسِي الْقَلْبَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی دل اور جسم (دونوں) کو سکون بخشتی ہے۔''

''اور قضاعی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: دنیا سے محبت غم وحزن میں اضافہ کرتی ہے اور فحش کلامی دل کو سخت کر دیتی ہے۔''

۳۳۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنِ انْقَطَعَ إِلَى اللهِ عزوجل كَفَاهُ اللهُ كُلَّ مَؤُوْنَةٍ وَ رَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَ مَنِ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَّلَهُ اللهُ إِلَيْهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (دنیا سے) کٹ کر اللہ عزوجل کی طرف ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت پوری کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہ ہو اور جو شخص (اللہ تعالیٰ سے) کٹ کر دنیا کی طرف ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اسی (دنیا) کے سپرد کر دیتا ہے۔''

الحديث رقم ۳۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳/ ۳٤٦، الرقم: ۳۳٥۹، و في المعجم الصغير، ۱/ ۲۰۱، الرقم: ۳۲۱، و البيهقي في شعب الإيمان، ۲/ ۲۸، الرقم: ۱۰۷٦، ۱۳٥۱، و القضاعي في مسند الشهاب، ۱/ ۲۹۸، الرقم: ٤۹۳، والمنذري في الترغيب و الترهيب، ۲/ ۳٤۱، الرقم: ۲٦٤۲، و قال المنذري: رواه أبو الشيخ في كتاب الثواب، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۳۰۳، و القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۱۸/ ۱٦۱، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/ ۳۸۱۔

٣٤۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ: مَا تَزَيَّنَ الأَبْرَارُ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا. رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِإِسْنَادِهِ.

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: نیک لوگ دنیا سے بے رغبتی کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ خوبصورت نہیں لگتے۔''

٣٥۔ رَوَى أَبُوْحَنِيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَعْقَلُ النَّاسِ أَتْرَكُهُمْ لِلدُّنْيَا. أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو دنیا (کی محبت) کو سب سے زیادہ چھوڑنے والا ہو۔''

الحديث رقم ٣٤: أخرجه أبو يعلى فى المسند، ٣/١٩١، الرقم: ١٦١٧، و الديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب، ٤/١٠٥، الرقم: ٦٣٣٢، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٤/٧٦، الرقم: ٤٨٦٠، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/٢٨٦۔

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الخوارزمى فى جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ١/١٩٩۔

فَصْلٌ فِي الصِّدْقِ وَالإِخْـلَاصِ

﴿ سچائی اور اخلاص کا بیان ﴾

٣٦۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی الله عنه: عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَ إِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٣٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأدب، باب: قول اللهتعالىٰ: يَأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِيْنَ: [التوبة: ١١٩] وَمَا يُنْهى عَنِ الكَذِبِ، ٥/٢٢٦١، الرقم: ٥٧٤٣، ومسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: قبح الكذب وحسن الصدق و فضله، ٤/٢٠١٢، الرقم: ٢٦٠٧، والترمذی فی السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ما جاء فی الصدق والكَذِبِ، ٤/٣٤٧، الرقم ١٩٧١، وأبو داود فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فی التشديد فی الكذب، ٤/٢٩٧، الرقم: ٤٩٨٩، وابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: اجتناب البدع والجدل، ١/١٨، الرقم: ٤٦، ومالك فی الموطأ، ٢/٩٨٩، الرقم: ١٧٩٢، والدارمی فی السنن، ٢/٣٨٨، الرقم: ٢٧١٥، وابن حبان فی الصحيح، ١/٥٠٨، الرقم: ٢٧٤، والبيهقی فی السنن الكبریٰ، ١٠/١٩٥، ٢٤٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/٣٨٤، الرقم: ٣٦٣٨، ٤١٠٨، وأبو يعلی فی المسند، ٩/٧١، الرقم: ٥١٣٨، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ٩/٩٧، الرقم: ٨٥٢٢، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٤/١٩٩، الرقم: ٤٧٨٤۔ ٤٧٨٧، ٤٧٨٨، و المنذری فی الترغيب والترهيب، ٣/٣٦٥، الرقم: ٤٤٤٣۔

’’حضرت (عبد اللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سچ (ہمیشہ) نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق (سچا) بن جاتا ہے اور جھوٹ بدی کا راستہ دکھاتا ہے اور بدی دوزخ میں لے جاتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔‘‘

۳۷۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَأَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ سے صدقِ دل کے ساتھ شہادت (کی موت) طلب کی تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کا مقام عطا فرمائے گا خواہ اسے بستر پر ہی موت (کیوں نہ) آئی ہو۔‘‘

الحديث رقم ۳۷: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: استحباب طلب الشهادة فی سبيل الله تعالی، ۳/ ۱۵۱۷، الرقم: ۱۹۰۸۔ ۱۹۰۹، وأبوداود فی السنن، كتاب: الوتر، باب: فی الإستغفار، ۲/ ۸۵، الرقم: ۲، والنسائی فی السنن، كتاب: الجهاد، باب: مسألة الشهادة، ٦/ ۳٦، الرقم: ۳۱٦۲، وابن ماجة فی السنن، كتاب: الجهاد، باب: القتال فی سبيل الله سبحانه وتعالی، ۲/ ۹۳۵، الرقم: ۲۷۹۷، وابن حبان فی الصحيح، ۷/ ٤٦۵، الرقم: ۳۱۹۲، والحاكم فی المستدرك، ۲/ ۸۷، الرقم: ۲٤۱۲، وقال الحاكم: هذا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. والبيهقی فی السنن الكبری، ۹/ ۱٦۹، وأبو عوانة فی المسند، ٤/ ٤۹۰، الرقم: ۷٤٤٦، والنسائی فی السنن، الكبری، ۳/ ۲۵، الرقم: ٤۳۷۰، وأبو المحاسن فی معتصر المختصر، ۱/ ۲۰۵، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۲/ ۱۷۷، الرقم: ۲۰۰۵۔

٣٨۔ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: دَعْ مَا يُرِيْبُکَ إِلَى مَا لَا يُرِيْبُکَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طَمَأْنِيْنَةٌ، وَالْكِذْبَ رِيْبَةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو محمد حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد (آج بھی) یاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شک و شبہ والی چیز چھوڑ کر شک سے پاک چیز کو اختیار کرو، بیشک سچ سکون اور جھوٹ شک و شبہ ہے۔‘‘

الحديث رقم ٣٨: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: (٦٠)، ٤ / ٦٦٨، الرقم: ٢٥١٨، والنسائى فى السنن، كتاب: الأشربة، باب: الحث على ترك الشبهات، ٨ / ٣٢٧، الرقم: ٥٧١١، وابن خزيمة فى الصحيح، ٤ / ٥٩، الرقم: ٢٣٤٨، و ابن حبان فى الصحيح، ٢ / ٤٩٨، الرقم: ٧٢٢، والحاكم فى المستدرك، ٢ / ١٥، الرقم: ٢١٦٩، وقال الحاكم: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ۔ والدارمى فى السنن، ٢ / ٣١٩، الرقم: ٢٥٣٢، وعبدالرزاق فى المصنف، ٣ / ١١٧، الرقم: ٤٩٨٤، والبزار فى المسند، ٤ / ١٧٥، الرقم: ١٣٣٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٢٠٠، الرقم: (١٧٢٣، ١٢٥٧٢)، وأبو يعلى فى المسند، ١٢ / ١٣٢، الرقم: ٢٧٦٢، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٣ / ٧٦، الرقم: ٢٧١١، والبيهقي فى السنن الكبرى، ٥ / ٣٣٥، الرقم: ١٠٦٠١، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٣ / ٤٧٤، الرقم: ٣٦، والطيالسى فى المسند، ١ / ١٦٣، الرقم: ١١٧٨، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢ / ٣٥١، الرقم: ٢٦٨٦، والهيثمى فى موارد الظمآن، ١ / ١٣٧، الرقم: ٥١٢۔

٣٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا عَمَلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: الصِّدْقُ إِذَا صَدَقَ الْعَبْدُ بَرَّ، وَ إِذَا بَرَّ أَمِنَ، وَإِذَا أَمِنَ دَخَلَ الْجَنَّةَ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا عَمَلُ النَّارِ؟ قَالَ: الْكَذِبُ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ فَجَرَ، وَإِذَا فَجَرَ كَفَرَ، وَإِذَا كَفَرَ دَخَلَ يَعْنِي النَّارَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! جنت (میں لے جانے) والا عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سچ بولنا۔ جب آدمی سچ بولتا ہے تو وہ نیکی کرتا ہے اور جب وہ نیکی کرتا ہے تو گناہ سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جب وہ محفوظ ہوجاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دوزخ (میں لے جانے) والا عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جھوٹ۔ جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو وہ برائی کرتا ہے اور جب برائی کرتا ہے تو وہ کفر کرتا ہے اور جب کفر کرتا ہے تو دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔''

٤٠۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: حِيْنَ بَعَثَهُ إِلَى

الحديث رقم ٣٩: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/١٧٦، الرقم: ٦٦٤١، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٣/٣٦٦، الرقم: ٤٤٤٦، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١/٩٢، ١٤٢۔

الحديث رقم ٤٠: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤/٣٤١، الرقم: ٧٨٤٤، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٥/٣٤٢، الرقم: ٦٨٥٩، والمنذرى فى الترغيب و الترهيب، ١/٢٢، و الديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب،١/٤٣٥، الرقم: ١٧٧٢، والحسينى فى البيان و التعريف ١٠/٣٩، الرقم: ٧٩۔

الْيَمَنِ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَوْصِنِي. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَخْلِصْ دِيْنَکَ، يَکْفِکَ الْعَمَلُ الْقَلِيْلُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْحَاکِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَ قَالَ الْحَاکِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن کی طرف بھیجا گیا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے خصوصی نصیحت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دین میں اخلاص پیدا کر، تجھے تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔‘‘

٤١۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ، مَلْعُونٌ مَا فِيْهَا إِلَّا مَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُ اللهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

’’حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ (بھی) ملعون ہے، سوائے اس عمل کے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کی جائے۔‘‘

٤٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ فَارَقَ

الحديث رقم ٤١: أخرجه الطبراني فی مسند الشاميين، ١/٣٥٣، الرقم: ٦١٢، و البيهقي فی شعب الإيمان، ٧/٣٨١، الرقم: ١٠٤٤١، وابن رجب فی جامع العلوم والحکم، ١/٢٩٨، والمنذری فی الترغيب و الترهيب، ١/٢٤، الرقم: ١٠، و أحمد بن حنبل فی کتاب: الزهد، ١/٦٢، الرقم: ١٢٧، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/٢٢ و وثّقه، و الحکيم الترمذي فی نوادر الأصول، ١/٢٥٥۔

الحديث رقم ٤٢: أخرجه إبن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فی الإيمان، ١/٢٧، الرقم: ٧٠، و الحاکم فی المستدرک، ٢/٣٦٢، الرقم: ٣٢٧٧، ←

الدُّنيَا عَلَى الإِخْلاصِ ِللهِ وَحْدَهُ وَعِبَادَتِهِ لَا شَرِيْکَ لَهُ وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءِ الزَّکَاةِ مَاتَ وَاللهُ عَنْهُ رَاضٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

وَ قَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ وحدہ لا شری کے لئے کامل اخلاص پر اور بلا شرک اس کی عبادت پر اور نماز قائم کرنے پر، زکوٰۃ دینے پر ہمیشہ عمل پیرا ہو کر دنیا سے رخصت ہو گا اس کی موت اس حال میں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو گا۔‘‘

...... والبيهقی فی شعب الإيمان، ٥/٣٤١، الرقم: ٦٨٥٦، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٦/١٢٦، الرقم: ٢١٢٢، وهبة الله فی إعتقاد أهل السنة، ٤/٨٣٥، الرقم: ١٥٤٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ١/٢٢، الرقم: ١، والحارث فی المسند (زوائد الهيثمی)، ١/١٥٢، الرقم: ٧۔

فَصُلٌ فِي أَجُرِ الُحُبِّ فِي اللهِ تَعَالَى

﴿اللہ عزوجل کے لئے محبت کرنے کے ثواب کا بیان﴾

٤٣۔ عَنُ عَبُدِ اللهِ ابُنِ مَسُعُوُدٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَی رَسُوُلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيُفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوُمًا وَلَمُ يَلُحَقُ بِهِمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الُمَرُءُ مَعَ مَنُ أَحَبَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن (ان جیسے اعمال کر کے) ان سے ملا

الحديث رقم ٤٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأدب، باب: عَلَامَةِ الُحُبِّ فِي اللّٰهِ ﷻ، ٥/٢٢٨٣، الرقم: ٥٨١٧، ٥٨١٨، ومسلم فى الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: المرء مع من أحب، ٤/٢٠٣٤، الرقم: ٢٦٤٠، والترمذى فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء أن المرءَ مَعَ مَن أحبَّ، ٤/٥٩٦، الرقم: ٢٣٨٧، وَقَالَ أَبُو عِيُسَى: هَذَا حَدِيُثٌ صَحِيُحٌ۔ والنسائى فى السنن الكبرى، ٦/٣٤٤، الرقم: ١١٧٨، وابن حبان فى الصحيح، ٢/٣١٦، الرقم: ٥٥٧، والبزار فى المسند، ٨/٣٢، الرقم: ٣٠١٤، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٤/٤٢، الرقم: ٣٥٦٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٢٣٩، ٣٩٥، ٣٩٨، ٤٠٥، وأبو يعلى فى المسند، ٩/١٠٠، الرقم: ٥١٦٦، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١/٣٨٧، الرقم: ٤٩٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/١٥، الرقم: ٤٥٩٧،والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٨/٣٦، الرقم: ٢٩، والهيثمى فى موارد الظمآن، ١/٦٢١، الرقم: ٢٥٠٧۔

نہیں ہے؟ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔‘‘

٤٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ يَومَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي؟ اَلْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میری عظمت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے آج کہاں ہیں؟ میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں کیونکہ آج میرے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہے۔‘‘

٤٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى. فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكاً. فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟

الحديث رقم ٤٤: أخرجه مسلم فی صحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فی فضل الحب فی الله، ٤/١٩٨٨، الرقم: ٢٥٦٦، وابن حبان فی الصحيح، ٢/٣٣٤، الحديث، رقم: ٥٧٤، والدارمی فی السنن، ٢/٤٠٣، الرقم: ٢٧٥٧، والبيهقی فی السنن الكبری، ١٠/٢٣٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٢٣٧، الرقم: ٧٢٣، ٨٤٣٦، ٨٨١٨، ١٠٧٩٠، ١٠٩٢٣۔

الحديث رقم ٤٥: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فی فضل الحب فی الله، ٤/١٩٨٨، الرقم: ٦٥٦٧، وابن حبان فی الصحيح، ٢/٣٣١، ٣٣٧، الرقم: ٥٧٢، ٥٧٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٤٠٨، الرقم: ٩٢٨٠، ٩٩٥٩، ١٠٦٠٨، وأبويعلی فی المعجم، ١/٢١١، الرقم: ٢٥٤، والبيهقی فی شعب الإيمان، ٦/٤٨٨، ←

قَالَ: أُرِيْدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَکَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا. غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ ﷻ. قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْکَ بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّکَ کَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے ایک دوسری بستی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ کو بھیج دیا، جب اس شخص کا اس کے پاس سے گزر ہوا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے۔ فرشتہ نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جس کی تکمیل مقصود ہے؟ اس نے کہا: اس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ہے، تب اس فرشتہ نے کہا کہ میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تم اس شخص سے محض اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔‘‘

٤٦۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ هَذَا لَفْظُهُ وَ أَحْمَدُ بِطُوْلِهِ وَ

.... وابن المبارك فی الزهد، ١/٢٤٧، الرقم: ٧١٠، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/١٠، الرقم: ٤٥٧٣، والذهبی فی سير أعلام النبلاء، ٧/٤٥٤، وخطيب البغدادی فی تاريخ البغداد، ٣/٤٠٠، الرقم: ١٥٢٧، ٥٧٥١، ٦٨٢٧، ٧٣٧٦۔

الحديث رقم ٤٦: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: السنة، باب: مجانبة أهل الأهواء و بغضهم، ٤/١٩٨، الرقم: ٤٥٩٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٥/١٤٦، الرقم: ٢١٣٤١، والبزار فی المسند، ٩/٤٦١، الرقم: ٤٠٧٦، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٤/١٤، الرقم: ٤٥٩٣، والديلمی فی الفردوس بماثور الخطاب، ١/٣٥٥، الرقم: ١٤٢٩۔

قَالَ فِيهِ: إِنَّ أَحَبَّ الأَعْمَالِ. وَالْبَزَّارُ وَ لَفْظُهُ: أَفْضَلُ الْعِلْمِ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اللہ عزوجل کے نزدیک) اعمال میں سب سے افضل عمل اللہ عزوجل کے لئے محبت رکھنا اور اللہ عزوجل ہی کے لئے دشمنی رکھنا ہے۔''

٤٧۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ: قَالَ اللهُ تَعَالَى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ.

رَوَاهُ مَالِكٌ بِإِسْنَادِهِ الصَّحِيحِ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری محبت واجب ہوگئی میری خاطر محبت کرنے والوں، میری خاطر مجلسیں قائم کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری خاطر خرچ کرنے والوں کے لئے۔''

٤٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَوْأَنَّ عَبْدَيْنِ

الحديث رقم ٤٧: أخرجه مالك في الموطأ، ٢/٩٥٣، الرقم: ١٧١، وإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ، وَ صَحَّحَهُ ابن حبان في الصحيح، ٢/٣٣٥، الرقم: ٥٧٥، والحاكم في المستدرك، ٤/١٨٦، الرقم: ٧٣١٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٣٣، وَ صَحَّحَهُ، وَ وَافَقَهُ الذهبي، وقال ابن عبدالبر: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

الحديث رقم ٤٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٩٢، الرقم: ٩٠٢٢۔

تَحَابَّا لِلّٰهِ ﷻ، وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرٌ فِي الْمَغْرِبِ، لَجَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ: هَذَا الَّذِي كُنْتَ تُحِبُّهُ فِيَّ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو بندے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں اور ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں (بھی) ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز انہیں ضرور ملا دے گا اور فرمائے گا: یہ ہے وہ (شخص) جس سے تو میری خاطر محبت کیا کرتا تھا۔‘‘

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللهِ تَعَالَى

﴿اللہ عزوجل کے بارے میں حُسنِ ظن رکھنے کا بیان﴾

٤٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَ أَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔''

٥٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَ أَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ

الحديث رقم ٤٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُبَدِّلُوْا كَلَامَ اللهِ، ٦/ ٢٧٢٥، الرقم: ٧٠٦٦، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والإستغفار، باب: فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى، ٤/ ٢٠٦٧، الرقم: ٢٦٧٥، والترمذى فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فى حسن الظن بالله، ٤/ ٥٩٦، الرقم: ٢٣٨٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٤٤٥، الرقم: ٩٧٤٨۔

الحديث رقم ٥٠: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى، ويحذركم الله نفسه، ٦/ ٢٦٩٤، الرقم: ٦٩٧٠، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والإستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ٤/ ٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، والترمذى فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم باب: فى حسن الظن بالله عزوجل، ٥/ ٥٨١، الرقم: ٣٦٠٣، وقال أبو عيسى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، ←

فِي نَفْسِي، وَ إِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَ إِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَ إِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَ إِنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (ذکر خفی) کرے تو میں بھی اپنے دل میں اس کا ذکر (ذکر خفی) کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (ذکر جلی) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر (ذکر جلی) کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔''

٥١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: قَالَ اللهُ تَعَالَى: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَ تَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ اللَّفْظُ لَهُ وَ أَحْمَدُ.

.... و ابن ماجة فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فضل العمل، ٢/ ١٢٥٥، الرقم: ٣٨٢٢، والنسائی فی السنن الکبری، ٤/ ٤١٢، الرقم: ٧٧٣٠، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٤١٣، الرقم: ٩٣٤، والبیهقی فی شعب الإیمان، ١/ ٤٠٦، الرقم: ٥٥٠.

الحدیث رقم ٥١: أخرجه البخاري فی الصحیح، کتاب: التوحید، باب: قول الله تعالی: لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ، [القیامة: ١٦] ، ٦/ ٢٧٣٦، الرقم: ٧٠٨٦، وابن ماجة فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فضل الذکر، ٢/ ١٢٤٦، الرقم: ٣٧٩٢، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٥٤٠، ←

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے لب میرے ذکر کے لئے حرکت کرتے ہیں۔‘‘

٥٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَقُوْلُ اللهُ عزوجل: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَ أَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے اس گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جس وقت وہ میرا ذکر کرتا ہے۔‘‘

...... الرقم: ١٠٩٨١، ١٠٩٨٨، ١٠٩٨٩، و ابن حبان فى الصحيح، ٣/٩٧، الرقم: ٨١٥، و الحاكم فى المستدرك، ١/٦٧٣، الرقم: ١٨٢٤، و الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٦/٣٦٣، الرقم: ٦٦٢١، و فى مسند الشاميين، ١/٣٢٠، الرقم: ٥٦٢، و ٢/٣١٩، الرقم: ١٤١٧، و الديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب، ٣/١٨٦، الرقم: ٤٥١١، و ابن مبارك فى الزهد، ١/٣٣٩، الرقم: ٩٥٦، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٢/٢٥٣، الرقم: ٢٢٨٩، و الهيثمى فى موارد الظمآن، ١/٥٧٦، الرقم: ٢٣١٦، و الكنانى فى مصباح الزجاجة، ٤/١٢٦، الرقم: ١٣٣١۔

الحديث رقم ٥٢: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ٤/٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، و الترمذى فى السنن، ، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: فى حسن الظن بالله عزوجل، ٥/٥٨١، الرقم: ٣٦٠٣، و النسائى فى السنن الكبرى، ٤/٤١٢، الرقم: ٧٧٣٠، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل العمل، ٢/١٢٥٥، الرقم: ٣٨٢٢، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٤١٣، الرقم: ٩٣٤٠، ١٠٢٥٨، ١٠٧١٥۔

٥٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ قَالَ: إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ. وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ، تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ، وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ، أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے، میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف دو ہاتھ بڑھتا ہے تو میں تیزی سے اس کی طرف بڑھتا ہوں (یعنی اسی رفتار سے اس پر اپنی رحمت اور مدد و نصرت فرماتا ہوں)''

٥٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللهَ ﷻ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَ ذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ٥٣: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر الله تعالى، ٤/٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٣١٦، الرقم: ٨١٧٨، ٣/٢٨٣، الرقم: ١٤٠٤٥.

الحديث رقم ٥٤: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن و على الذكر، ٤/٢٠٧٤، الرقم: ٢٧٠٠، و الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى القوم يجلسون فيذكرون الله ﷻ ما لهم من الفضل، ٥/٤٥٩، الرقم: ٣٣٧٨، و ابن ماجة فى ←

’’حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں انہیں فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی بارگاہ کے حاضرین میں کرتا ہے۔‘‘

٥٥۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: الذَّاكِرُوْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَ الذَّاكِرَاتُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَ مِنَ الْغَازِي فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتَّى يَنْكَسِرَ، وَ يَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللهَ أَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَحْمَدُ. وَ الْبَيْهَقِيُّ مُخْتَصَرًا.

.... السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الذكر، ٢/١٢٤٥، الرقم: ٣٧٩١، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٩٢، الرقم: ١١٨٩٣، و ابن حبان فى الصحيح، ٣/١٣٦، الرقم: ٨٥٥، و أبو يعلى فى المسند، ١١/٢٠، الرقم: ٦١٥٩، و ابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/٦٠، الرقم: ٢٩٤٧٥، و الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢/١٣٧، الرقم: ١٥٠٠، و الطيالسى فى المسند، ١/٢٩٦، الرقم: ٢٢٣٣، و البيهقى فى شعب الإيمان، ١/٣٩٨، الرقم: ٥٣٠، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٢/٢٦٢، الرقم: ٢٣٢٨۔

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: منه (٥)، ٥/٤٥٨، الرقم: ٣٣٧٦، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٧٥، الرقم: ١١٧٣٨، و البيهقى فى شعب الإيمان، ١/٤١٩، الرقم: ٥٨٩، و أبو يعلى فى المسند، ٢/٥٣٠، الرقم: ١٤٠١، وَ ابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/٢٣٨، ٤٤٤، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٢/٢٥٤، الرقم: ٢٢٩٦۔

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں میں نے (تعجب سے) عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك و آلك و سلم! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی زیادہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ مجاہد اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے پھر بھی اللہ کا ذکر کرنے والے درجہ میں اُس سے افضل ہیں۔‘‘

٥٦۔ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَبَارَکَ وَتَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي فَلْيَظُنَّ بِي مَا شَاءَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے لہٰذا وہ جو چاہے میرے بارے میں گمان رکھ لے۔‘‘

الحديث رقم ٥٦: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ٢/ ٤٠١، الرقم: ٦٣٣، والحاکم فی المستدرک، ٤/ ٢٦٨، الرقم: ٧٦٠٣، والدارمی فی السنن، ٢/ ٣٩٥، الرقم: ٢٧٣١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ٤٩١، والطبرانی فی مسند الشاميين، ٢/ ٣٨٤، الرقم: ١٥٤٦، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١/ ١٨٤، الرقم: ٧١٧۔

فَصُلٌ فِي فَضُلِ ذِكُرِ اللهِ تَعَالٰی

﴿اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت کا بیان﴾

٥٧۔ عَنُ أَبِي هُرَيُرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: أَنَا عِنُدَ ظَنِّ عَبُدِي بِي وَ أَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنُ ذَكَرَنِي فِي نَفُسِهِ ذَكَرُتُهُ فِي نَفُسِي، وَ إِنُ ذَكَرَنِي فِي مَلَاءٍ ذَكَرُتُهُ فِي مَلَاءٍ خَيُرٍ مِنُهُمُ وَ إِنُ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبُرًا تَقَرَّبُتُ إِلَيُهِ ذِرَاعًا وَ إِنُ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبُتُ إِلَيُهِ بَاعًا وَ إِنُ أَتَانِي يَمُشِي، أَتَيُتُهُ هَرُوَلَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (ذکر خفی) کرے تو میں بھی اپنے (شایانِ شان) دل میں اس کا ذکر (ذکر خفی) کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (ذکر جلی) کرے تو میں اس کی

الحديث رقم ٥٧: أخرجه البخاري فی الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول اللّٰہ تعالی: ويحذركم الله نفسه، ٦/ ٢٦٩٤، الرقم: ٦٩٧٠، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث علی ذكر اللّٰہ تعالی، ٤/ ٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥، والترمذی فی السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: فی حسن الظن بالله عزوجل، ٥/ ٥٨١، الرقم: ٣٦٠٣، وَقَالَ أَبُو عِيُسَى: هَذَا حَدِيُثٌ حَسَنٌ صَحِيُحٌ، والنسائی فی السنن الكبری، ٤/ ٤١٢، الرقم: ٧٧٣٠، وابن ماجة فی السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل العمل، ٢/ ١٢٥٥، الرقم: ٣٨٢٢.

جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر (ذکرِجلی) کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔‘‘

٥٨۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَ الَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَ الْمَيِّتِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے رب کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔‘‘

٥٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُمَا شَهِدَا

الحديث رقم ٥٨: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: فضل ذكر الله ﷻ، ٥/٢٣٥٣، الرقم: ٦٠٤٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين، باب: استحباب صلاة النافلة فى بيته وجوازها فى المسجد، ١/٥٣٩، الرقم: ٧٧٩، و لفظه: مثل البيت الذي يذكر الله فيه والبيت الذي لا يذكر الله فيه، وابن حبان فى الصحيح، ٣/١٣٥، الرقم: ٨٥٤، وأبويعلى فى المسند، ١٣/٢٩١۔٢٩٢، الرقم: ٧٣٠٦، والبيهقى فى شعب الإيمان، ١/٤٠١، الرقم: ٥٣٦، والرويانى فى المسند، ١/٣١٧، الرقم: ٤٧٣، والديلمى فى الفردوس بما ثور الخطاب، ٤/١٤٣، الرقم: ٦٤٤٢۔

الحديث رقم ٥٩: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن و على الذكر، ٤/٢٠٧٤، الرقم: ٢٧٠٠، و الترمذى فى السنن كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى القوم يجلسون فيذكرون الله ﷻ ما لهم من الفضل، ٥/٤٥٩، الرقم: ٣٣٧٨، و ابن ماجة فى السنن، ←

عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللهَ ﷻ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَ ذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں انہیں فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی بارگاہ کے حاضرین میں کرتا ہے۔‘‘

٦٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ ﷻ: مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَتَبِعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، يَجْتَمِعُوْنَ عِنْدَ الذِّكْرِ، فَإِذَا مَرُّوا

...... كتاب: الأدب، باب: فضل الذكر، ٢/ ١٢٤٥، الرقم: ٣٧٩١، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٩٢، الرقم: ١١٨٩٣، و ابن حبان فى الصحيح، ٣/ ١٣٦، الرقم: ٨٥٥، و أبو يعلى فى المسند، ١١/ ٢٠، الرقم: ٦١٥٩، و ابن أبي شيبة فى المصنف، ٦/ ٦٠، الرقم: ٢٩٤٧٥، و الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢/ ١٣٧، الرقم: ١٥٠٠، و الطيالسى فى المسند، ١/ ٢٩٦، الرقم: ٢٢٣٣، و البيهقى فى شعب الإيمان، ١/ ٣٩٨، الرقم: ٥٣٠، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٢/ ٢٦٢، الرقم: ٢٣٢٨۔

الحديث رقم ٦٠: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: فضل مجالس الذكر، ٤/ ٢٠٦٩، الرقم: ٢٦٨٩، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٣٥٨، الرقم: ٨٦٨٩۔ ٨٧٠٥، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٤/ ٢٤٤، الرقم: ٥٥٢٣۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

بِمَجْلِسٍ عَـلا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ حَتَّى يَبْلُغُوا الْعَرْشَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَحْمَدُ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کی باقاعدہ ذمہ داری نہیں مگر یہ صرف مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں اور ذکر میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پس جب وہ کسی مجلسِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو (اس مجلس میں اتنی کثرت سے شرکت کرتے ہیں کہ) تہہ در تہہ عرش تک پہنچ جاتے ہیں۔''

٦١۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا، قَالَ: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: حِلَقُ الذِّكْرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ الْبَيْهَقِيُّ.

وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو خوب کھایا کرو۔ اُنہوں نے عرض کیا: جنت کی کیاریاں کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذِکرِ الٰہی کے حلقے۔''

الحديث رقم ٦١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: (٨٥)، ٥ / ٥٣٢، الرقم: ٣٥١٠، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ١٥٠، الرقم: ٢٠٤٥، و أبو يعلى فى المسند، ٦ / ١٥٥، الرقم: ٣٤٣٢، و البيهقى فى شعب الإيمان، ١ / ٣٩٨، الرقم: ٥٢٩، و الديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب، ١ / ٢٦٨، الرقم: ١٠٤٤، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٢ / ٢٦٢، الرقم: ٢٣٢٩۔

٦٢۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَقُوْلُ اللهُ عزوجل: أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يومًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ.

رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرمائے گا: دوزخ میں سے ایسے شخص کو نکال دو جس نے ای دن بھی مجھے یاد کیا یا کسی مقام پر مجھ سے ڈرا۔‘‘

٦٣۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ سُئِلَ: أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: الذَّاكِرُوْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَ الذَّاكِرَاتُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ وَ مِنَ الْغَازِي فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: لَو ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتَّى يَنْكَسِرَ، وَ يَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللهَ أَفْضَلَ مِنْهُ دَرَجَةً.

رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ مُخْتَصَرًا.

الحديث رقم ٦٢: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: صفة جهنم عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء أن للنار نفسين، ٤/ ٧١٢، الرقم: ٢٥٩٤، والحاكم فى المستدرك، ١/ ١٤١، الرقم: ٢٣٤، وقال الحاكم، صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، ٥/ ٢٤٤، الرقم: ٨٠٨٤، وابن أبى عاصم فى كتاب السنة، ٢/ ٤٠٠، الرقم: ٨٣٣، والبيهقى فى الإعتقاد، ١/ ٢٠١۔

الحديث رقم ٦٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: منه (٥)، ٥/ ٤٥٨، الرقم: ٣٣٧٦، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٧٥، الرقم: ١١٧٣٨، و البيهقى فى شعب الإيمان، ١/ ٤١٩، الرقم: ٥٨٩، و أبو يعلى فى المسند، ٢/ ٥٣٠، الرقم: ١٤٠١، وَ ابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/ ٢٣٨، ٤٤٤، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٢/ ٢٥٤، الرقم: ٢٢٩٦۔

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور کرنے والیاں ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلى الله عليك و آلك و سلم! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی (زیادہ)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے پھر بھی اللہ کا ذکر کرنے والے اُس سے ای درجہ افضل ہیں۔''

٦٤۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَ أَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ، وَ أَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَ الْوَرِقِ، وَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ، فَتَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَ يَضْرِبُوْا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى. قَالَ: ذِكْرُ اللهِ تَعَالَى، قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ: مَا شَيْءٌ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ.

الحديث رقم ٦٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: منه (٦)، ٥/٤٥٩، الرقم: ٣٣٧٧، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الذكر، ٢/١٢٤٥، الرقم: ٣٧٩٠، و الحاكم فى المستدرك، ١/٦٧٣، الرقم: ١٨٢٥، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٢٣٩، الرقم: ٢٢١٣٢، و البيهقي فى شعب الإيمان، ١/٣٩٤، الرقم: ٥١٩، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/٧٣، و الديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب، ١/١٣٤، الرقم: ٤٧٢، و ابن رجب فى جامع العلوم و الحكم، ١/٢٣٨، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٢/٢٥٣، الرقم: ٢٢٩٤، وَ قَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَ ابنُ مَاجَةَ.

وَ قَالَ الحَاكِمُ: حَدِيثٌ صَحِيحُ الإِسنَادِ.

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں بہتر اور پاکیزہ ہے؛ تمہارے درجات میں سب سے بلند ہے؛ تمہارے سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہے، اور تمہارے دشمن کا سامنا کرنے یعنی جہاد سے بھی بہتر ہے درآنحالیکہ تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ عمل اللہ کا ذکر ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کے ذکر سے بڑھ کر عذابِ الٰہی سے نجات دلانے والی ہو۔''

٦٥۔ عَن مُعَاذِ بنِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ الصَّلَاةَ وَ الصِّيَامَ وَالذِّكرَ تُضَاعَفُ عَلَى النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ بِسَبعِ مِائَةِ ضِعفٍ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ أَحمَدُ.

''حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک نماز، روزہ اور ذِکر اِنفاق فی سبیل اللہ پر سات سو گنا فضیلت رکھتا ہے۔''

الحديث رقم ٦٥: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: الجهاد، باب: فی تضعيف الذکر فی سبيل، ٣/٨، الرقم: ٢٤٩٨، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٤٣٨، الرقم: ١٥٦١٣، و الطبرانی فی المعجم الکبير، ٢٠/١٨٦، الرقم: ٤٠٥، و الديلمی فی الفردوس بماثور الخطاب، ٢/٢٤٩، الرقم: ٣١٧١، و المنذری فی الترغيب و الترهيب، ٢/١٦٢، الرقم: ١٩٣٥، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ٥/٢٨٢، و ابن کثير فی تفسير القرآن العظيم، ٣/١٣٤۔

٦٦۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللهِ حَتَّى يَقُوْلُوا مَجْنُوْنٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ أَبُو يَعْلَى.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔''

٦٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا غَنِيْمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ؟ قَالَ: غَنِيْمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ الْجَنَّةُ الْجَنَّةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجالسِ ذکر کی غنیمت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجالسِ ذکر کی غنیمت جنت ہے جنت ہے۔''

الحديث رقم ٦٦: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٦٨، الرقم: ١١٦٧١، ٣: ٧١، الرقم: ٣١١٦٩٢، و ابن حبان فى الصحيح، ٣/٩٩، الرقم: ٨١٧، والحاكم فى المستدرك، ١/٦٧٧، الرقم: ١٨٣٩، و أبويعلى فى المسند، ٢/٥٢١، الرقم: ١٣٧٦، و البيهقى فى شعب الإيمان، ١/٣٩٧، الرقم: ٥٢٦، و الديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب، ١/٧٢، الرقم: ٢١٢، و ابن رجب فى جامع العلوم و الحكم، ١/٤٤٤، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٢/٢٥٦، الرقم: ٢٣٠٤، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/٧٥۔

الحديث رقم ٦٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٧، رقم: ٦٦٥١، ٦٧٧٧، و الطبرانى فى مسند الشاميين، ٢/٢٧٣، الرقم: ١٣٢٥، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٢/٢٦١، الرقم: ٢٣٢٤ و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/٧٨، المناوى فى فيض القدير، ٤/٤٠٧، و السيوطى فى الدر المنثور، ١/٣٦٦۔

٦٨۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ: يَقُوْلُ الرَّبُّ عزوجل يَوْمَ الْقِيَامَةِ: سَيُعْلَمُ أَهْلُ الجَمْعِ مِنْ أَهْلُ الْكَرَمِ؟ فَقِيْلَ: وَ مَنْ أَهْلُ الكَرَمِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: أَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَ صَحَّحَهُ.

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: قیامت کے دن اکٹھا ہونے والوں کو پتہ چلے گا کہ بزرگی اور سخاوت والے کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! بزرگی والے کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مساجد میں مجالسِ ذِکر منعقد کرنے والے۔''

٦٩۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا يَذْكُرُوْنَ اللهَ لَا يُرِيْدُوْنَ بِذَلِكَ إِلَّا وَجْهَهُ، إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ قُوْمُوا مَغْفُوْرًا لَكُمْ، قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ.

الحديث رقم ٦٨: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٦٨، الرقم: ١١٦٧٠، ١١٧٤٠، و ابن حبان فى الصحيح، ٣/٩٨، الرقم: ٨١٦، و أبو يعلى فى المسند، ٢/٥٣١، الرقم: ١٤٠٣، و البيهقى فى شعب الإيمان، ١/٤٠١، الرقم: ٥٣٥، و الديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب، ٥/٢٥٣، الرقم: ٨١٠٤، و المنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٩، الرقم: ٢٣١٨، و الهيثمى فى موارد الظمآن، ١/٥٧٦، الرقم: ٢٣٢٠۔

الحديث رقم ٦٩: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند،٣/١٤٢، الرقم: ١٢٤٧٦، و الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢/١٥٤، الرقم: ١٥٥٦، و البيهقى فى شعب الإيمان، ١/٤٠١، الرقم: ٥٣٤، ٦٩٤، و أبو يعلى فى المسند، ٧/١٦٧، الرقم: ٤١٤١، و ابن أبى شيبة فى المصنف، ←

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کچھ لوگ محض اللہ کی رضا جوئی کی خاطر اجتماعی طور پر اس کا ذکر کرتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! تمہیں بخش دیا گیا ہے، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔''

٧٠۔ عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ، فَقَالَ: أَيُّ الْجِهَادِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ ِللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ذِكْرًا، قَالَ: فَأَيُّ الصَّائِمِيْنَ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ ِللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ذِكْرًا، ثُمَّ ذَكَرَ لَنَا الصَّلَاةَ وَ الزَّكَاةَ وَ الْحَجَّ و الصَّدَقَةَ، كُلُّ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: أَكْثَرُهُمْ ِللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ذِكْرًا. فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ لِعُمَرَ رضی اللہ عنہ: يَا أَبَا حَفْصٍ ذَهَبَ الذَّاكِرُوْنَ بِكُلِّ خَيْرٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَجَلْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ و الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: کس جہاد کا سب سے زیادہ اجر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

.... ٦/٦٠، الرقم: ٢٩٤٧٧: ٧/٢٤٤، الرقم: ٣٥٧١٣، و المقدسی فی الأحادیث المختارة، ٧/٢٣٤، و ابن أبی عاصم فی کتاب الزهد، ١/٢٠٥، و المنذری فی الترغیب و الترهیب، ٢/٢٦٠، الرقم: ٢٣٢٠، و قال: رواه أحمد و رواته محتج بهم، و الهیثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/٧٦، و قال: رواه البزار۔

الحدیث رقم ٧٠: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٤٣٨، الرقم: ١٥٦٩٩، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٢٠/١٨٦، الرقم: ٤٠٧، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ٢/٢٥٧، الرقم: ٢٣٠٩، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ١/٧٤۔

اس بندے کا جہاد جو سب سے زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والا ہے، اس نے سوال کیا: کس روزہ دار کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے سب سے زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والے کا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے لئے نماز، زکوٰۃ اور حج اور صدقہ کا ذکر کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ان سب عبادتوں میں اس کا اجر سب سے زیادہ ہوگا جو اللہ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہوگا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوحفص! ذکر کرنے والے تمام بھلائی لے گئے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں (ابوبکر تو سچ کہہ رہا ہے)۔‘‘

۷۱۔ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوا ذِكْرَ اللهِ حَتَّى يَقُولَ الْمُنَافِقُونَ: إِنَّكُمْ مُرَاؤُوْنَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو جوزا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق تمہیں ریا کار کہیں۔‘‘

۷۲۔ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ عزوجل فِيْهِ فَيَقُوْمُوْنَ حَتَّى يُقَالَ لَهُمْ: قُوْمُوْا قَدْ غَفَرَ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ.

الحديث رقم ۷۱: أخرجه البيهقي فی شعب الإيمان، ۱/۳۹۷، الرقم: ۵۲۷ و المنذری فی الترغيب و الترهيب، ۲/۲۵۶، الرقم: ۲۳۰۵، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۷٦، و العجلونی فی کشف الخفاء، ۱/۱۸۷، الرقم: ٤۹۷، و المناوی فی فيض القدير، ۲/۸۵۔

الحديث رقم ۷۲: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ٦/۲۱۲، الرقم: ٦۰۳۹، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۱/٤۵٤، الرقم: ٦۹۵، والمنذری الترغيب والترهيب، ۲/۲٦۰، الرقم: ۲۳۲۱، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۷٦۔

’’حضرت سہیل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب لوگ مجلسِ ذکر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے اٹھتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! اللہ نے تمہارے گناہ بخش دیئے ہیں، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔‘‘

۷۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا، يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ: إِنَّكُمْ تُرَاؤُوْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر اس قدر کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں۔‘‘

۷۴۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: إِنَّ الَّذِيْنَ لَا تَزَالُ أَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللهِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ هُمْ يَضْحَكُونَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جن لوگوں کی زبانیں ذِکرِ الٰہی سے ہمیشہ تر رہتی ہیں وہ جنت میں مسکراتے ہوئے داخل ہوں گے۔‘‘

الحديث رقم ۷۳: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ۱۲/ ۱۶۹، الرقم: ۱۲۷۸۶، و أبو نعيم فی حلية الأولياء، ۳/ ۸۱، و ابن رجب فی جامع العلوم و الحکم، ۱/ ۴۴۴، و المناوی فی فيض القدير، ۱/ ۴۵۶۔

الحديث رقم ۷۴: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ۷/ ۱۱۱، الرقم: ۳۴۵۸۷، ۳۵۰۵۲، و أبو نعيم فی حلية الأولياء، ۱/ ۲۱۹، و ابن المبارك فی الزهد، ۱/ ۳۹۷، و ابن أبی عاصم فی الزهد، ۱/ ۱۳۶، و ابن الجوزی فی صفوة الصفوة، ۱/ ۶۳۹، و السيوطی فی الدر المنثور، ۱/ ۳۶۶، و ابن رجب فی جامع العلوم و الحکم، ۱/ ۴۴۵۔

٧٥۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةٍ حَتَّى يُصِيبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوعِهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھیں اس قدر اشک بار ہوئیں کہ زمین تک اس کے آنسو پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا۔''

٧٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ لَيَرَوْنَ بُيُوتَ أَهْلِ الذِّكْرِ تَضِيءُ لَهُمْ كَمَا تَضِيءُ الْكَوَاكِبُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ آسمان والے اہل ذِکر کے گھروں کو ایسے روشن دیکھتے ہیں جیسے زمین والے ستاروں کو روشن دیکھتے ہیں۔''

٧٧۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَيَبْعَثَنَّ اللهُ

الحديث رقم ٧٥: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤/ ٢٨٩، الرقم: ٧٦٦٨، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢/ ١٧٨، الرقم: ١٦٤١، ٦١٧٠، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/ ١١٣، الرقم: ٥٠٢٣.

الحديث رقم ٧٦: أخرجه ابن أبي شيبة فى المصنف، ٧/ ١٧٠، الرقم: ٣٠٥٥٥، و ابن حيان فى طبقات المحدثين، ٤/ ٢٨٢، الرقم: ٦٦٨، و السيوطى فى الدر المنثور، ١/ ٣٦٧.

الحديث رقم ٧٧: أخرجه المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٢/ ٢٦٢، الرقم: ٢٣٢٧، ٤/ ١٢، الرقم: ٤٥٨٣، و قال المنذرى: رواه الطبرانى ←

أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوْهِهِمُ النُّوْرُ عَلَى مَنَابِرِ اللُّؤْلُوءِ، يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءٍ وَلَا شُهَدَاءَ، قَالَ: فَجَثَّى أَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ حَلِّهِمْ لَنَا نَعْرِفْهُمْ. قَالَ: هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتَّى وَ بِلَادٍ شَتَّى يَجْتَمِعُوْنَ عَلَى ذِكْرِ اللهِ يَذْكُرُوْنَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ.

وَ قَالَ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو درداء ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے پُرنور ہوں گے، وہ موتیوں کے منبروں پر (بیٹھے) ہوں گے، لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے، نہ تو وہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء۔ حضرت ابو درداء ﷛ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے گھٹنے کے بل بیٹھ کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے سامنے ان کا حلیہ بیان فرمائیں تاکہ ہم انہیں جان لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اکٹھے ہوکر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔‘‘

...... بإسنادٍ حَسَنٍ، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٧، وَ قَالَ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، والسيوطي في الدر المنثور في التفسير بالماثور، ١٠/٣٦٨.

فَصُلٌ فِي الْبُكَاءِ مِنُ خَشْيَةِ اللهِ تَعَالَى

﴿اللہ عزوجل کے خوف سے رونے کا بیان﴾

٧٨۔ عَنُ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَقُولُ اللهُ عزوجل: أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنُ ذَكَرَنِي يَومًا أَوُ خَافَنِي فِي مَقَامٍ.

رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَ حَسَّنَهُ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرمائے گا: دوزخ میں سے ایسے شخص کو نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا میرے خوف سے کہیں بھی مجھ سے ڈرا۔“

٧٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنُهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ: عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتُ مِنُ خَشْيَةِ اللهِ وَ عَيْنٌ بَاتَتُ تَحْرُسُ فِي سَبِيُلِ اللهِ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

الحديث رقم ٧٨: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: صفة جهنم عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ما جاء أن للنار نفسين، ٤/٧١٢، الرقم: ٢٥٩٤، والحاكم فى المستدرك، ١/١٤١، الرقم: ٢٣٤، وقال الحاكم، صحيح الإسناد، ٥/٢٤٤، الرقم: ٨٠٨٤، وابن أبى عاصم فى كتاب السنة، ٢/٤٠٠، الرقم: ٨٣٣، والبيهقى فى كتاب الإعتقاد، ١/٢٠١۔

الحديث رقم ٧٩: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: فضائل الجهاد، باب: ما جاء فى فضل الحرس فى سبيل الله، ٤/٩٢، الرقم: ١٦٣٩، و الحاكم عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ فى المستدرك، ٢/٩٢، الرقم: ٢٤٣٠، و الطيالسى فى المسند، ١/٣٢١، الرقم: ٢٤٤٣، و عبد بن حميد فى ←

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دو آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی: (ایک) وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اور (دوسری) وہ آنکھ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دے کر رات گزاری۔''

٨٠۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ: قَطْرَةُ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِي سَبِيْلِ اللهِ. وَأَمَّا الأَثَرَانِ: فَأَثَرٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَأَثَرُ فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں: اللہ کے خوف سے (بہنے والے) آنسوؤں کا قطرہ اور اللہ کی راہ میں بہنے والے خون کا قطرہ۔ رہے دو نشان تو ایک (ہے) اللہ کی راہ (میں چلنے) کا نشان اور (دوسرا ہے) اللہ تعالیٰ کے فرائض میں کسی فریضہ (کی ادائیگی) کا نشان۔''

المسند، ١/ ٤٢٢، الرقم: ١٤٤٧، و البيهقي فى شعب الإيمان، ٤/ ١٦، الرقم: ٤٢٣٥، والديلمي فى الفردوس بماثور الخطاب، ٣/ ٤٨، الرقم: ٤١٢٥، و المنذري فى الترغيب و الترهيب، ٢/ ١٥٨، الرقم: ١٩١٨، و القضاعي فى مسند الشهاب، ١/ ٢١٢، الرقم: ٣٢١۔

الحديث رقم ٨٠: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: فضائل الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى فضل المرابط، ٤/ ١٩٠، الرقم: ١٦٦٩، والطبراني فى المعجم الكبير، ٨/ ٢٣٥، الرقم: ٧٩١٨، والمنذري فى الترغيب والترهيب، ٢/ ١٩٢، الرقم: ٢٠٦٧، وابن أبي عاصم فى كتاب الجهاد، ١/ ٣٢٣، الرقم: ١٠٨۔

٨١۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةٍ حَتَّى يُصِيبَ الأَرْضَ مِنْ دُمُوعِهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

قَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھیں اس قدر اشک بار ہوئیں کہ زمین ۔ اس کے آنسو پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا۔''

٨٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ ﷻ: وَ عِزَّتِي! لَا أَجْمَعُ عَلَى عَبْدِي خَوْفَيْنِ وَ أَمْنَيْنِ إِذَا خَافَنِي فِي الدُّنْيَا أَمَنْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ إِذَا أَمِنَنِي فِي الدُّنْيَا أَخَفْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن اکٹھے نہیں

الحديث رقم ٨١: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٤/ ٢٨٩، الرقم: ٧٦٦٨، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢/ ١٧٨، الرقم: ١٦٤١، ٦١٧٠، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/ ١١٣، الرقم: ٥٠٢٣۔

الحديث رقم ٨٢: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ٢/ ٤٠٦، الرقم: ٦٤٠، و البيهقى فى شعب الإيمان، ١/ ٤٨٢، الرقم: ٧٧٧، و ابن المبارك فى كتاب الزهد، ١/ ٥٠، الرقم: ١٥٧، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٤/ ١٣١، الرقم: ٥١١٠، و الهيثمى فى موارد الظمان، ١/ ٦١٧، الرقم: ٢٤٩٤، و فى مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٠٨۔

کروں گا اگر وہ مجھ سے دنیا میں خوف رکھے گا تو میں اسے قیامت کے روز امن میں رکھوں گا اور اگر وہ مجھ سے دنیا میں بے خوف رہا تو میں اسے قیامت کے روز خوف میں مبتلا کروں گا۔‘‘

فَصْلٌ فِي فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

﴿رات کو قیام کرنے کی فضیلت کا بیان﴾

٨٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ، وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللهُ مَالاً فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٨٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل القرآن، باب: اغْتِبَاطِ صَاحِبِ القرآنِ، ٤/١٩١٩، الرقم: ٤٧٣٧، وفى كتاب: التمني، باب: تَمَنِّي القُرآنِ وَالعِلْمِ، ٦/٢٦٤٣، الرقم: ٦٨٠٥، ومسلم فى الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين، باب: فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه، و فضل من تعلم حكمة من فقه أوغيره فعمل بها وعلمها، ١/٥٥٨۔ ٥٥٩، الرقم: ٨١٥، والترمذى فى السنن، كتاب: البر والصلة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى الحسد، ٤/٣٣٠، الرقم: ١٩٣٦، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى:هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ وابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: الحسد، ٢/١٤٠٨، الرقم: ٤٢٠٩، وابن حبان فى الصحيح، فى الصحيح، ١/٣٣٢، الرقم: ١٢٥، ١٢٦، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥/٢٧، الرقم: ٨٠٧٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٨، الرقم: ٤٥٥٠، ٤٩٢٤، ٥٦١٨، ٦٤٠٣، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢/٣٧٥، الرقم: ٢٢٧١۔ ٢٦٨٨، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/١٥٣، الرقم: ٣٠٢٨١۔ ٣٠٢٨٢، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٤/١٨٨، الرقم: ٧٦١٥۔ ٧٦١٦، وأبويعلى فى المسند، ٩/٢٩١، الرقم: ٥٤١٧، والديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب، ٥/١٨٩، الرقم: ٧٩١٨، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/٢٤٨، الحديث، الرقم: ٩٤٢۔ ٩٤٣،والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٠٨۔

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسد (یعنی رشک) صرف دو آدمیوں سے کرنا چاہئے: ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک عطا کیا ہوا اور وہ رات کو اس کی نماز میں تلاوت کرے، دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا ہو وہ اسے رات کی گھڑیوں اور دن کے مختلف حصوں میں خرچ کرتا رہے۔‘‘

٨٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ فَيَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِي فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ، وَ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٨٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، أبواب: التهجد، باب: الدُّعاءِ وَ الصَّلَاةِ مِن آخِرِ اللَّيلِ، ١/٣٨٤، الرقم: ١٠٩٤، و فى كتاب: الدعوات، باب: الدُّعاءُ نصفَ اللَّيلِ، ٥/٢٣٣٠، الرقم: ٥٩٦٢، و فى كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يريدونَ أَن يُبَدِّلُوْا كَلَامَ اللهِ [الفتح: ١٥]، ٦/٢٧٢٣، الرقم: ٧٠٥٦، و مسلم فى الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين، باب: الترغيب فى الدعاء و الذكر فى آخر الليل و الإجابة فيه، ١/٥٢١، الرقم: ٧٠٥، و الترمذى فى السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ باب: ما جاء فى نُزُولِ الرَّبِّ ﷻ إِلَى السَّماءِ الدُّنيا كُلَّ لَيلَة، ٢/٣٠٧، الرقم: ٤٤٦، و قال أَبُوْ عِيْسَى: و هَذَا أَصحُّ الرِّوَايَاتِ۔ و فى كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (٧٩)، ٥/٥٢٦، الرقم: ٣٤٩٨، وَ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَ فِي الْبَابِ: عَنْ عَلِيٍّ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَ أَبِي سَعِيْدٍ وَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ وَ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِي۔ ←

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے اور فرماتا ہے: ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے عطا کروں، ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ اسے بخش دوں۔''

۸۵۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: رات کو ایک ایسی ساعت بھی آتی ہے جس میں کوئی مسلمان اللہ عزوجل سے دنیا و آخرت کی کوئی بھی چیز مانگے، اللہ تعالیٰ اسے وہی عنایت فرما دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات آتی ہے۔''

...... والنسائی فی السنن الكبرى، ٤/٤٢٠، الرقم: ٧٧٦٨، ١٠٣١٣، ١٠٣١٤، و ابن ماجة فی السنن، كتاب: إقامة الصلاة و السنة فيها، باب: ما جاء في أي ساعات اللّيل أفضل، ١/٤٣٥، الرقم: ١٣٦٦، و مالك فی الموطأ، ١/٢١٤، الرقم: ٤٩٨، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٢٦٤، الرقم: ٧٥٨٢، ٧٦١١، ١٠٣١٨، و الدارمی فی السنن، ١/٤١٣، الرقم: ١٤٧٩، و البيهقی فی السنن الكبرى، ٣/٢، الرقم: ٤٤٢٧.

الحديث رقم ٨٥: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: صلاة المسافر، باب: فی الليل ساعة مستجاب فيها الدعاء، ١/٥٢١، الرقم: ٧٥٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٣٣١، الرقم: ١٤٥٨٤، وأبويعلى فی المسند، ٤/١٨٩، الرقم: ٢٢٨١، والمنذري فی الترغيب والترهيب، ١/٢٤١، الرقم: ٩٧١.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٨٦۔ عَنْ بِلَالٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلَيكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَ مَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الإِثْمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ أَصَحُّ، وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت بلال ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رات کا قیام اپنے اوپر لازم کرلو کہ وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے لیے قربِ خداوندی کا باعث ہے، برائیوں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔‘‘

٨٧۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الآخِرِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ

الحديث رقم ٨٦: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: فى دعاء النبى ﷺ، ٥/ ٥٥٢، الرقم: ٣٥٤٩، و الحاكم فى المستدرك، ١/ ٤٥١، الرقم: ١١٥٦، و البيهقى فى السنن الكبرى، ٢/ ٥٠٢، الرقم: ٤٤٢٣، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٨/ ٩٢، الرقم: ٧٧٦٦.

االحديث رقم ٨٧: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (١١٩)، ٥/ ٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٩، والنسائى فى السنن، كتاب: المواقيت، باب: النهي عن الصلاة بعد العصر، ١/ ٢٧٩، الرقم: ٥٧٢، و فى كتاب: التطبيق، باب: أقرب ما يكون العبد من الله ﷻ، ٢/ ٢٢٦، الرقم: ١١٣٧، وابن خزيمة فى الصحيح، ٢/ ١٨٢، الرقم: ١١٤٧، والحاكم فى المستدرك، ١/ ٤٥٣، الرقم: ١١٦٢، وَقَالَ الحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَالبهيقى فى السنن الكبرى، ٣/ ٤، الرقم: ٤٤٣٩، والطبرانى فى مسند الشامين، ١/ ٣٤٩، الرقم: ٦٠٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/ ٢٤٥، الرقم: ٩٣٣.

مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: اللہ عزوجل اپنے بندے کے سب سے زیادہ نزدیک رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے۔ اگر تو اس وقت اللہ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہوسکتا ہے تو ضرور ہو۔''

۸۸۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَكَانَ أَوَّلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ كَلَامِهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنْ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوْا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

وَ قَالَا أَبُوعِيْسَى وَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے پہلا کلام جو میں نے سنا یہ تھا، فرمایا: اے لوگو! سلام پھیلاؤ (کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کیا کرو) کھانا کھلایا کرو، خونی رشتوں کے ساتھ بھلائی کیا کرو اور راتوں کو نماز پڑھا کرو، جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

الحديث رقم ۸۸: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: (۴۲)، ۴/ ۶۵۲، الرقم: ۲۴۸۵، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة و السنة فيها، باب: ما جاء فى قيام الليل، ۱/ ۴۲۳، الرقم: ۱۳۳۴، و أحمد بن حنبل فى المسند، ۵/ ۴۵۱، الرقم: ۲۳۸۳۵۔

٨٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ وأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالاَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظ أَهْلَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَ الذَّاكِرَاتِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص خود رات کو بیدار ہو اور اپنی اہلیہ کو (بھی) بیدار کرے، دونوں دو رکعت نماز مل کر ادا کریں تو ان کا شمار اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والوں اور (کثرت سے) ذکر کرنے والی عورتوں میں ہو گا۔''

٩٠۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: يُحْشَرُ

الحديث رقم ٨٩: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: التطوع، باب: الحث على قيام الليل، ٢/ ٧٠، الرقم: ١٤٥١، وابن ماجة فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فيمن أيقظ أهله من الليل، ١/ ٤٢٣، الرقم: ١٣٣٥، والنسائى فى السنن الكبرى، ١/ ٤١٣، الرقم: ١٣١٠، ١١٤٠٦، والحاكم فى المستدرك، ١/ ٤٦١، الرقم: ١١٨٩، ٣٥٦١، وعبدالرزاق فى المصنف، ٣/ ٤٨، الرقم: ٤٧٣٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢/ ٥٠١، الرقم: ٤٤٢٠، وفى السنن الصغرى، ١/ ٤٧٣، الرقم: ٨٦٩، وفى شعب الإيمان، ٣/ ١٢٦، الرقم: ٣٠٨٣، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/ ٢٤٢، الرقم: ٩٢٢، والهيثمى فى موارد الظمآن، ١/ ١٦٨، الرقم: ٦٤٥، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٣/ ١٢٧، ٤٨٩۔

الحديث رقم ٩٠: أخرجه البيهقى فى شعب الإيمان، ٣/ ١٦٩، الرقم: ٣٢٤٤، ٣٢٤٦، ٣٦٩٣، ونحوه الحاكم فى المستدرك، ٢/ ٤٣٣، الرقم: ٣٥٠٨، وابن المبارك فى كتاب الزهد، ١/ ١٠١، الرقم: ٣٥٣، ←

النَّاسُ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُوْلُ أَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن ایک میدان میں اکٹھے کئے جائیں گے اور ایک منادی اعلان کرے گا، جن لوگوں کے پہلو (اپنے رب کی یاد میں) بستروں سے جدا رہتے تھے، وہ کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے ،ان کی تعداد بہت کم ہوگی اور وہ جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہوجائیں گے پھر باقی (بچ جانے والے) لوگوں کے حساب وکتاب کاحکم جاری کردیا جائے گا۔‘‘

۹۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن کے عالم و عامل اور شب زندہ دار (لوگ) میری امت کے اشراف (سردار) ہیں۔‘‘

------ والقرطبی فی الجامع لأحکام القرآن، ۱۴/۱۰۲، والطبری فی جامع البیان، ۳۰/۱۸۶، وابن کثیر فی تفسیر القرآن العظیم، ۳/۴۶۱۔

الحدیث رقم ۹۱: أخرجه البیهقی فی شعب الإیمان، ۲/۵۵۶، الرقم: ۲۷۰۳، والإسماعیلی فی معجم شیوخ أبی بکر الإسماعیلی، ۱/۳۱۹، الرقم: ۶، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۱۲/۱۲۵، الرقم: ۱۲۶۶۲، (إِلَّا وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ)، والمنذری فی الترغیب والترهیب، ۱/۲۴۳، الرقم: ۹۳۰، وقال المنذری: رواه ابن أبی الدنیا فی کتاب التهجد، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۷/۱۶۱۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٩٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التُّوْرَاةِ لَقَدْ أَعَدَّ اللهُ لِلَّذِيْنَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ، وَ لَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَ لَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، وَ لَا يَعْلَمُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، وَ لَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ قَالَ: وَ نَحْنُ نَقْرَؤُهَا ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [السجدة: ١٧]. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تورات میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تہجد گزاروں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، کسی کان نے سنی نہیں، کسی انسان کے دل میں ان کا خیال (تک) نہیں آیا، نہ ہی انہیں کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے اور نہ ہی کوئی نبی مرسل۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بھی قرآن پاک میں اس (مفہوم) کے ہم معنی آیت تلاوت کرتے ہیں: ’’پس کوئی جان نہیں جانتی اُن کے واسطے جو آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی ہے۔ یہ صلہ ان کے کاموں کا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٩٢: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٢/ ٤٤٨، الرقم: ٣٥٥٠، و ابن أبی شيبة فی المصنف، ٧/ ٣٤، ١٠٨، الرقم: ٣٤٠٠٣، ٣٤٥٦٨، و المنذری فی الترغيب و الترهيب، ١/ ٢٤٦، الرقم: ٩٣٨۔

فَصْلٌ فِي الْقَنَاعَةِ وَ تَرْكِ الطَّمْعِ

﴿قناعت اِختیار کرنے اور لالچ سے بچنے کا بیان﴾

٩٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِي صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: امارت کثرتِ مال سے نہیں ہوتی بلکہ اصل امارت دل کا غنی ہونا ہے۔‘‘

٩٤۔ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ

الحديث رقم ٩٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: الغنى غنى النَّفسِ، ٥/٢٣٦٨، الرقم: ٦٠٨١، ومسلم فى الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ليس الغنى عن كثرة العرض، ٢/٧٢٦، الرقم: ١٠٥١، والترمذى فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء أَنَّ الغنى غِنَى النَّفْسِ، ٤/٥٨٦، الرقم: ٢٣٧٣، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: القناعة، ٢/١٣٨٦، الرقم: ٤١٣٧، وابن حبان فى الصحيح، ٢/٤٥٣، الرقم: ٦٧٩، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٢٤٣، الرقم:٧٣١٤، ٧٥٤٦، ٨١٥٩، ٩٠٥٠، وأبو يعلى فى المسند، ١١/١٣٢، الرقم: ٦٢٥٩.

الحديث رقم ٩٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: لا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنىً، ٢/٥١٨، الرقم: ١٣٦١، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى، وأن اليد العليا هى المنفقة، وأن السفلى هي الآخذة، ٢/٧١٧، الرقم: ١٠٣٤، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٢/٤٢٦، الرقم: ١٠٦٨٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٤٠٣، الرقم: ١٥٣٦١، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٣/١٩٢، الرقم: ٣٠٩١، والدارمى فى السنن، ١/٤٧٦، الرقم: ١٦٥٢.

الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے والے ہاتھ (یعنی لینے والے) سے بہتر ہے اور ابتدا اپنے اہل وعیال سے کرو اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد استغناء قائم رہے اور جو سوال سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سوال (کرنے) سے بچا لیتا ہے اور جو استغناء اختیار کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ غنی کر دیتا ہے۔''

۹۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِي يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ، تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَكِنِ الْمِسْكِيْنُ: الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ، وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ۹۵: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: قول الله تعالى: لا يسألون الناس إلحافا، [البقرة: ۲۷۳] وَكَمِ الغِنَى، ۲/۵۳۸، الرقم: ۱۴۰۹، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: المسكين الذي لا يجد غني، ولا يفطن له فيصدق عليه، ۲/۷۱۹، الرقم: ۱۰۳۹، و النسائى فى السنن، كتاب: الزكاة، باب: تفسير المسكين، ۵/۸۵، الرقم: ۲۵۷۲، ومالك فى الموطأ، كتاب: صفة النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ما جاء فى المسكين، ۲/۹۲۳، الرقم: ۱۶۴۵، و ابن حبان فى الصحيح، ۸/۱۳۹، الرقم: ۳۳۵۲، و أحمد بن حنبل فى المسند، ۲/۳۱۶، الرقم: ۸۱۷۲، ۱۰۰۶۹، و البيهقى فى السنن الكبرى، ۷/۱۱، الرقم: ۱۲۹۲۶، و الطبرانى فى مسند الشاميين، ۱/۹۵، الرقم: ۱۳۹، و أبو يعلى فى المسند، ۱۱/۲۲۰، الرقم: ۶۳۳۷، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ۱/۳۳۴، الرقم: ۱۲۲۷۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے گرد چکر لگاتا رہے، ای یا دو لقموں یا ای دو کھجوروں کا لالچ اسے پھراتا، گھماتا رہے، بلکہ مسکین تو وہ ہے کہ جس کے پاس نہ تو اتنا مال ہو کہ اس کی ضرورت کو پورا کر سکے، نہ وہ مسکین نظر آتا ہو کہ لوگ اسے صدقہ دیں اور نہ وہ کھڑے ہو کر لوگوں سے مانگتا ہے۔''

٩٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَ رُزِقَ كَفَافًا وَ قَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ کامیاب ہو گیا جو اسلام لایا، اسے حسبِ ضرورت رزق عطا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو کچھ دیا اس پر قناعت عطا فرمائی۔''

الحديث رقم ٩٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: في الكفاف و القناعة، ٢/ ٧٣٠، الرقم: ١٠٥٤، و الترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الكفاف والصبر عليه، ٤/ ٥٧٥، الرقم: ٢٣٤٨، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٦٨، الرقم: ٦٥٧٢، ٦٦٠٩، والحاكم في المستدرك، ٤/ ١٣٧، الرقم: ٧١٤٩، و قال الحاكم: هذا حديث صحيح، و البيهقي في السنن الكبرى، ٤/ ١٩٦، الرقم: ٧٦٥٧، و في شعب الإيمان، ٧/ ٢٩٠، الرقم: ١٠٣٦٥، و عبد بن حميد في المسند، ١/ ١٣٦، الرقم: ٣٤١، و ابن درهم في كتاب الزهد و صفة الزاهدين، ١/ ٥٦، الرقم: ٩٣، و ابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/ ٨، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ١/ ٣٣٤، الرقم: ١٢٢٨.

۹۷۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللهِ، فَيُوشِكُ اللهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص پر مفلسی آ گئی اور اس نے اپنی مفلسی (کو دور کرنے کیلئے اس) کو لوگوں کے سامنے پیش کیا تو اس کی مفلسی دور نہیں ہوگی اور جس شخص نے اپنی مفلسی کو اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا تو اللہ تعالیٰ اسے جلد یا بدیر (حکمتِ خداوندی کے مطابق) رزق عطا فرمائے گا۔''

۹۸۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَنْ تَكَفَّلَ لِي أَنْ لَا

الحديث رقم ۹۷: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ما جاء فى الهم فى الدنيا و حبها، ٤/٥٦٣، الرقم: ٢٣٢٦، وأبوداود فى السنن، كتاب: الزكاة، باب: فى الإستعفاف، ٢/٦٢٢، الرقم: ١٦٤٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/٤٠٧، الرقم: ٣٨٦٩، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٠/١٣، الرقم: ٩٧٨٥، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٤/١٩٦، الرقم: ٧٦٥٨، وفي شعب الإيمان، ٢/٢٩، الرقم: ١٠٧٨، والشاشى فى المسند، ٢/٢٠٠، الرقم: ٧٦٩، و أبويعلى فى المسند، ٩/٢٧٥، الرقم: ٥٣٩٩، وابن المبارك فى الزهد، ١/٣٤، الرقم: ١٣٢، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/٣٣٧، الرقم: ١٢٣٩۔

الحديث رقم ۹۸: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الزكاة، باب: كراهية المسألة، ٢/١٢١، الرقم: ١٦٤٣، والنسائى فى السنن نحوه، كتاب: الزكاة، باب: فضل من لا يسئل الناس شيئا، ٥/٩٦، الرقم: ٢٥٩٠، ←

يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا، وَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا. فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگے گا تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں، میں نے عرض کیا: میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس کے بعد حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔‘‘

.... والحاکم فی المستدرک، ١/ ٥٧١، الرقم: ١٥٠٠، والبیھقی فی شعب الإیمان، ٣/ ٢٧٢، الرقم: ٣٥٢١، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٢/ ٩٨، الرقم: ١٤٣٣، و ابن عبدالبر فی التمھید، ٤/ ١٠٨، والمنذری فی الترغیب والترھیب، ١/ ٣٢٩، الرقم: ١٢١٠۔

فَصْلٌ فِي التَّوْبَةِ وَ الإِسْتِغْفَارِ

﴿ توبہ اور استغفار کا بیان ﴾

٩٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُوْنِي، ثُمَّ اطْحَنُوْنِي، ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيْحِ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا، فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذٰلِكَ، فَأَمَرَ اللهُ الْأَرْضَ فَقَالَ: اجْمَعِي مَا فِيْكِ مِنْهُ، فَفَعَلَتْ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا

الحديث رقم ٩٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ [الكهف: ٩]، ٣/١٢٨٣، الرقم: ٣٢٩٤، و فى كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللّٰهِ [الفتح:١٥]، ٦/٢٧٢٥، الرقم: ٧٠٦٧، و فى كتاب: الأنبياء، باب: ما ذُكِرَ عن بنى إسرائيل، ٣/١٢٧٣، الرقم:٣٢٦٦، و مسلم فى الصحيح، كتاب: التوبة، باب: فى سعة رحمة الله تعالى، و أنها سبقت غضبه، ٤/٢١١٠، الرقم: ٢٧٥٦، و النسائى فى السنن، كتاب: الجنائز، باب: أرواح المؤمنين، ٤/١١٢، الرقم: ٢٠٧٩۔ ٢٠٨٠، و فى السنن الكبرى، ١/٦٦٦، الرقم: ٢٢٠٦، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ٢/١٤٢١، الرقم: ٤٢٥٥، و مالك فى الموطا، كتاب: الجنائز، باب: جامع الجنائز، ١/٢٤٠، الرقم: ٥٧٠، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٢٦٩، الرقم: ٧٦٣٥، و الطبرانى فى مسند الشاميين، ١/٨٩، الرقم: ١٢٨، و ابن المبارك فى الزهد، ١/٣٧٢، الرقم: ١٠٥٦، و ابن راشد فى الجامع، ١١/٢٨٣، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٤/١٣٠، الرقم: ٥١٠٥۔ ٥١٠٧۔

صَنَعْتَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ خَشْيَتُکَ، أَوْ قَالَ: مَخَافَتُکَ يَا رَبِّ، فَغَفَرَ لَهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی اپنے اوپر ظلم و زیادتی کرتا رہا (بہت زیادہ گناہ کرتا رہا)، جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اچھی طرح جلا دینا، پھر (میرے جلے ہوئے جسم کو) پیس دینا، پھر میری راکھ ہوا میں اُڑا دینا، اللہ کی قسم! اگر میرے ربّ نے مجھے پکڑ لیا تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا کہ اس جیسا عذاب کبھی کسی کو نہ دیا ہوگا، جب وہ فوت ہوگیا تو اس کے ساتھ اسی طرح کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا: اپنے اندر موجود اس کے (بکھرے ہوئے ذرّات) جمع کر دے، اس نے ذرّات جمع کر دیئے تو وہ (پورے جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے) کھڑا ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں اس کارروائی پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے کہا: اے میرے رب! تیرے خوف نے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔‘‘

۱۰۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، تَابَ اللهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ النَّسَائِيُّ.

الحديث رقم ۱۰۰: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الذکر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: استحباب الاستغفار و الإستکثار منه، ۴/۲۰۷۶، الرقم: ۲۷۰۳، و النسائی فی السنن الکبری، ۶/۳۴۴، الرقم: ۱۱۱۷۹، و ابن حبان فی الصحيح، ۲/۳۹۶، الرقم: ۶۲۹، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۳۹۵، الرقم: ۹۱۱۹، ۹۵۰۵، ۱۰۴۲۴، ۱۰۵۸۹، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۷/۲۲۷، الرقم: ۷۳۴۴، ۱۰/۱۹۸، و ابن منده فی الإيمان، ۲/۹۳۰، الرقم: ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۴/۴۵، الرقم: ۴۷۴۱۔

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مغرب سے سورج طلوع ہونے (یعنی قیامت بپا ہونے) سے پہلے توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔‘‘

۱۰۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْلَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جائے گا اور ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور معافی مانگیں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے گا۔‘‘

۱۰۲۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَ خَيْرُ

الحديث رقم ۱۰۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: سقوط الذنوب بالإستغفار والتوبة، ٤/ ۲۱۰٦، الرقم: ۲۷٤۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۳۰۹، الرقم: ۸۰٦۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/ ٤۱۰، الرقم: ۷۱۰۲، وأبويعلى فى المعجم، ۱/ ۹۹، الرقم: ۹۳، والديلمي عن ابن عمر رضى الله عنهما فى الفردوس بما ثور الخطاب، ۳/ ۳٦۰، الرقم: ٥۰۸٦، وابن راشد فى الجامع، ۱۱/ ۱۸۱، والسيوطى فى أسباب ورود الحديث، ۱/ ۲۰٥، الرقم: ۱٦۹۔ ۱۷٦، والحسينى فى البيان والتعريف، ۲/ ۱٦۸، الرقم: ۱۳۹۱، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٤/ ٤۹، الرقم: ٤۷٦۳۔

الحديث رقم ۱۰۲: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: صفة القيامة و الرقائق والورع عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب (٤۹)، ٤/ ٦٥۹، الرقم: ۲٤۹۹، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ←

الخَطَّائِيْنَ التَّوَابُوْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ أَحْمَدُ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر انسان خطا کار ہے اور بہترین خطا کار، توبہ کرنے والے ہیں۔''

١٠٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ، إِذَا أَذْنَبَ، كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ. فَإِنْ تَابَ وَ نَزَعَ وَ اسْتَغْفَرَ، صُقِلَ قَلْبُهُ. فَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى تَغْلَفَ قَلْبُهُ. فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللهُ فِي كِتَابِهِ ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ [المطففين: ١٤].

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

٢/١٤٢٠، الرقم: ٤٢٥١، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٩٨، الرقم: ١٣٠٧٢، و الحاكم فى المستدرك، ٤/٢٧٢، الرقم: ٧٦١٧، و ابن أبي شيبة فى المصنف، ٧/٦٢، الرقم: ٣٤٢١٦، و أبو يعلى فى المسند، ٥/٣٠١، الرقم: ٢٩٢٢، و البيهقى فى شعب الإيمان، ٥/٤٢٠، الرقم: ٧١٢٧، و الرويانى فى المسند، ٢/٣٨٤، الرقم: ١٣٦٦، و عبد بن حميد فى المسند، ١/٣٦٠، الرقم: ١١٩٧، و ابن أبى عاصم فى كتاب الزهد، ١/٩٦، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/٢٢٦، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٤/٤٦، الرقم: ٤٧٥٠.

الحديث رقم ١٠٣: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ومن سورة ويل للمطففين، ٥/٤٣٤، الرقم: ٣٣٣٤، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الذنوب، ٢/١٤١٨، الرقم: ٤٢٤٤، و النسائى فى السنن الكبرى، ٦/١١٠، ←

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نشان بن جاتا ہے، پھر اگر وہ توبہ کر لے اور (گناہ سے) ہٹ جائے اور استغفار کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے (لیکن) اگر وہ زیادہ (گناہ) کرے تو یہ نشان بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے (پورے) دل کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور یہی وہ ’’رَانَ‘‘ (زنگ) ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں فرمایا ہے: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ ’’ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے عملوں کی وجہ سے سیاہی چھا گئی ہے۔‘‘

۱۰۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

وَ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

------- الرقم: ۱۰۲۵۱ ۔ ۱۱۶۵۸، و فی عمل اليوم و الليلة، ۱/ ۳۱۷، الرقم: ۴۱۸، و الحاكم فی المستدرك، ۲/ ۵۶۲، الرقم: ۳۹۰۸، و البيهقی فی السنن الكبرى، ۱۰/ ۱۸۸، و فی شعب الإيمان، ۵/ ۴۴۰، الرقم: ۷۲۰۳، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ۱/ ۲۷۵، الرقم: ۸۰۱، و ابن حبان فی الصحيح، ۷/ ۲۷، الرقم: ۲۷۸۷، و الديلمی فی الفردوس بماثور الخطاب، ۱/ ۱۹۹، الرقم: ۷۵۱، و المنذری فی الترغيب و الترهيب، ۴/ ۴۷، الرقم: ۴۷۵۲۔

الحديث رقم ۱۰۴: أخرجه الترمذي فی السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: فی فضل التوبة و الإستغفار و ما ذكر من رحمة الله لعباده، ۵/ ۵۴۷، االرقم: ۳۵۳۷، و ابن ماجة فی السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ۲/ ۱۴۲۰، الرقم: ۴۲۵۳، والحاكم فی المستدرك، ۴/ ۲۸۶، الرقم: ۷۶۵۹، و ابن حبان فی الصحيح، ←

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک روح اس کے حلق میں پہنچ کر غرغر نہیں کرتی (یعنی جب تک وہ حالت نزع میں مبتلا نہیں ہوتا)۔‘‘

١٠٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَ مِنْ ضِيْقٍ مَخْرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَة.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

...... ٢/٣٩٤، الرقم: ٦٢٨، و أبو يعلى فی المسند، ٩/٤٦٢، الرقم: ٥٤٠٩، ٥٧١٧، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/١٥٣، الرقم: ٦٤٠٨، ٦١١٨، ٦٢٣١، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٧/١٧٣، الرقم: ٣٥٠٧٧، و الطبرانی فی مسند الشاميين، ١/١٢٤، الرقم: ١٩٤، و البيهقی فی شعب الإيمان، ٥/٣٩٥، الرقم: ٧٠٦٣، والمنذری فی الترغيب و الترهيب، ٤/٤٨، الرقم: ٤٧٨٤، و الهيثمی فی موارد الظمآن، ١/٦٠٧، الرقم: ٢٤٤٩، و فی مجمع الزوائد، ١٠/١٩٧، وَ قَالَ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔

الحديث رقم ١٠٥: أخرجه أبوداود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ٢/٨٥، الرقم: ١٥١٨، و ابن ماجة فی السنن، كتاب: الأدب، باب: الاستغفار، ٢/١٢٥٤، الرقم: ٣٨١٩، والنسائی فی عمل اليوم والليلة، ١/٣٣٠، الرقم: ٤٥٦، والحاكم فی المستدرك، ٤/٢٩١، الرقم: ٧٦٧٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/٢٤٨، الرقم: ٢٢٣٤، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٠/٢٨١، الرقم: ١٠٦٦٥، والبيهقي فی السنن الكبری، ٣/٣٥١، الرقم: ٦٢١٤، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/٣٠٩، الرقم: ٢٥٠٢۔

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص پابندی کے ساتھ استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر غم سے نجات اور ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کے وہم و خیال میں بھی نہ ہو۔‘‘

١٠٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ.

وَ قَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گناہ سے (سچی) توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔‘‘

١٠٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ

الحديث رقم ١٠٦: أخرجه ابن ماجة فی السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر التوبة، ٢/١٤١٩، الرقم: ٤٢٥٠، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٠/١٥٠، الرقم: ١٠٢٨١، و البيهقی فی السنن الكبری، ١٠/١٥٤، و ابن الجعد فی المسند، ١/٢٦٦، الرقم: ١٧٥٦، و القضاعی فی مسندالشهاب، ١/٩٧، الرقم: ١٠٨، و البيهقی عن ابن عباس رضی الله عنهما فی شعب الإيمان، ٥/٤٣٦، الرقم: ٧١٧٨، ٧١٩٦، و الديلمی فی الفردوس بماثور الخطاب، ٢/٧٧، الرقم: ٢٤٣٢-٢٤٣٣، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/٢٠٠، والكنانی فی مصباح الزجاجة، ٤/٢٤٧، الرقم: ١٥٢٨.

الحديث رقم ١٠٧: أخرجه الطبرانی فی المعجم الصغير، ١/٣٠٧، الرقم: ٥٠٩، وفی المعجم الأوسط، ٧/٧٤، الرقم: ٦٨٩٤، والبيهقي فی شعب الإيمان، ١/٤٤١، الرقم: ٦٤٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/٣١٠، الرقم: ٢٥٠٧، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/٢٠٧.

لِلْقُلُوبِ صَدَأً كَصَدَإِ النُّحَاسِ (أَوْ كَصَدَإِ الْحَدِيْدِ) وَجِلَاؤُهَا الْإِسْتِغْفَارُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ.

”حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پیتل (یا لوہے) کی طرح دلوں کا بھی ایـ زنَ ہے اور اس کی پالش استغفار ہے۔“

١٠٨۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِکَ! لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَکَ مَادَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ. فَقَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي! لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْيَعْلَى وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ن نے (بارگاہِ الٰہی میں) کہا: (اے اللہ!) مجھے تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو جب ـ ان کی روحیں ان کے جسموں میں باقی رہیں گی گمراہ کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! جب ـ وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں انہیں بخشتا رہوں گا۔“

الحديث رقم ١٠٨: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ٢٩، الرقم: ١١٢٥٥، ١١٧٤٧، والحاكم فی المستدرك، ٤/ ٢٩٠، الرقم: ٧٦٧٢، وأبو يعلى فی المسند، ٢/ ٥٣٠، الرقم: ١٣٩٩، والديلمی فی الفردوس بماثور الخطاب، ٣/ ١٩٩، الرقم: ٤٥٥٩، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/ ٣٠٩، الرقم: ٢٥٠٠۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ التَّطَوُّعِ

﴿نفلی نمازوں کی فضیلت کا بیان﴾

فَضْلُ صَلَاةِ الإِشْرَاقِ

١٠٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ.

وَ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کی نماز با جماعت پڑھ کر طلوعِ آفتاب تک بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا پھر دو رکعت نماز (اشراق) ادا کی اس کے لیے کامل (ومقبول) حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لفظ تامۃ ’’کامل‘‘ تین مرتبہ فرمایا۔‘‘

١١٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَنْ صَلَّي الصُّبْحَ ثُمَّ

الحديث رقم ١٠٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الجمعة عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ذكر ما يستحب من الجلوس في المسجد بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس، ٢ / ٤٨١، الرقم: ٥٨٦، و الطبراني في مسند الشاميين، ٢ / ٤٢، الرقم: ٨٨٥، و البيهقي في شعب الإيمان، ٧ / ١٣٨، الرقم: ٩٧٦٢، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ١/ ١٧٨، الرقم: ٦٦٧.

الحديث رقم ١١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/ ٣٧٥، الرقم: ٥٦٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ١٠٥، و الشعراني في لواقح الأنوار القدسية: ٦٨

جَلَسَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَمَكَّنَتِ الصَّلَاةُ يَعنِى تَرْتَفِعُ الشَّمْسُ كَرُمْحٍ كَانَ بِمَنْزِلَةِ حَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ مُتَقَبَّلَتَينِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْهَيْثَمِيُّ.

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ لَمْ يَقُمْ مَنْ مَجْلِسِهِ حَتَّى يُمْكِنَهُ الصَّلَاةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح (فجر) کی نماز ادا کی پھر وہ اسی جگہ پر بیٹھا رہا یہاں تک کہ دوسری نماز پر قادر ہوا یعنی جب سورج ایک نیزے کے برابر بلند ہوتا ہے تو اس کا یہ عمل بمنزل ایک مقبول حج اور عمرہ کے ہوگا۔‘‘

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب فجر کی نماز ادا فرماتے تو اس وقت تک اپنی جگہ سے نہ اٹھتے یہاں تک کہ دوسری نماز (اشراق) نہ پڑھ لیتے۔‘‘

فَضْلُ صَلَاةِ الضُّحَى

١١١۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ نَامَ

الحديث الرقم ١١١: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: جامع صلاة الليل ومن نام عنه أو مرض، ١/ ٥١٥، الرقم: ٧٤٧، والترمذی فی السنن، كتاب: الجمعة عن رسول الله ﷺ، باب: ما ذكر فيمن فاته حزبه من الليل فقضاه بالنهار، ٢/ ٤٧٤، الرقم: ٥٨١، و قال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، و أبوداود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: من نام عن حزبه، ٢/ ٣٤، الرقم: ١٣١٣، والنسائی فی السنن، كتاب: قيام الليل و تطوع النهار، ٣/ ٢٥٩، الرقم: ١٧٩٠، و ابن ماجة فی السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فيمن نام عن حزبه من الليل، ١/ ٤٢٦، الرقم: ١٣٤٣۔

عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ صَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نیند کی وجہ سے اپنے معمولات (نوافل یا قرأت قرآن وغیرہ کے وظائف) پورے نہ کر سکے یا کچھ وظیفے نہ کر سکے اور انہیں نماز فجر اور ظہر کے درمیان پڑھے، اس کے لئے اتنا ثواب لکھا جاتا ہے، گویا اس نے اسے رات کو پڑھا ہو۔''

۱۱۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاشت کی دو رکعات کی پابندی کرتا ہے، اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

۱۱۳۔ عَنْ نُعَيمِ بْنِ هَمَّارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قَالَ اللهُ عزوجل:

الحديث الرقم ۱۱۲: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الصلاة عن رسول‌الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ما جاء فى صلاة الضحى، ۲/۳٤۱، الرقم: ٤٧٦، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فى صلاة الضحى، ۱/٤٤۰، الرقم: ۱۳۸۲، و أحمد بن حنبل فى المسند، ۲/٤٤۳، الرقم: ٩٧١٤، و ابن راهوية فى المسند، ۱/۳۳۸، الرقم: ۳۲۹، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۱/۲٦٤، الرقم: ٩٩٦۔

الحديث رقم ۱۱۳: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ما جاء فى صلاة الضحى، ۲/۳٤۰، الرقم: ٤٧٥، و قال: ←

يَابْنَ آدَمَ لَا تَعْجِزْ مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ نَهَارِكَ أَكْفِكَ آخِرَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت نعیم بن ھمّار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! دن کے آغاز میں چار رکعت نماز ادا کرنے میں سستی نہ کر، میں دن کے اختتام تک تجھے کافی رہوں گا۔‘‘

۱۱۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتَي عَشْرَةَ رَکْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا ایک محل بنا دیتا ہے۔‘‘

------ حديث حسن، وأبوداود فی السنن، کتاب: الصلاة، باب: صلاة الضحی، ۲/ ۲۷، الرقم: ۱۲۸۹، ، و ابن حبان فی الصحيح، ۶/ ۲۷۳/ ۲۷۵، الرقم: ۲۵۳۳-۲۵۳۴، و الدارمی فی السنن، ۱/ ۴۰۱، الرقم: ۱۴۵۱، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۵/ ۲۸۶، الرقم: ۲۲۵۲۲-۲۲۵۲۳، و النسائی فی السنن الکبری، ۱/ ۱۷۷، الرقم: ۴۶۶، و عبدالرزاق فی المصنف، ۳/ ۷۵، الرقم: ۴۸۵۶، و الطبرانی فی مسند الشاميين، ۱/ ۱۷۳، الرقم: ۲۹۴.

الحديث رقم ۱۱۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الصلاة عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فی صلاة الضحی، ۲/ ۳۳۷، الرقم: ۴۷۳، و ابن ماجة فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة و السنة فيها، باب: ما جاء فی صلاة الضحی، ۱/ ۴۳۹، الرقم: ۱۳۸۰، و المنذری فی الترغيب والترهيب، ۱/ ۲۶۵، الرقم: ۹۹۸.

١١٥۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحَى لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَ إِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ.

رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَ أَحْمَدُ.

''حضرت سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کی نماز کے سلام پھیرنے سے لے کر چاشت کی دو رکعت پڑھنے تک اپنی نماز والی جگہ بیٹھا رہے، نیکی کے علاوہ کوئی بات نہ کرے، اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

١١٦۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحَى لَا يَنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَ صَلَاةٌ عَلَى أَثَرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ. رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

الحديث الرقم ١١٥: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: صلاة الضحى، ٢/٢٧، الرقم: ١٢٨٧، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/٤٣٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٣/٤٩، الرقم: ٤٦٨٦، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٠/١٩٦، الرقم: ٤٤٢، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/١٧٨، الرقم: ٦٦٩۔

الحديث الرقم ١١٦: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: الضحى، ١/١٥٣، الرقم: ٥٥٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٣/٦٣، الرقم: ٤٧٥٣، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٨/١٨٢، الرقم: ٧٧٥٥، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/١٣٤، الرقم: ٤٨٥۔

’’حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پاک صاف ہو کر فرض نماز (ادا کرنے) کے لئے جاتا ہے، اس کا ثواب محرم حاجی کے برابر ہے اور جو شخص نماز چاشت کے لئے نکلتا ہے، اس کے علاوہ کوئی اور چیز اسے نہیں تھکاتی، اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کے برابر ہے۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا (جبکہ) ان دونوں کے درمیان کوئی بے ہودگی نہ ہو (اس کا اجر) علیین میں لکھا جاتا ہے۔‘‘

۱۱۷۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الضُّحَى وَصَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ وَلَمْ يَتْرُكِ الْوِتْرَ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ كُتِبَ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: جو شخص نماز چاشت پڑھے اور مہینے میں تین دن کے روزے رکھے اور سفر و حضر میں وتر نہ چھوڑے، اسے شہید کا ثواب ملتا ہے۔‘‘

فَضْلُ صَلَاةِ الْأَوَّابِينَ

۱۱۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَي

الحديث الرقم ۱۱۷: أخرجه المنذرى فى الترغيب والترهيب، ۱/ ۲۲۹، الرقم: ۸۷۳، و قال: رواه الطبرانى فى الكبير، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ۲/ ۲٤۱، و قال: رواه الطبرانى فى المعجم الكبير۔

الحديث الرقم ۱۱۸: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فى فضل التطوع و ست ركعات بعد المغرب، ۲/ ۲۹۸، الرقم: ٤۳۵، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الست ركعات بعد المغرب، ۱/ ۳٦۹، الرقم: ۱۱٦۷، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ۱/ ۲۲۷، الرقم: ۸٦۲۔

عَشْرَةَ سَنَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ نفل اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے اس کے لئے یہ نفل بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گے۔‘‘

١١٩۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مغرب کے بعد بیس رکعات پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔‘‘

١٢٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَ طَمَعًا وَ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾

الحديث رقم ١١٩: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في فضل التطوع و ست ركعات بعد المغرب، ٢/٢٩٨، الرقم: ٤٣٥، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فى الصلاة بين المغرب والعشاء، ١/٤٣٧، الرقم: ١٣٧٣، و أبو يعلى فى المسند، ٨/٣٦٠، الرقم: ٤٩٤٨، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/٢٢٧، الرقم: ٨٦٣۔

الحديث رقم ١٢٠: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الصلاة، باب: وقت قيام النبى ﷺ من الليل، ٢/٣٥، الرقم: ١٣٢١/١٣٢٢، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٣/١٩، الرقم: ٤٥٢٤، و فى السنن الصغرى، ١/٤٧٨، الرقم: ٨٤١۔

[السجدة، ٣٢:١٦] وَ فِي رِوَايَةٍ: ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ [الذاريات، ٥١:١٧] قَالَ: كَانُوا يَتَيَقَّظُوْنَ [يَتَنَفَّلُوْنَ] مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يُصَلُّوْنَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے آیت: ﴿ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے ہوئے اور امید کرتے ہوئے اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں﴾ (اور ایک روایت میں ہے کہ ﴿وہ رات میں کم سویا کرتے تھے﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا ہے: صحابہ کرام مغرب اور عشاء کے درمیان نفل پڑھا کرتے تھے۔‘‘

١٢١۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ حَبِيْبِي رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُصَلِّي بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَ قَالَ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتا ہے، اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔‘‘

الحديث الرقم ١٢١: أخرجه الطبرانى فى المعجم الصغير، ٢ / ١٢٧، الرقم: ٩٠٠، و فى المعجم الأوسط، ٧ / ١٩١، الرقم: ٧٢٤٥، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٢ / ٢٣٠، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١ / ٢٢٧، الرقم: ٨٦٤۔

فَضْلُ صَلَاةِ تَحِيَّةِ الْوُضُوءِ

١٢٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ لِبِلَالٍ رضي الله عنه عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْکَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي مِنْ أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَو نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِکَ الطُّهُوْرِ مَا کُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نماز فجر کے وقت فرمایا: اے بلال! مجھے اپنا وہ امید افزا عمل بتاؤ جو تم نے زمانہ اسلام میں کیا ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ عرض کیا: میرے نزدیک تو ایسا امید افزا کوئی عمل نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ رات یا دن کی کسی بھی ساعت کے اندر میں نے جب بھی وضو کیا تو اس کے ساتھ نماز (تحیۃ الوضوء) جو قسمت میں لکھی ہے ضرور پڑھتا ہوں۔‘‘

الحديث رقم ١٢٢: أخرجه البخاري فی الصحيح، أبواب: التطوع، باب: فضل الطهور بالليل والنهار و فضل الصلاة بعد الوضو بالليل والنهار، ١/ ٣٨٦، الرقم: ١٠٩٨، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب: من فضائل بلال رضي الله عنه، ٤/ ١٩١٠، الرقم: ٢٤٥٨، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٣٣، الرقم: ٨٣٨٤، و أبو يعلی فی المسند، ١٠/ ٤٨٩، الرقم: ٦١٠٤، و المنذری فی الترغيب والترهيب، ١/ ١٠٦، الرقم: ٣٥٣۔

فَضْلُ صَلاةِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ

١٢٣۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت ابو قتادہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔''

١٢٤۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ١٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب التطوع، باب: ما جاء في التطوع مثنى مثنى، ١/ ٣٩١، الرقم: ١١١٠، و مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: استحباب تحية المسجد بركعتين و كراهة الجلوس قبل صلاتهما و أنها مشروعة في جميع الأوقات، ١/ ٤٩٥، الرقم: ٧١٤، و ابن ماجة عن أبي هريرة ﷺ في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: من دخل المسجد فلا يجلس حتى يركع، ١/ ٣٢٣، الرقم: ١٠١٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣١١، الرقم: ٢٢٧٠٥، والنسائي في السنن الكبرى، ١/ ١٨٨، الرقم: ٥١٩.

الحديث الرقم ١٢٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: استحباب تحية المسجد بركعتين و كراهة الجلوس قبل صلاتهما و أنها مشروعة في جميع الأوقات، ١/ ٤٩٥، الرقم: ٧١٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٠٥، الرقم: ٢٢٦٥٤، و ابن خزيمة في الصحيح، ٣/ ١٦٤، الرقم: ١٨٢٩، و أبو عوانة في المسند، ١/ ٣٤٦، الرقم: ١٢٤٠، و البيهقي في السنن الكبرى، ٣/ ١٩٤، الرقم: ٥٤٨٦، و الحسيني في البيان و التعريف، ١/ ٦٤، الرقم: ١٣٧.

جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ قَالَ: فَجَلَسْتُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مَنَعَکَ أَنْ تَرْکَعَ رَکْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ. قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ رَأَيْتُکَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوسٌ قَالَ: فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يَرْکَعَ رَکْعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ میں بھی بیٹھ گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے سے تم کو کس نے روکا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا! فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) پڑھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔‘‘

فَضْلُ صَلَاةِ التَّسْبِيْحِ

۱۲۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما: يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيْکَ أَلَا أَمْنَحُکَ أَلَا أَحْبُوکَ أَلَا أَفْعَلُ بِکَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِکَ غَفَرَ اللهُ

الحديث رقم ۱۲۵: أخرجه أبوداود فی السنن کتاب: الصلاة، باب: صلاة التسبيح، ۲/ ۲۹، الرقم: ۱۲۹۷، و۲/ ۳۰، الرقم: ۱۲۹۸، و ابن ماجة فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة و السنة فيها، باب: ما جاء فی صلاة التسبيح، ۱/ ۴۴۲-۴۴۳، الرقم: ۱۳۸۶-۱۳۸۷، و الحاکم فی المستدرک، ۱/ ۴۶۳، الرقم: ۱۱۹۲، و ابن خزيمة فی الصحيح، ۲/ ۲۲۳، الرقم: ۱۲۱۶، و البيهقی فی السنن الکبری، ۳/ ۵۲، الرقم: ۴۶۹۸، و فی ۳/ ۵۱، الرقم: ۴۶۹۵، و المنذری فی الترغيب والترهيب، ۱/ ۲۶۷، الرقم: ۱۰۱۰۔

لَکَ ذَنْبَکَ أَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ قَدِيْمَهُ وَ حَدِيْثَهُ خَطَأَهُ وَ عَمْدَهُ صَغِيْرَهُ وَ كَبِيْرَهُ سِرَّهُ وَ عَلَانِيَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَ ةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَ أَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ﴾ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَ أَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَکَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَ أَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَکَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَکَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذَلِکَ خَمْسٌ وَ سَبْعُوْنَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِکَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِکَ مَرَّةً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

وَ فِي رِوَايَةٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما: قَالَ: فَإِنَّکَ لَوْ كُنْتَ أَعْظَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَلَکَ بِذَلِکَ قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أُصَلِّيَهَا تِلْکَ السَّاعَةَ. قَالَ: صَلِّهَا مِنَ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اے چچا جان! کیا میں تمہیں نہ دوں؟ کیا میں تمہیں فائدہ نہ پہنچاؤں؟ کیا میں تمہیں عطا نہ کروں؟ کیا میں تمہیں

ایسے دس کام نہ بتاؤں کہ جنہیں کرنے پر اللہ تعالیٰ آپ کے گناہ معاف فرما دے پہلے والے اور بعد والے، نئے بھی پرانے بھی غلطی سے کیے ہوئے بھی اور عمدًا کیے ہوئے بھی، چھوٹے بھی بڑے بھی، پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی۔ دس کام یہ ہیں کہ تم چار رکعت پڑھو، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھو، جب حالت قیام میں پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہونے کے بعد پڑھو ﴿سُبْحٰنَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ﴾ یہ پندرہ مرتبہ پڑھو، پھر رکوع میں اسے دس مرتبہ پڑھو، پھر رکوع سے سر اٹھا کر اسے دس مرتبہ پڑھو، پھر سجدے میں جھک جاؤ اور دس مرتبہ اس تسبیح کو پڑھو، پھر سجدے سے سر اٹھا کر اسے دس مرتبہ پڑھو، پھر دوسرے سجدے میں اسے دس مرتبہ پڑھو، پھر اپنا سر اٹھا کر دس مرتبہ پڑھو، اس طرح ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ (۷۵) ہوں اور چار رکعتوں میں اسی طرح کرو۔ اگر تم سے ہو سکے تو روزانہ ایسا ای مرتبہ کر لیا کرو۔ اگر ایسا نہ کر سکو تو ہفتے میں ای بار سہی، یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ای بار سہی، یہ بھی نہ بن پڑے تو سال میں ای بار سہی اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو عمر بھر میں ای بار ضرور ادا کرو۔‘‘

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے گناہ تمام اہل زمین سے بھی زیادہ ہوں تب بھی اس (نماز) کے باعث معاف کر دیئے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا: اگر اس وقت نہ پڑھ سکوں؟ فرمایا: رات اور دن میں جس وقت بھی پڑھ سکو (پڑھ لو)۔‘‘

فَضْلُ صَلَاةِ الإِسْتِخَارَةِ

١٢٦۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

الحديث الرقم ١٢٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: ابواب التطوع، باب: ما جاء فى التطوع مثنى مثنى، ١/ ٣٩١، الرقم: ١١١٣، و فى كتاب: الدعوات، باب: الدعاء عند الاستخارة، ٥/ ٢٣٤٥، الرقم: ٦٠١٩، و الترمذى فى السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، ←

يُعَلِّمُنَا الإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُوْلُ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ. فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا أَعْلَمُ وَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِيْنِي وَ مَعَاشِي وَ عَاقِبَةِ أَمْرِي (أَوْقَالَ): عَاجِلِ أَمْرِي وَ آجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَ يَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيْهِ وَ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِيْنِي وَ مَعَاشِي وَ عَاقِبَةِ أَمْرِي (أَوْ قَالَ): فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَ آجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَ اقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي. قَالَ وَ يُسَمِّى حَاجَتَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کرنا سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھاتے۔

------ باب: ما جاء فی صلاة الاستخارة، ٢/ ٣٤٥، الرقم: ٤٨٠، و قال الترمذي: حديث صحيح، و أبو داود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الاستخارة، ٢/ ٨٩، الرقم: ١٥٣٨، و النسائی فی السنن، كتاب: النكاح، باب: كيف الاستخارة، ٦/ ٨٠، الرقم: ٣٢٥٣، و ابن ماجة فی السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فی صلاة الاستخارة، ١/ ٤٤٠، الرقم: ١٣٨٣، و الأصبهانی فی مسند أبي حنيفة، ١/ ٨١، و البزار فی المسند، ٤/ ٣٣٤، الرقم: ١٥٢٨، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ٣٤٤، الرقم: ١٤٧٤٨، و ابن حبان فی الصحيح، ٣/ ١٦٩، الرقم: ٨٨٧.

فرماتے: جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل نماز پڑھے، پھر یہ کہے: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے سبب طاقت چاہتا ہوں اور تیرے عظیم فضل میں سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش میرے اُخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور میرے لیے آسان کر دے، پھر اس میں مجھے برکت دے اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش، میرے اخروی معاملے یا انجام کار میں میرے لیے برا ہے تو اسے مجھ سے دور رکھ اور اس سے مجھے دور رکھ اور میرے لیے بھلائی کو مقرر فرما خواہ وہ کہیں ہو۔ پھر مجھے راضی کر دے۔'' فرمایا: اور (پھر) اپنی حاجت کا نام لے۔''

فَضْلُ صَلَاةِ الْحَاجَةِ

۱۲۷۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَ لْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللهِ، وَ لْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم، ثُمَّ لِيَقُلْ: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ،

الحديث الرقم ۱۲۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء في صلاة الحاجة، ۲/ ۳۴۴، الرقم: ۴۷۹، و ابن ماجة في السنن، كتاب: إقامة الصلاة و السنة فيها، باب: ما جاء في صلاة الحاجة، ۱/ ۴۴۱، الرقم: ۱۳۸۴، و الحاكم في المستدرك، ۱/ ۴۶۶، الرقم: ۱۱۹۹، و الكناني في مصباح الزجاجة، ۲/ ۹، الرقم: ۴۹۰، و البيهقي في شعب الإيمان، ۳/ ۱۷۵، الرقم: ۳۲۶۵، و ابن المبارك في الزهد، ۱/ ۳۸۳، الرقم: ۱۰۸۴، و المنذري في الترغيب والترهيب، ۱/ ۲۷۳، الرقم: ۱۰۱۹۔

الْحَمْدُ ِﷲِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَسْأَلُکَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَ السَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَکَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾. زَادَ ابْنُ مَاجَةَ: ثُمَّ يَسْأَلُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ مَا يَشَاءُ فَإِنَّهُ يُقْدَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الْحَاکِمُ بِأَسَانِيْدِهِمْ.

’’حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ یا کسی آدمی سے کوئی کام ہو، اسے چاہیے کہ وہ اچھے طریقے سے وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے، پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے، پھر کہے ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اﷲُ الْحَلِيْمُ الْکَرِيْمُ سُبْحَانَ اﷲِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، الْحَمْدُ ِﷲِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَسْأَلُکَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَ السَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَکَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾۔ ابن ماجہ نے اضافہ کیا ہے: پھر دنیا اور آخرت کی کوئی چیز مانگے تو وہ اس کے لئے مقدر کر دی جائے گی۔‘‘

۱۲۸۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اﷲِ صلی الله عليه وآله وسلم، مِنْ مَکَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ، فَلَمَّا کُنَّا قَرِيْبًا مِنْ عَزْوَرَا نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ،

الحديث رقم ۱۲۸: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب الجهاد، باب فی سجود الشکر، ۳/ ۸۹، الرقم: ۲۷۷۵، و البيهقی فی السنن الکبری، ۲/ ۳۷۰، الرقم: ۳۷۵۰، و المقدسی فی الأحاديث المختارة، ۳/ ۱۸۰، الرقم: ۹۷۲، والمروزی فی تعظيم قدر الصلاة، ۱/ ۲۴۷، الرقم: ۲۳۴۔

فَدَعَا اللهَ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا، فَمَكَثَ طَوِيلاً، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا. فَعَلَهُ ثَلَاثًا. وَ قَالَ: إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي، وَ شَفَعْتُ لِأُمَّتِي، فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا، ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي، فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي، فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا، ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي، فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي، فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخِرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي. رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص ﷛ سے مروی ہے کہ ہم مکہ سے حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں مدینہ کے ارادے سے نکلے، جب ہم مقام ’عزوراء‘ کے قریب پہنچے تو حضور نبی اکرم ﷺ اترے، پھر آپ ﷺ نے ہاتھ بلند کیے، کچھ دیر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہے، پھر سجدے میں گر گئے اور کافی دیر حالت سجدہ میں رہے، پھر آپ ﷺ اٹھے۔آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے کچھ دیر۔ اور پھر سجدے میں گر گئے اور آپ ﷺ نے تین مرتبہ ایسا کیا اور فرمایا: میں نے اپنے رب سے دعا کی اور اپنی امت کے لئے شفاعت کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے میری ایک تہائی امت عطا فرما دی اور میں اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر گیا۔ پھر میں نے سر اٹھایا اور اپنے رب سے اپنی امت کے لئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک تہائی امت عطا فرما دی۔ سو میں اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدے میں گر گیا۔ پھر میں نے سر اٹھایا اور اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لئے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے آخری تہائی کی امت (یعنی اس کی شفاعت) بھی عطا فرما دی تو میں اپنے رب کے حضور سربسجود ہو گیا۔‘‘

فَضْلُ صَلَاةِ التَّوَسُّلِ

١٢٩۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: ادْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَکَ وَ هُوَ خَيْرٌ. وَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: ادْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّيَ رَکْعَتَيْنِ. وَ يَدْعُوا بِهَذَا الدُّعَاءِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ. وَ أَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى. اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْکُبْرَى وَابْنُ مَاجَةَ.

الحديث رقم ١٢٩: أخرجه الترمذى فى السنن، کتاب: الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ١١٩، ٥/٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٨، و قال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، والنسائى فى السنن الکبرى، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٤-١٠٤٩٥، و ابن ماجة فى السنن، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فى صلاة الحاجة، ١/٤٤١، الحديث رقم: ١٣٨٥، و ابن خزيمة فى الصحيح، ٢/٢٢٥، الرقم: ١٢١٩، والحاکم فى المستدرک، ١/٤٥٨، ٧٠٠، ٧٠٧، الرقم: ١١٨٠- ١٩٠٩- ١٩٢٩، و قال: هذا حديث صحيح، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٤/١٣٨، الرقم: ١٧٢٤٠-١٧٢٤٢، والطبرانى فى المعجم الصغير، ١/٣٠٦، الرقم: ٥٠٨، و فى المعجم الکبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، والبخارى فى التاريخ الکبير، ٦/٢٠٩، الرقم: ٢١٩٢، و عبد بن حميد فى المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٣٧٩، والنسائى فى عمل اليوم والليلة، ١/٤١٧، الرقم: ٦٥٨-٦٦٠، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/٢٧٢، الرقم: ١٠١٨، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٢/٢٧٩، و قال أبو إسحاق: هذا حديث صحيح، و قال الألباني: صحيح۔

’’حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے بینائی کی دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کردوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کردوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) دعا فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ دعا کرنا: **اللهم انی اسالک و أتوجه الیک**...... اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں نبی رحمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے، اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں کہ پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکار کی شفاعت قبول فرما۔‘‘

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصِّيَامِ التَّطَوُّعِ

﴿نفلی روزوں کی فضیلت کا بیان﴾

۱۳۰۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ أَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے نوجوانو! جو تم میں عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو اس کی طاقت نہ رکھے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ روزے رکھے، بے شک یہ اس کے لئے (برائی سے) بچاؤ کا ذریعہ ہے۔''

الحديث رقم ۱۳۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: من لم يستطع الباءة فليصم، ٥/١٩٥٠، الرقم: ٤٧٧٩، و في كتاب: الصوم، باب: الصوم لمن خاف على نفسه العزبة، ٢/٦٧٣، الرقم: ١٨٠٦، و مسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: استحباب النكاح لمن تاقت نفسه إليه ووجده مؤنة، ٢/١٠١٨۔١٠١٩، الرقم: ١٤٠٠، و أبو داود في السنن، كتاب: النكاح، باب: التحريض على النكاح، ٢/٢١٩، الرقم: ٢٠٤٦، و النسائي في السنن، كتاب: الصيام، باب: في فضل الصائم، ٤/١٦٩، الرقم: ٢٢٣٩، ٢٢٤١، و ابن ماجة في السنن، كتاب: النكاح، باب: ما جاء في فضل النكاح، ١/٥٩٢، الرقم: ١٨٤٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٢٥، الرقم: ٤٠٣٥، و ابن حبان في الصحيح، ٩/٣٣٥، الرقم: ٤٠٢٦۔

فَضْلُ صِيَامِ الشَّوَّالِ

١٣١۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ ﷺ: قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت ابوا ب انصاری ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے عمر بھر کے روزے رکھے۔“

فَضْلُ صِيَامِ نِصْفٍ مِّنْ شَعْبَانَ

١٣٢۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا لَيْلَهَا وَ صُومُوا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللهَ

الحديث رقم ١٣١: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: استحباب صوم ستة أيام من شوال إتباعا لرمضان، ٢/٨٢٢، الرقم/١١٦٤، و الترمذى فى السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى صيام ستة أيام من شوال ٣/١٣٢، الرقم:٧٥٩، و أبو داود فى السنن، كتاب: الصوم، باب: فى صوم ستة أيام من شوال، ٢/٣٢٤، الرقم:٢٤٣٣، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الصيام، باب: صيام ستة أيام من شوال، ١٠/٥٤٧، الرقم:١٧١٦، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢/١٦٤، الرقم:٢٨٦٦، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٤/١٣٥، الرقم:٣٩٠٨، و المنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/٦٦٠، الرقم: ١٥١٢،

الحديث رقم ١٣٢: أخرجه ابن ماجة فى السنن، كتاب: إقامة الصلاة و السنة فيها، باب: ما جاء في ليلة النصف من شعبان، ١/٤٤٤، الرقم:١٣٨٨، و الكنانى فى مصباح الزجاجة، ٢/١٠، الرقم: ٤٩١، و المنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/٧٤، الرقم: ١٥٥٠۔

يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ أَلاَ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرُلَهُ؟ أَلَا مِنْ مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَهُ؟ أَلاَ مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ؟ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا؟ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب پندرہ شعبان کی رات ہوتو اس رات کو قیام کیا کرو اور دن کو روزہ رکھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے وقت آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے: کیا کوئی میری بخشش کا طالب ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اسے رزق دوں؟ کیا کوئی بیمار ہے کہ میں اسے شفا دوں؟ کیا کوئی ایسے ہے؟ ایسے ہے؟ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔‘‘

١٣٣۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَمْ أَرَكَ تَصُومُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ؟ قَالَ: ذَاكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَ رَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيْهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَ أَنَا صَائِمٌ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ.

الحديث رقم ١٣٣: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: الصيام، باب: صوم النبي صلى الله عليه وآله وسلم بأبي هو و أمّي و ذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك، ٤/ ٢٠١، الرقم: ٢٣٥٧، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ٢٠١، الرقم: ٢١٨٠١، و الطحاوی فی شرح معانی الآثار، ٢/ ٨٢، و ابن أبي شيبة فی المصنف، ٢/ ٣٤٦، الرقم: ٩٧٦٥، و نحوه البزار فی المسند، ٧/ ٦٩، الرقم: ٢٦١٧، و المقدسی فی الأحاديث المختارة، ٤/ ١٠٨، الرقم: ١٣١٩، و قال: إسناده حسن، و البغوی فی مسند أسامة، ١/ ١٢٣، الرقم: ٤٨، و المحاملی فی أمالی، ١/ ٤١٦، الرقم: ٤٨٥۔

’’حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جس قدر آپ شعبان میں روزے رکھتے ہیں اس قدر میں نے آپ کو کسی اور مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ای ایسا مہینہ ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان میں (آتا) ہے اور لوگ اس سے غفلت بر   ہیں حالانکہ اس مہینے میں (پورے سال کے) عمل اللہ تعالیٰ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل روزہ دار ہونے کی حالت میں اٹھائے جائیں۔‘‘

فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ الْعَاشُوْرَةِ

١٣٤۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عاشورہ کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گزشتہ سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔‘‘

الحديث رقم ١٣٤: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة و عاشوراء، ٢/٨١٩، الرقم: ١١٦٢، والترمذى فى السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى الحث صوم يوم عاشوراء، ٣/١٢٦، الرقم: ٧٥٢، و أبوداود فى السنن، كتاب: الصيام، باب: فى صوم الدهر تطوعا، ٢/٣٢١، الرقم: ٢٤٢٥، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الصيام، باب: صيام يوم عاشوراء، ١/٥٥٣، الرقم: ١٧٣٨، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢/١٥٠، الرقم: ٢٧٩٦، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٣٠٨، الرقم: ٢٢٦٧٤.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ الإِثْنَيْنِ

١٣٥۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الإِثْنَيْنِ فَقَالَ: ذَلِکَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ، وَ يَوْمٌ بُعِثْتُ، أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت باسعادت ہوئی اور اسی دن میں مبعوث ہوا یا مجھ پر قرآن نازل ہوا۔‘‘

١٣٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: تُعْرَضُ الأَعْمَالُ يَومَ الإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَ أَنَا صَائِمٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

الحديث رقم ١٣٥: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر و صوم يوم عرفة و عاشوراء والإثنين والخميس، ٢/٨١٩، الرقم:١١٦٢، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢/١٤٦، الرقم:٢٧٧٧، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٢٩٧، الرقم:٢٢٥٩٤، و ابن حبان فى الصحيح، ٨/٤٠٣، الرقم:٣٦٤٢، و عبدالرزاق فى المصنف، ٤/٢٩٥، الرقم:٧٨٦٥، و أبويعلى فى المسند، ١/١٣٣، الرقم:١٤٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٤/٣٠٠، الرقم: ٨٢٥٩۔

الحديث رقم ١٣٦: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فى صوم يوم الإثنين والخميس، ٣/١٢٢، الرقم:٧٤٧، وقال: حديث حسن، و عبدالرزاق فى المصنف، ٤/٣١٤، الرقم:٧٩١٧، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/٧٨، الرقم:١٥٦٩۔

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کو اعمال (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کئے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل روزے کی حالت میں پیش ہو۔‘‘

فَضْلُ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ

١٣٧۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی الله عنه قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم عَنْ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ: يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ:

إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: صِيَامُ يَومِ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْسَبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.

’’حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یوم عرفہ (نویں ذوالحجہ کے روزہ) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (یوم عرفہ کا روزہ) گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (ترمذی کے الفاظ یہ ہیں) کہ یوم عرفہ کے روزہ کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اسے گزشتہ اور آئندہ سال کا کفارہ بنا دیتا ہے۔‘‘

الحديث رقم ١٣٧: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الصيام، باب: استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة، ٢/ ٨١٩، الرقم: ١١٦٢، والترمذي فى السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء فى فضل صوم يوم عرفة، ٣/ ١٢٤، و قال: أبوعيسى: حديث أبي قتادة حديث حسن، الرقم: ١٧٤٩، ٧٥٢، و أبوداود فى السنن، كتاب: الصوم، باب: فى صوم الدهر تطوعا، ٢/ ٣٢١، الرقم: ٢٤٢٥، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الصيام، باب: صيام يوم عرفة، ١/ ٥٥١، الرقم: ١٧٣٠، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/ ٣٠٨، الرقم: ٢٢٦٧٤۔

فَصْلٌ فِي الْأَذْكَارِ وَ التَّسْبِيْحَاتِ

﴿اَذکار و تسبیحات کا بیان﴾

۱۳۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ، حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ۱۳۸: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: فضل التسبيح، ۵/۲۳۵۲، الرقم: ۶۰۴۳، و فى كتاب: الأيمان و النذور، باب: إِذَا قَالَ: وَاللهِ لَا أَتَكَلَّمُ اليَومَ، فصلَّى أَوْ قَرَأَ، أَوْ سَبَّحَ، أَوْ كَبَّرَ، أو حَمِدَ، أو هَلَّلَ، فَهُوَ عَلَى نَيِّتِهِ، ۶/۲۴۵۹، الرقم: ۶۳۰۴، و فى كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: وَ نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ، [الأنبياء: ۴۷]، ۶/۲۷۴۹، الرقم: ۷۱۲۴، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: فضل التهليل والتسبيح و الدعاء، ۴/۲۰۷۲، الرقم: ۲۶۹۴، و الترمذي فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: (۶۰)، ۵/۵۱۲، الرقم: ۳۴۶۷، و قال الترمذي: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل التسبيح، ۲/۱۲۵۱، الرقم: ۳۸۰۶، و النسائى فى السنن الكبرى، ۶/۲۰۷، الرقم: ۱۰۶۶۶، و فى عمل اليوم و الليلة، ۱/۴۸۰، الرقم: ۸۳۰، و أحمد بن حنبل فى المسند، ۲/۲۳۲، الرقم: ۷۱۶۷، و البيهقى فى شعب الإيمان، ۱/۴۲۰، الرقم: ۵۹۱، و ابن أبي شيبة فى المصنف، ۶/۵۳، الرقم: ۲۹۴۱۳، ۳۵۰۲۶، و الديلمى فى الفردوس بما ثور الخطاب، ۳/۲۹۶، الرقم: ۴۸۸۷، و ابن غزوان فى كتاب الدعاء، ۱/۲۵۹، الرقم: ۸۳، و المنذرى فى الترغيب والترهيب، ۲/۲۷۲، الرقم: ۲۳۷۲۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو کلمات زبان پر ہلکے پھلکے ہیں، ترازو میں وزنی ہیں، رحمان کو بہت پیارے ہیں (اور وہ ہیں:) ﴿سُبْحَانَ اللهِ و بِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ العَظِيمِ﴾ (اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ پاک ہے اور نہایت عظمت والا ہے)۔‘‘

۱۳۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک دن میں سو دفعہ ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَ بَحمِدِهِ﴾ پڑھتا ہے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں۔‘‘

الحديث رقم ۱۳۹: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: فضلِ التسبيح، ۵/ ۲۳۵۲، الرقم: ۶۰۴۲، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: فضل التهليل و التسبيح و الدعاء، ۴/ ۲۰۷۱، الرقم: ۲۶۹۱، و الترمذي فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: (۶۰)، ۵/ ۵۱۱، الرقم: ۳۴۴۴، و قال أبو عيسى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، و نحوه النسائى فى السنن، كتاب: السهو، باب: نوع آخر، ۳/ ۷۹، الرقم: ۱۳۵۴، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل التسبيح، ۲/ ۱۲۵۳، الرقم: ۳۸۱۲، و مالك فى الموطا، كتاب: القرآن، باب: ما جاء فى ذكر الله تبارك و تعالى، ۱/ ۲۰۹، الرقم: ۴۸۹، و ابن حبان فى الصحيح، ۳/ ۱۱۱، الرقم: ۸۲۹، و أحمد بن حنبل فى المسند، ۲/ ۳۰۲، الرقم: ۷۹۹۶، و ابن أبي شيبة فى المصنف، ۶/ ۵۴، الرقم: ۲۹۴۱۷، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ۲/ ۲۷۴، الرقم: ۲۳۸۰۔

١٤٠۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رضی الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ لَهُ: قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ. أَوْ قَالَ: هَلْ أَدُلُّکَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم کہو ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے بغیر نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت۔ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ یا فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمہ کی خبر نہ دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ (وہ کلمہ) ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ ہے۔''

الحديث رقم ١٤٠: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: الدُّعَاءِ إِذَا عَلاَ عَقَبَةً، ٥/٢٣٤٦، الرقم: ٦٠٢١، و فى كتاب: المغازى، باب: غزوة خيبر، ٤/١٥٤١، الرقم: ٣٩٦٨، و فى كتاب: التوحيد، باب: قولِ اللّٰه تعالى: و كان اللّٰه سميعا بصيرا، [النساء: ١٣٤]، ٦/٢٦٩٠، الرقم: ٦٩٥٢، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: استحباب خفض الصوت بالذكر، ٤/٢٠٧٦، الرقم: ٢٧٠٤، و ابن ماجة فى السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء فى لا حول ولا قوة إلا باللّٰه، ٢/١٢٥٦، الرقم: ٣٨٢٤۔ ٣٨٢٥، والنسائى عن أبى ذر رضی الله عنه فى السنن الكبرى، ٦/٩٦، الرقم: ١٠١٨٦، و البزار فى المسند، ٩/٤٣٨، الرقم: ٤٠٤٩، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٣٩٩، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٠/١٧٤، الرقم: ٣٧١، و ابن حبان فى الصحيح، ٣/١٠١، الرقم: ٨٢٠، و الديلمى فى الفردوس بما ثور الخطاب، ٥/٣٥٢، الرقم: ٨٤٠٩، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٢/٢٩٠، الرقم: ٢٤٣٨۔

١٤١۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، وَ رِيقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مریض کے لئے فرمایا کرتے تھے: اللہ کے نام سے شفاء طلب کر رہا ہوں، ہماری زمین کی مٹی اور ہم سے بعض کا لعاب اللہ کے حکم سے ہمارے مریض کو شفا دیتا ہے۔''

١٤٢۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ﷺ: عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَ ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

الحديث رقم ١٤١: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الطب، باب: رُقْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، ٥/ ٢١٦٨، الرقم: ٥٤١٤، و مسلم فى الصحيح، كتاب: السلام، باب: استحباب الرقية من العين والنملة والحملة والنظرة، ٤/ ١٧٢٤، الرقم: ٢١٩٤، وأبو داود فى السنن، كتاب: الطب، باب: كيف الرقى، ٤/ ١٢، الرقم: ٣٨٩٥، والنسائى فى السنن الكبرى، ٤/ ٣٦٨، الرقم: ٧٥٥٠، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الطب، باب: ما عوذ به النبى ﷺ وما عوذ به، ٢/ ١١٦٣، الرقم: ٣٥٢١، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦/ ٩٣، الرقم: ٢٤٦٦١.

الحديث رقم ١٤٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد و مواضع الصلاة، باب: إستحباب الذكر بهذا الصلاة وبيان صفته، ١/ ٤١٨، الرقم: ٥٩٦، والترمذى فى السنن، كتاب: الدعوت عن رسول الله ﷺ، باب: منه (٢٥)، ٥/ ٤٧٩، الرقم: ٣٤١٢، والنسائى فى السنن، كتاب: السهو، باب: نوع آخر من عدد التسبيح، ٣/ ٧٥، الرقم: ١٣٤٩، ←

''حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فرض نمازوں کے بعد کئے جانے والے کچھ ذکر ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا یا کرنے والا ناکام نہیں ہوتا (جن میں سے) تینتیس (٣٣) دفعہ سبحان اللہ، تینتیس (٣٣) دفعہ الحمد للہ اور چونتیس (٣٤) دفعہ اللہ اکبر۔''

١٤٣۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَفْضَلُ الذِّكْرِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَ أَفْضَلُ الدُّعَاءِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ النَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین ذکر ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ﴾ ہے، اور بہترین دعا ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ ہے۔''

...... وفى السنن الكبرى، ١/٤٠١، الرقم: ١٢٧٢، ٩٩٨٣، ٩٩٨٤، وفى عمل اليوم والليلة، ١/٢٠٩، الرقم: ١٥٥- ١٥٦، وابن حبان فى الصحيح، ٥/٣٦٢، الرقم: ٢٠١٩، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢/١٨٧، الرقم:٢٨٤٩، وعبد الرزاق فى المصنف، ٢/٢٣٥، الرقم: ٣١٩٣، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/٣١، الرقم: ٢٩٢٥٢- ٢٩٢٥٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٩/١٢٢، الرقم:٢٥٩- ٢٦٠، والبخارى فى الأدب المفرد، ١/٢١٨، الرقم: ٦٢٢، و المنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/٢٩٧، الرقم: ٢٤٦٥.

الحديث رقم ١٤٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، ٥/٤٦٢، الرقم: ٣٣٨٣، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل الحامدين، ٢/١٢٤٩، الرقم: ٣٨٠٠، و النسائي فى السنن الكبرى، ٦/٢٠٨، الرقم: ١٠٦٦٧، و ابن حبان فى الصحيح، ٣/١٢٦، الرقم: ٨٤٦، و الحاكم فى المستدرك، ٤/٩٠، الرقم: ١٨٣٤.

۱٤٤۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم، قَالَ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ العَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَ الْبَزَّارُ وَ ابْنُ حِبَّانَ.

وَ قَالَ أَبُو عِيْسَی: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کہا: ﴿سُبْحَانَ اللهِ العَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهِ﴾ اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا گیا۔‘‘

۱٤٥۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ! فَقَالَ: اسْتُجِيْبَ لَکَ فَسَلْ.

رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ التِّرمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

الحديث رقم ۱٤٤: أخرجه الترمذي فی السنن، کتاب: الدعوات عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: (٦٠)، ٥/٥١١، الرقم: ٣٤٦٤۔ ٣٤٦٥ و البزار فی المسند، ٦/٤٣٦، الرقم: ٢٤٦٨، و ابن حبان فی الصحيح، ٣/١٠٩، الرقم: ٨٢٦، و أبو يعلی فی المسند، ٤/١٦٥، الرقم: ٢٢٣٣، و الطبرانی فی المعجم الصغير، ١/١٨١، الرقم: ٢٨٧، والمنذری فی الترغيب و الترهيب، ٢/٢٧٣، الرقم: ٢٣٧٧، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/٩٤، و فی موارد الظمآن، ١/٥٨٠، الرقم: ٢٣٣٥، و قال الهيثمی: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ۔

الحديث رقم ۱٤٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوات عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: (٩٤)، ٥/٥٤١، الرقم: ٣٥٢٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/٢٣٥، الرقم: ٢٢١٠٩، والبزار فی المسند، ٧/٨٢، الرقم: ٢٦٣٥، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٢٠/٥٦، الرقم: ٩٨، وعبد بن حميد فی المسند، ١/٦٦، الرقم: ١٠٧، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/٣١٧، الرقم: ٢٥٣٧۔

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو یہ الفاظ کہتے ہوئے سنا'' ﴿يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ﴾ '' تو فرمایا: تمہاری دعا قبول ہوگئی ہے، تم مانگو۔''

١٤٦. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ وَ إِذَا أَمْسَى: حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، سَبْعَ مَرَّاتٍ، كَفَاهُ اللهُ مَا أَهَمَّهُ صَادِقًا كَانَ أَوْ كَاذِبًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص صبح اور شام سات دفعہ یہ دعا پڑھتا ہے وہ سچا ہو یا جھوٹا اللہ تعالیٰ اس کے لئے (ہر فکر مند کرنے والے کام کے لئے) کافی ہوجاتا ہے ﴿حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾ (مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اُسی پر میں نے توکل کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔)''

١٤٧. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

الحديث رقم ١٤٦: أخرجه أبوداود فى السنن، كتاب: الأدب، باب: ما يقول إذا أصبح، ٤/٣٢١، الرقم: ٥٠٨١، و الديلمى فى الفردوس بماثور الخطاب، ٣/٤٧٥، الرقم: ٥٤٧٢، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ١/٢٥٥، الرقم: ٩٦٨.

الحديث رقم ١٤٧: أخرجه النسائى فى السنن الكبرى، ٦/٩٧، الرقم: ١٠١٨٩، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٢٢٨، الرقم: ٢٢٠٤٩، ٢٢١٥٢، و النسائى فى عمل اليوم و الليلة، ١/٢٩٥، الرقم: ٣٥٧، و عبد بن حميد فى المسند، ١/٧٣، الرقم: ١٢٨، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٢/٢٩١، الرقم: ٢٤٤١، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/٩٧.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟ عرض کیا: وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ ’’اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے بغیر نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت۔‘‘

۱٤۸۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: اسْتَكْثِرُوْا مِنَ البَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ. قِيْلَ: وَ مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: التَّكْبِيْرُ وَ التَّهْلِيْلُ وَ التَّسْبِيْحُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ أَحْمَدُ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا أَصَحُّ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: باقیات صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) زیادہ سے زیادہ جمع کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی ہیں؟ فرمایا: ﴿اَللهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، سُبْحَانَ اللهِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ﴾ کہنا۔‘‘

الحديث رقم ۱٤۸: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ۳/۱۲۱، الرقم: ۸٤۰، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۷۵، الرقم: ۱۱۷۳۱، و الحاكم فی المستدرك، ۱/٦۹٤، الرقم: ۱۸۸۹، و أبو يعلى فی المسند، ۲/٥۲٤، الرقم: ۱۳۸٤، و البيهقی فی شعب الإيمان، ۱/٤۲٥، الرقم: ٦۰٥، و ابن رجب فی جامع العلوم و الحكم، ۱/٤٤٤، و المنذری فی الترغيب و الترهيب، ۲/۲۸۰، الرقم: ۲٤۰۳، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/۸۷، و فی موارد الظمآن، ۱/٥۷۹، الرقم: ۲۳۳۲، و قال الهيثمی، إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

١٤٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِوَصِيَّةِ نُوحٍ ابْنَهُ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَوْصَى نُوحٌ ابْنَهُ فَقَالَ لِإِبْنِهِ: يَا بُنَيَّ! إِنِّي أُوصِيكَ بِاثْنَتَيْنِ وَأَنْهَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ. أُوصِيكَ بِقَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَإِنَّهَا لَو وُضِعَتْ فِي كَفَّةٍ وَ وُضِعَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ فِي كَفَّةٍ لَرَجَحتْ بِهِنَّ، وَلَو كَانَتْ حَلْقَةً لَقَصَمَتْهُنَّ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَى اللهِ. فَذَكَرَهُ بِتَمَامِهِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الأَدَبِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو کی گئی وصیت نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ضرور بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کی: اے میرے پیارے بیٹے! میں تمہیں دو کاموں کا حکم دیتا ہوں اور دو کاموں سے روکتا ہوں۔ میں تمہیں ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ﴾ کے ذکر کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ کلمہ اگر ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور آسمان و زمین دوسرے پلڑے میں رکھ دیئے جائیں تو یہ ان سے وزنی ہو جائے گا اور اگر (یہ آسمان و زمین) گول دائرے کی طرح بھی ہوں تو یہ انہیں چیرتا ہوا سیدھا اللہ تعالیٰ کی طرف چلا جائے گا۔‘‘ اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔‘‘

الحديث رقم ١٤٩: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/١٦٩، الرقم:٦٥٨٣، والبخاری فی الأدب المفرد، ١/١٩٢، الرقم: ٥٤٨، والنسائی فی السنن الكبری، ٦/٢٠٨، الرقم: ١٠٦٦٨، وفی عمل اليوم والليلة ، ١/٤٨١، الرقم: ٨٣٢، وابن رجب فی جامع العلوم والحكم، ١/٢١٧، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٩، الرقم: ٢٣٦٠، وقال المنذری: رواه البزار ورواته محتج بهم فی الصحيح، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/٨٤ ، وقال الهيثمی : رَوَاهُ الْبَزَّارُ۔

١٥٠ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ ِللهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ العَظِيْمِ، قَالَ اللهُ: اَسْلَمَ عَبْدِي و اسْتَسْلَمَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص کہتا ہے ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ ِللهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ العَظِيْمِ﴾ (اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ (کی توفیق) کے بغیر نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی استطاعت)۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ میرا مطیع اور فرماں بردار ہوگیا ہے۔‘‘

١٥١ـ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْراً وَحِيْنَ يُمْسِي عَشْراً أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يومَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اسے قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہوگی۔‘‘

الحديث رقم ١٥٠: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ١/ ٦٨١، الرقم: ١٨٥٠، و ابن الجعد فى المسند، ١/ ٢٥٧، الرقم: ١٧٠٧، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ٢/ ٢٨٤، الرقم: ٢٤١٦.

الحديث رقم ١٥١: أخرجه المنذرى فى الترغيب والترهيب، ١/ ٢٦١، الرقم: ٩٨٧، وَقَالَ: رواه الطبرانى بإسنادينِ أحدهما جيد، ورجاله وثقوا، و الهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠/ ١٢٠.

مصادر التخریج

۱۔ **القرآن الحکیم۔**

۲۔ **ابن ابی شیبہ،** ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔ ۸۴۹ء)۔ **المصنف۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۳۔ **ابن ابی عاصم،** ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔ ۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الزھد۔** قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

٤۔ **ابن ابی عاصم،** ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔ ۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **السنۃ۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۵۔ **ابن اثیر،** ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔ ۶۳۰ھ/ ۱۱۶۰۔۱۲۳۳ء)۔ **أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦۔ **ابن جعد،** ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۷۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **صفوۃ الصفوۃ۔** بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء

۸۔ **ابن حبان،** ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/

۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۹۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الثقات**. بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء۔

۱۰۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة فی تمییز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۱۱۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تلخیص الحبیر فی أحادیث الرافعی الکبیر**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء۔

۱۲۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱۳۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **لسان المیزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۱۴۔ **ابن حزم**، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی، (۳۸۴۔۴۵۶ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ **الأحکام**۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدۃ۔

۱۵۔ **ابن حیان**، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حبان الأصبهانی، أبو محمد (۲۷۴۔۳۶۹ھ)۔ **العظمة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ۱۴۰۸ھ

۱۶۔ **ابن حیان**، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حبان الأصبهانی، أبو محمد

(۲۷۴۔۳۶۹ھ)۔ **طبقات المحد ثین**۔ بیروت ، لبنان: موسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ

۱۷۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۱۸۔ **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔ ۲۳۷ھ/ ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۹۔ **ابن راشد**، معمر بن راشد الازدی، (م ۱۵۱ھ)، **الجامع**، **بیروت**، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ

۲۰۔ **ابن رجب حنبلی**، ابوالفرج عبدالرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم و الحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۲۱۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/ ۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۲۲۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر سف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمہید**. مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۲۳۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر سف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **الإستیعاب فی معرفۃ الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دارالجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۲۴۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن حسین دمشقی

(۴۹۹۔ ۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۲۵۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البدایة و النهایة**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۲۶۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفه، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۲۷۔ **ابن ماجه**، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیه، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۲۸۔ **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک حمیری (م ۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ **السیرة النبویة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

۲۹۔ **ابوداؤد**، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۳۰۔ **ابو علا مبارک پوری**، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة الأحوذی**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیه۔

۳۱۔ **ابوعوانه**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیساپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفه، ۱۹۹۸ء۔

۳۲۔ **ابو محاسن**، ابو محاسن سف بن موسیٰ حنفی۔ **معتصر من المختصر من مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

۳۳۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلیة الأولیاء و طبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

٣٤۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **دلائل النبوة**۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء۔

٣٥۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

٣٦۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثرية، ۱۴۰۷ھ۔

٣٧۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

٣٨۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

٣٩۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٤٠۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

٤١۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **الإعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

٤٢۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الصغری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

٤٣۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

٤٤۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٤٥۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

٤٦۔ **جرجانی**، أبو قاسم حمزہ بن سف (۴۲۸ھ)۔ **تاریخ جرجان**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

٤٧۔ **حارث**، ابن ابی اسامۃ (۱۸۶۔ ۲۸۲ھ)۔ **بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ و السیرۃ النبویۃ، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء۔

٤٨۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/ ۱۹۹۰۔

٤٩۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹/ ۱۹۷۹ء۔

۵۰۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان و التعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۵۱۔ **حکیم الترمذی**، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول فی احادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۵۲۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۵۳۔ **خطیب تبریزی**، ولی الدین أبو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م ۷۴۱ھ)۔ **مشکوٰۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

۵۴۔ **خلال**، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، أبوبکر (۲۳۴۔۳۱۱ھ)۔ **السنة**۔ ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ

۵۵۔ **خوارزمی**، محمد بن محمود الخوارزمی، أبو المؤید، (۵۹۳۔۶۶۵ھ)۔ **جامع المسانید لأبی حنیفة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ

۵۶۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۵۷۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔

۵۸۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۵۹۔ **ذهبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **میزان الإعتدال فی نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

٦۰۔ **ذهبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

٦۱۔ **ذهبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **تذکرة الحفاظ**، حیدرآباد دکن، الھند، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، ۱۹۶۸ء۔

٦۲۔ **رازی**، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (۵۴۳۔۶۰۶ھ/ ۱۱۴۹۔۱۲۱۰ء)۔ **التفسیر الکبیر**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

٦۳۔ **الربیع**، الربیع بن حبیب بن عمر الازدی البصری، **الجامع الصحیح مسند الامام الربیع**، بیروت، لبنان: دار الحکمۃ، مکتبۃ الاستقامہ، ۱۴۱۵ھ

٦٤۔ **رویانی**، ابو بکر فی بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

٦۵۔ **زرقانی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن سف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵۔۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵۔۱۷۱۰ء)۔ **شرح المواهب اللدنية**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء۔

٦٦۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الدیباج علی صحیح مسلم**۔ الخبر، سعودی عرب: دار ابن عفان، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء۔

٦۷۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور**. بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٦٨۔ **شاشی**، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم و الحکم، ۱۴۱۰ھ۔

٦٩۔ **شعرانی**، عبدالوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن موسیٰ، الانصاری، الشافعی، الشاذلی، المصری (۸۹۸ ۔۹۷۳ھ/ ۱۴۹۳ ۔ ۱۶۶۵ء)۔ **لواقح الأنوار القدسية فی بيان العهود المحمدية**، بیروت، لبنان: دار الأحیاء التراث العربی، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء

٧٠۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **نيل الأوطار شرح منتقى الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

٧١۔ **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الآحاد و المثانی**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٧٢۔ **طاہر القادری**، ڈاکٹر محمد طاہر القادری ۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔

٧٣۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٧٤۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغير**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔

٧٥۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الكبير**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

٧٦۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الكبير**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٧٧۔ **طبرانی،** سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**. بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

٧٨۔ **طبری،** ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاریخ الأمم والملوک**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

٧٩۔ **طبری،** ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **جامع البیان فی تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

٨٠۔ **طبری،** احمد بن عبداللہ بن محمدالطبری ابوجعفر (۶۹۴۔۶۱۵ھ/)۔ **الریاض النضرۃ**۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

٨١۔ **طحاوی،** ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

٨٢۔ **طیالسی،** ابوداؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ۔

٨٣۔ **عجلونی،** ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷۔۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶۔۱۷۴۹ء)۔ **کشف الخفا و مزیل الالباس.** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

٨٤۔ **عبد بن حمید،** ابومحمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

٨٥۔ **عبدالرزاق،** ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

٨٦۔ **قرطبی،** ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیٰی بن مفرج اُموی

(٢٨٤-٣٨٠ھ/ ٨٩٧-٩٩٠ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٨٧۔ **قضاعی**، ابوعبداللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (م٤٥٤ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤٠٧ھ۔

٨٨۔ **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (٧٦٢-٨٤٠ھ)۔ **مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجة**۔ بیروت، لبنان، دارالعربیة، ١٤٠٣ھ۔

٨٩۔ **الالکائی**، ابو قاسم ھبة اللہ بن حسن بن منصور (٤١٨ھ)۔ **شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ ریاض، سعودی عرب، دار طیبة، ١٤٠٢ھ۔

٩٠۔ **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (٩٣-١٧٩ھ/ ٧١٢-٧٩٥ء)۔ **الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٥ء۔

٩١۔ **نعیم بن حماد**، (م٢٨٨ھ)۔ **الفتن**۔ قاہرہ، مصر: بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیة، ١٤٠٨ھ۔

٩٢۔ **مزی**، ابو الحجاج سف بن زکی عبد الرحمٰن بن سف بن عبد الملک بن سف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/ ١٢٥٦-١٣٤١ء)۔ **تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف**۔ ممبئی، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/ ١٩٨٣ء۔

٩٣۔ **مزی**، ابو الحجاج سف بن زکی عبد الرحمٰن بن سف بن عبد الملک بن سف بن علی (٦٥٤-٧٤٢ھ/ ١٢٥٦-١٣٤١ء)۔ **تهذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

۹۴۔ **مسلم**، ابن الحجاج قشیری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۹۵۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (م ۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارۃ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۹۶۔ **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۹۷۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب و الترھیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۹۸۔ **نسائی**، احمد بن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۹۹۔ **نسائی**، احمد بن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۰۰۔ **نسائی**، احمد بن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **عمل الیوم و اللیلۃ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۰۱۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **تھذیب الأسماء واللغات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

۱۰۲۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **ریاض الصالحین من**

كلام سيد المرسلين ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۰۳۔ **واسطی**، اسلم بن سہل رزاز (م۲۹۲ھ)۔ **تاریخ واسط**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب، ۱۴۰۶ھ۔

۱۰۴۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۰۵۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔